

صلی اللہ تعالیٰ
سرکارِ مدینہ علیہ والہ وسلم کی پیاری
دُعاؤں اور ان کے فوائد کا مجموعہ



خزینہ رحمت

خزینہ رحمت



مکتبۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ
(رحمت اسلامی)
SC1286



مکتبۃ المدینہ
(رحمت اسلامی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری
دُعاؤں اور اُن کے فوائد کا مجموعہ



مکتبۃ المدینۃ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی، کراچی

فون: 93-021-34921389 Ext:1284

سب سے افضل عمل

سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے عرض گفتگو تھے کہ جی آئی "یہ شخص جو آپ کے ساتھ بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے۔" وہ عصر کا وقت تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صحابی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لیے زیادہ مناسب ہو، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْتَعِلْ بِالتَّعَلُّمِ یعنی علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے قبل انتقال فرما گئے۔ راوی کا کہنا ہے کہ اگر علم سے فضل کوئی اور چیز ہوتی تو سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میں اُسی کے کرنے کا حکم فرماتے۔

(تفسیرِ کبیر)

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	آدابِ دُعا	
۱۲	حرام خوری دعا کے لئے قینچی ہے	۱
۱۲	اجابت دعا کے احوال پر مزید تشریح	۲
۱۳	اجابت کا ایک اور معنی جو تسکین خاطر کا سبب ہے	۳
۱۵	دعا کی اہمیت	۴
۱۵	دعا مومن کا ہتھیار ہے	۵
۱۶	دعا کا دروازہ کھلنا رحمت کا دروازہ کھلنا ہے	۶
۱۶	دعا دفعِ بلا ہے	۷
۱۶	عبادت میں دعا کا مقام	۸
۱۷	دعاؤں میں اسلامی بھائیوں کو بھی شامل رکھیں	۹
۱۸	عدم موجودگی میں دعا اور اس کا فائدہ	۱۰
۱۸	مسلمانوں کے لئے دعاء مغفرت کرنے پر نیکیوں کی بشارت	۱۱
۱۹	دعا نہ کرنے پر مذمت	۱۲
۲۰	آداب دعا	۱۳
۳۰	یقین کامل	۱۴
۳۱	دعا اور تنہائی	۱۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۳	سوتے وقت کی دُعا	۱۶
۳۴	نیند سے بیدار ہونے کی دُعا	۱۷
۳۵	بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا	۱۸
۳۶	بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دُعا	۱۹
۳۷	گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا	۲۰
۳۹	گھر سے نکلتے وقت کی دُعا	۲۱
۴۰	مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دُعا	۲۲
۴۲	مصافحہ کرتے وقت کی دُعا	۲۳
۴۴	کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا	۲۴
۴۵	مغفرت کی دُعا دینے پر جواب	۲۵
۴۶	محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دُعا	۲۶
۴۷	حد یہ لیتے وقت کی دُعا	۲۷
۴۸	ادائے قرض کی دُعا	۲۸
۵۰	ادائے قرض پر قرض خواہ کی دُعا	۲۹
۵۱	غصہ آنے کے وقت کی دُعا	۳۰
۵۴	وسوسہ دور کرتے وقت کی دُعا	۳۱
۵۶	تھکن کے وقت کی دُعا	۳۲
۵۸	چھینک آنے پر دُعا	۳۳
۵۹	چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے والے کے لئے دُعا	۳۴
۶۰	چھینک آنے پر کوئی جواب دینے والا نہ ہو اس وقت کی دُعا	۳۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۶۰	غائب شخص کی چھینک پر جواب دینے کی دُعا	۳۶
۶۱	چھینک کا جواب دینے والا اگر کافر ہو تو اس وقت کی دُعا	۳۷
۶۲	جب کوئی چھینک کا جواب دے تو چھینکنے والے کی اسکے لئے دُعا	۳۸
۶۲	جمائی کے وقت کی دُعا	۳۹
۶۴	کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دُعا	۴۰
۶۴	علم میں اضافے کی دُعا	۴۱
۶۴	کفر کی نشانی (مثلاً مندر۔ گرجا گردوارہ وغیرہ) دیکھتے وقت کی دُعا	۴۲
۶۵	مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دُعا	۴۳
۶۶	نیا چاند دیکھتے وقت کی دُعا	۴۴
۶۷	جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دُعا	۴۵
۶۸	آئینہ دیکھتے وقت کی دُعا	۴۶
۷۰	ستاروں کو دیکھتے وقت کی دُعا	۴۷
۷۱	مرغ کی بانگ سُن کر پڑھنے کی دُعا	۴۸
۷۲	گدھے کے رینگنے (آواز) پر پڑھنے کی دُعا	۴۹
۷۲	گُتے کے بھونکنے پر پڑھنے کی دُعا	۵۰
۷۲	طلب بارش کی دُعا	۵۱
۷۴	بادل آتا ہوا دیکھتے وقت کی دُعا	۵۲
۷۵	بادل کے کھلتے وقت کی دُعا	۵۳
۷۵	بارش کے وقت کی دُعا	۵۴
۷۶	بارش کی زیادتی کے وقت کی دُعا	۵۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۷۶	بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت کی دُعا	۵۶
۷۷	آندھی کے وقت کی دُعا	۵۷
۷۷	سورج گہن اور چاند گہن کے وقت کی دُعا	۵۸
۷۸	سورج گہن کی نماز	۵۹
۷۸	چاند گہن کی نماز	۶۰
۷۹	طلوع آفتاب کے وقت کی دُعا	۶۱
۷۹	غروب آفتاب کے وقت کی دُعا	۶۲
۸۰	ستارہ ٹوٹنا دیکھتے وقت کی دُعا	۶۳
۸۰	بازار میں داخل ہوتے وقت کی دُعا	۶۴
۸۱	پھل لیتے وقت کی دُعا	۶۵
۸۱	وضو سے پہلے کی دُعا	۶۶
۸۴	وضو کے درمیان پڑھنے کی دُعا	۶۷
۸۵	مسجد کو دیکھتے وقت کی دُعا	۶۸
۸۵	مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں	۶۹
۸۶	نقلی اعتکاف کی دُعا	۷۰
۸۷	مسجد سے نکلنے کے وقت کی دُعا	۷۱
۸۸	نماز وتر کے بعد کی دُعا	۷۲
۸۹	فجر کی سنتوں کے بعد کی دُعا	۷۳
۸۹	نماز فجر کے لئے نکلے تو انشاء راہ میں پڑھنے کی دُعا	۷۴
۹۰	ہر نماز کے بعد کی دعائیں	۷۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹۳	نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دُعا	۷۶
۹۴	نماز چاشت کے بعد کی دُعا	۷۷
۹۵	دو ترویجہ کے درمیان پڑھنے کی دُعا	۷۸
۹۵	اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ میں پڑھنے کی دُعا	۷۹
۹۶	انگوٹھے چومتے وقت کی دُعا	۸۰
۹۷	قرآن پڑھتے وقت کی دُعا	۸۱
۹۷	ختم قرآن شریف کی دُعا	۸۲
۹۸	ہر سورت کی ابتداء سے پہلے پڑھنے کی دُعا	۸۳
۹۸	شب قدر کی دُعا	۸۴
۹۸	دُعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دُعا	۸۵
۹۹	کوئی گناہ کر بیٹھے تو سچے دل سے توبہ کرتے وقت کی دُعا	۸۶
۹۹	دیدار مصطفیٰ ﷺ کی دُعا	۸۷
۱۰۰	کھانا سامنے آئے اس وقت کی دُعا	۸۸
۱۰۰	کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا	۸۹
۱۰۳	پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دُعا	۹۰
۱۰۳	ہر لقمہ کھاتے وقت کی دُعا	۹۱
۱۰۴	کھانے کے بعد کی دُعا	۹۲
۱۰۵	دعوت کھانے کے بعد کی دُعا	۹۳
۱۰۶	دستر خوان اٹھاتے وقت کی دُعا	۹۴
۱۰۷	کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت کی دُعا	۹۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۹۶	کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ بھول جائے تو کیا دُعا پڑھے	۱۰۸
۹۷	مریض کے ساتھ کھاتے وقت کی دُعا	۱۰۹
۹۸	پانی پیتے وقت کی دُعا	۱۰۹
۹۹	پانی پینے کے بعد کی دُعا	۱۰۹
۱۰۰	دودھ پینے کے بعد کی دُعا	۱۱۲
۱۰۱	افطار کے وقت کی دُعا	۱۱۲
۱۰۲	افطار کے بعد کی دُعا	۱۱۳
۱۰۳	دعوت میں افطار کرتے وقت کی دُعا	۱۱۳
۱۰۴	آب زم زم پیتے وقت کی دُعا	۱۱۴
۱۰۵	میزبان کے گھر سے چلتے وقت مہمان کی میزبان کے لئے دُعا	۱۱۶
۱۰۶	بدھضی کے وقت کی دُعا	۱۱۷
۱۰۷	لباس اتارتے وقت کی دُعا	۱۱۷
۱۰۸	لباس پہنتے وقت کی دُعا	۱۱۹
۱۰۹	نیا لباس پہنتے وقت کی دُعا	۱۲۰
۱۱۰	دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی دُعا	۱۲۳
۱۱۱	نیا عمامہ یا نئی چادر پہنتے وقت کی دُعا	۱۲۳
۱۱۲	سر ماڈالتے وقت کی دُعا	۱۲۵
۱۱۳	تیل لگاتے وقت کی دُعا	۱۲۶
۱۱۴	عطر لگاتے وقت کی دُعا	۱۳۱
۱۱۵	گلاب کے پھول کو سونگھتے وقت کی دُعا	۱۳۳

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۳۲	نکاح کے بعد دُلہا اور دِلہن کے لئے دُعا	۱۱۶
۱۳۴	شبِ زفاف (سُہاگ رات) میں ملاقات کی دُعا	۱۱۷
۱۳۴	بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دُعا	۱۱۸
۱۳۵	وقتِ انزال کی دُعا	۱۱۹
۱۳۶	بچہ کی ولادت کے بعد کی دُعا	۱۲۰
۱۳۷	عقیقہ کی دُعا	۱۲۱
۱۳۸	بچے کی پیدائش کے وقت دشواری پر دُعا	۱۲۲
۱۳۹	طلبِ اولاد کی دُعا	۱۲۳
۱۳۹	سفر شروع کرتے وقت کی دُعا	۱۲۴
۱۴۰	سفر کے وقت کی دُعا	۱۲۵
۱۴۰	مسافر کی رخصت کرنے والے کے لئے دُعا	۱۲۶
۱۴۱	سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا	۱۲۷
۱۴۱	سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دُعا	۱۲۸
۱۴۲	کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہونے کی دُعا	۱۲۹
۱۴۳	جب سفر شروع کر دے اس وقت کی دُعا	۱۳۰
۱۴۴	سفر سے بخیریت واپس آنے کی دُعا	۱۳۱
۱۴۴	جانور کو ٹھوکر لگتے وقت کی دُعا	۱۳۲
۱۴۴	بلندی پر چڑھتے وقت کی دُعا	۱۳۳
۱۴۴	بلندی سے اترتے وقت کی دُعا	۱۳۴
۱۴۵	کسی منزل میں قیام کرنے کے وقت کی دُعا	۱۳۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۴۶	شہر دیکھتے وقت کی دُعا	۱۳۶
۱۴۶	شہر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا	۱۳۷
۱۴۷	سفر میں خوشحالی کی دُعا	۱۳۸
۱۴۸	جب کوئی شگون دل میں کھٹکے اس وقت کی دُعا	۱۳۹
۱۴۹	نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دُعا	۱۴۰
۱۴۹	جانور کو نذر لگ جانے پر پڑھنے کی دُعا	۱۴۱
۱۵۰	آگ بجھانے کی دُعا	۱۴۲
۱۵۰	پیشاب بند ہو جائے یا پتھری ہو جانے پر پڑھنے کی دُعا	۱۴۳
۱۵۱	جل جانے پر پڑھنے کی دُعا	۱۴۴
۱۵۲	پھوڑے اور زخم وغیرہ کی دُعا	۱۴۵
۱۵۲	پاؤں سُن ہونے کے وقت کی دُعا	۱۴۶
۱۵۳	بچھو اور دوسرے موذی کیڑوں سے محفوظ رہنے کی دُعا	۱۴۷
۱۵۵	آشوب چشم (آنکھ کا دکھنا) کے وقت کی دُعا	۱۴۸
۱۵۷	بخار آنے کے وقت کی دُعا	۱۴۹
۱۵۸	کان بچتے وقت کی دُعا	۱۵۰
۱۵۸	جزام (کوڑھ) اور دوسرے موذی امراض سے پناہ کی دُعا	۱۵۱
۱۵۹	فالج سے حفاظت کی دُعا	۱۵۲
۱۵۹	تمام امراض سے شفا یابی کی دُعا	۱۵۳
۱۶۲	بیماری کی حالت میں آتش جہنم سے بچنے کی دُعا	۱۵۴
۱۶۳	جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دُعا	۱۵۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۶۳	خوشی پیش آنے یعنی مرضی کے موافق بات ہونے پر دُعا	۱۵۶
۱۶۳	ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے پر دُعا	۱۵۷
۱۶۳	دانت کے درد کی دُعا	۱۵۸
۱۶۴	کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دُعا	۱۵۹
۱۶۴	سخت خطرے کے وقت کی دُعا	۱۶۰
۱۶۵	گُفرو فقر سے پناہ کی دُعا	۱۶۱
۱۶۵	دردِ سر کی دُعا	۱۶۲
۱۶۶	سترِ بلاؤں سے عافیت کی دُعا	۱۶۳
۱۶۶	ناک سے بہتے خون کو روکنے کی دُعا	۱۶۴
۱۶۷	زبان کی لگنت کی دُعا	۱۶۵
۱۶۷	موت مانگنے کی جائز دُعا	۱۶۶
۱۶۹	عیادت کرتے وقت کی دُعا	۱۶۷
۱۷۱	جانکلی کے وقت مرنے والا کیا دُعا کرے	۱۶۸
۱۷۲	جانکلی کے وقت تلقین کرنے کی دُعا	۱۶۹
۱۷۳	میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دُعا	۱۷۰
۱۷۴	مصیبت کے وقت کی دُعا	۱۷۱
۱۷۵	تعزیت کے وقت کی دُعا	۱۷۲
۱۷۵	جنازہ اٹھاتے وقت کی دُعا	۱۷۳
۱۷۶	جنازہ دیکھتے وقت کی دُعا	۱۷۴
۱۷۶	نماز جنازہ میں بالغ مرد و عورت کے لئے دُعا	۱۷۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۷۷	نماز جنازہ میں نابالغ لڑکے کے لئے دُعا	۱۷۶
۱۷۷	نماز جنازہ نابالغ لڑکی کے لئے دُعا	۱۷۷
۱۷۷	قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دُعا	۱۷۸
۱۷۸	میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دُعا	۱۷۹
۱۷۹	قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دُعا	۱۸۰
۱۸۰	تلقین کے وقت کی دُعا	۱۸۱
۱۸۱	انتقال کے وقت کی دُعا	۱۸۲
۱۸۱	سوالات قبر کی آسانی کے لئے دُعا	۱۸۳

آداب دُعا

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.....

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَاكَ ۖ

(قرآن مجید، سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ پارہ بمبر ۲)

ترجمہ:- دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (کنز الایمان)

دُعا عرضِ حاجت ہے اور اجابت (قبولیت) یہ ہے کہ پروردگار عزوجل اپنے بندے کی دُعا پر لَبَّيْكَ عَبْدی فرماتا ہے دلی مراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے۔ کبھی بِنَفْسِکَ حَاجَتِکَ کی حکمت کسی تاخیر سے کبھی بندے کی حاجت دنیا میں رَوافرمانی جاتی ہے کبھی آخرت میں۔ کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے۔ کبھی بندہ محبوب ہوتا اس کی حاجت رَوائی میں اس لیے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ دراز تک دعا میں مشغول رہے۔

کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اخلاص یعنی قبولیت کے شرائط نہیں پائے جاتے لہذا دعا قبول نہیں ہوتی۔ (تفسیر خزائن العرفان، سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۶ پارہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۵۲، مطبوعہ پاک کمپنی اردو بازار لاہور)

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا آیت کریمہ میں ”إِذَا“ ظرفِ زمان ہے۔ یعنی جس کسی ا وقت بھی بندہ اپنے معبود عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے

یعنی ہر وقت دعا کی جاسکتی ہے چاہے انتقال کرنے والے کی نماز جنازہ ہونے سے پہلے یا بعد نماز جنازہ البتہ ان اوقات میں ممانعت ہوگی جن کے بارے میں ممانعت آئی ہے۔

قبول فرماتا ہے۔ کسی کو یہ شبہ اور وہم نہ ہو کہ ہم سا لہا سال سے دعا کر رہے ہیں مگر ہماری دعا اجابت سے ہمکنار نہیں ہوتی لہذا شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اجابت دعا یہ ہے کہ پروردگار عزوجل اپنے بندے کی دعا پر لَبَّيْكَ عَبْدی فرماتا ہے۔ رہا دلی مراد کا پورا ہونا یا نہ ہونا تو اُس کے احوال مختلف ہیں۔

دلی مراد کا پورا نہ ہونا اگرچہ بار بار دعا کرتا ہے اس کی ایک بہت بڑی وجہ۔

حرام خوری دعا کیلئے تینچی ہے

حضور ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ پراگندہ گرد آلود بال لے لے سفر کرتا ہے (یعنی حالت ایسی کہ دعا کرے تو قبول ہو) آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے۔

اے میرے رب (یعنی دعا کرتا ہے) حالانکہ حالت اُس کی ایسی ہے کہ، اس کا کھانا حرام، اور پینا حرام، لباس حرام اور حرام ہی کی غذا پاتا ہے تو اُن وجوہ سے دعا کیسے قبول ہو۔ (مسلم شریف کتاب الزکوٰۃ، باب قبول الصدقة من الکسب الخ رقم الحدیث ۱۰۱۵، صفحہ نمبر ۵۰۶/۵۰۷، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت۔)

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ دعا کے دوبار یعنی پَر ہیں ﴿۱﴾ اَکَل حَلال (حلال کھانا) ﴿۲﴾ صَدَق مَقَالَ (یعنی سچ بولنا) اگر دعا ان سے خالی ہو تو قبول نہیں ہوتی۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب البیوع، باب الکسب و طلب الحلال، الفصل الاول، الجلد الرابع صفحہ نمبر ۲۲۸ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور۔)

اجابت دعا کے احوال پر مزید تشریح :-

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دعا کو قبولیت حاصل ہو جاتی ہے لیکن مقصود بالفعل اور فی الفور (فوراً) تقدیر الہی کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا یعنی تقدیر الہی تو وقتِ مُعین (مقررہ وقت) میں جاری ہو چکی ہے لہذا مقصود کا فوراً حاصل نہ ہونا عدم قبولیت اور محرومی کی وجہ

سے نہیں ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صلاحِ وقت (قرینِ مصلحت) تاخیر میں ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کی دعا آخرت کے واسطے ذخیرہ کر لی گئی ہو کہ آخرت میں بندہ زیادہ محتاج اور فقیر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے۔ اُدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۝
یعنی مجھ سے مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔

(قرآن مجید، سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰، پارہ نمبر ۲۴)

اس آیتِ کریمہ میں مطلق اجابت کا وعدہ ہے۔ وقت، دُعا اور بندے کی خواہش کے ساتھ اجابت مُقَدَّر نہیں ہے۔ کیونکہ اجابت کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے یعنی جس وقت اور جس طریقے پر ہو چاہے دعا قبول کرے نہ کہ اُس وقت میں جس میں بندہ چاہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اجابت کو اپنے اختیار میں رکھا ہے بندے کے اختیار میں نہیں اور جاننا چاہیے کہ اس میں بندے کی عین بہتری ہے کیونکہ بندہ نادان ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کی بہتری کس چیز میں اور کس وقت ہے؟ بعض اوقات اس طرح دُعا کی اجابت ہوتی ہے کہ مانگی ہوئی چیز کی مثل یا اس جیسی کوئی اور چیز جو مانگنے والے کے حال کے مناسب ہو عطا کی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی کسان بادشاہ سے تیز رو (تیز رفتار) گھوڑا طلب کرے اور بادشاہ اُسے بیل دیدے کوئی بھی عقلِ سلیم رکھنے والا یہ نہ کہے گا کہ بادشاہ نے اُس کی حاجت کو پورا نہیں کیا۔ کیونکہ بادشاہ نے اُس کے حال کے مناسب اُسے عطا کیا۔ (کیونکہ کسان کے لئے گھوڑے سے بیل بہت مفید ہے کہ کھیتی باڑی کے سلسلے میں معاون و مددگار ہوگا) بعض اوقات اجابت اس طرح ہوتی ہے کہ طلب کی ہوئی چیز کے برابر بُرائی اور معصیت کو اللہ تعالیٰ اس بندے سے دور کر دیتا ہے اجابت کے یہ تمام معنی حدیثوں میں وارد ہیں۔ (شرح فتوح الغیب)

اجابت کا ایک اور معنی جو تسکین خاطر کا سبب ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ (السلام) بارگاہ رب العزت میں عرض کرتے ہیں کہ فلاں بندہ آپ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے اس کی حاجت کو پورا فرما (حالانکہ اللہ تعالیٰ حاجت مند اور اُس کی حاجت سے خوب باخبر ہے) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ میرے بندے کو سوال کرتا ہوا چھوڑ دے کہ میں اس کی آواز و دُعا کو سننا پسند کرتا ہوں۔ (شرح فتوح الغیب)

خوش ہسی آید سرا آواز او واں خدا یا گفتن واں زار او
ترجمہ:- پسند آتی ہے مجھ کو اُس کی آواز اور اس کا ”اے خدا“ کہنا اور اس کی گریہ و زاری۔
حضرت تکی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔ عرض کی! الہی میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تو قبول نہیں فرماتا۔ حکم ہوا: اے تکی میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اس واسطے تیری دُعا میں تاخیر کرتا ہوں۔

(أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لَا ذَابَ الدُّعَاءِ، الفصل الثانی، قبول دُعا میں دیر الخ صفحہ نمبر

۵۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی)۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۝

(قرآن مجید، سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰، پارہ نمبر ۲۴)۔

ترجمہ:- اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ (کنز الایمان)
دُعا عبادت کی روح اور اس کا مغز ہے کیونکہ انتہا درجہ کی عاجزی اور نیاز مندی کو عبادت کہتے ہیں اور اس کا ظہور صحیح معنوں میں اسی وقت ہوتا ہے جب انسان مصائب میں گھرا ہو۔ دوست ساتھ چھوڑ گئے ہوں۔ ہر تدبیر ناکام ہو چکی ہو۔ حالات کی سنگینی نے اس کی قوت و طاقت کو ریزہ ریزہ کر ڈالا ہو۔ جب ہر طرف سے امیدیں منقطع کر کے

اپنے رب کریم کے درِ اقدس پر آ کر وہ سرِ نیاز جھکا دے۔ اس کی زبان گنگ ہو، دل دردمند کی داستاں اشک بار آنکھیں سنار ہی ہوں اور اس کو یقین ہو کہ وہ اس قادرِ مطلق کے سامنے پیش ہو رہا ہے اور اپنی مشکل کو بیان کر رہا ہے جس کے سامنے کوئی مشکل، مشکل ہی نہیں۔ نیز اسے یہ پختہ اعتماد ہو کہ یہاں سے کبھی کوئی سائل خالی نہیں گیا میں بھی کبھی خالی اور محروم نہیں لوٹا یا جاؤں گا۔ جو عجز و نیاز، غایتِ تذلل، خشوع و خضوع اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے اس کی مثال کہاں ملے گی! یہ ہے دعا کی لذت و چاشنی اگر کوئی سمجھے۔ (تفسیر ضیاء القرآن، سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰، پارہ نمبر ۲۲،

الجلد الرابع صفحہ نمبر ۳۱۲ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی)۔

دُعا کی اہمیت :- حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

الدُّعَاءُ مُخُ الْعِبَادَةِ ◦ ترجمہ:- دُعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُّعاء، رقم

الحديث ۳۳۸۲، الجلد الخامس صفحہ نمبر ۲۴۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)۔

دُعا مومن کا ہتھیار ہے :- تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ◦

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدُّعاء، باب الدُّعاء سلاح المؤمن الخ رقم

الحديث ۱۸۵۵، الجلد الثاني صفحہ نمبر ۱۶۲ دار المعرفہ بیروت)۔

ترجمہ:- دُعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

دوسری حدیث مبارک میں ہے کہ ارشاد فرمایا:- کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں۔ جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق وسیع کر دے (لہذا) رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دُعا سلاحِ مؤمن (مومن کا ہتھیار) ہے۔

(مسند أبی یعلیٰ الموصلی، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، رقم

الحديث ۱۸۰۶، الجلد الثاني صفحہ نمبر ۲۰۱/۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)۔

دُعا کا دروازہ کھلنا رحمت کا دروازہ کھلنا ہے

نبی مکرم نور محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

مَنْ فَتَحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابَ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ
وَمَا سَأَلَ اللَّهَ شَيْئًا يَغْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ ۝

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی ﷺ، رقم

الحديث ۳۵۵۹، الجلد الخامس صفحہ نمبر ۳۲۲ دار الفکر بیروت)

دُعا دافع بلا ہے :- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:- بلا اُترتی ہے پھر دعا اُس سے جا ملتی ہے تو دونوں کُشتی لڑتے رہتے ہیں قیامت تک یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ (طبرانی، حاکم)

عبادات میں دُعا کا مقام:- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبادات میں دعا کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی۔

(تنبیہ الغافلین، باب الدُعاء صفحہ نمبر ۲۱۶ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت.)
پیارے اسلامی بھائیو! دعا ایک نعمتِ عظمیٰ ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو کرامت فرمائی، حل مشکلات میں اس سے زیادہ کوئی چیز مؤثر نہیں اور دفعِ بلا و آفت میں کوئی بات اس سے بہتر نہیں ایک دُعا سے بندے کو پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

﴿۱﴾ عابدوں کے گروہ میں داخل ہوتا ہے کہ دُعا فی نفسہ عبادت بلکہ سرِ عبادت ہے۔

تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ۝ ترجمہ:- دُعا ہی عبادت ہے۔

(کتاب السنن، کتاب الوتر، باب الدُّعاء، رقم الحديث ۱۲۷۹، الجلد الثانی صفحہ نمبر ۱۰۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ ترمذی شریف، کتاب التفسیر، باب سورة المؤمن، رقم الحديث ۳۲۵۸، الجلد الخامس صفحہ نمبر ۱۶۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت.)

﴿۲﴾ دعا کرنے والا اپنے عجز و احتیاج کا اظہار اور اپنے پروردگار عزوجل کے کرم و قدرت کا اعتراف کرتا ہے۔

﴿۳﴾ اتثال امر شرع (شرع کے حکم کی تعمیل) کرتا ہے کہ شارع علیہ (الصلوة والسلام) نے اُس پر تاکید فرمائی اور دعائے مانگنے پر غضب الہی کی وعید سنائی۔

﴿۴﴾ اتباع سنت کہ حضور اقدس ﷺ اکثر اوقات دُعا مانگتے اور دوسروں کو بھی تاکید فرماتے۔

﴿۵﴾ دفع بلا اور حصول مدد عا ہے کہ داعی (دعا کرنے والا) اگر بلا سے پناہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ پناہ دیتا ہے اور جو وہ کسی بات کی طلب کرتا ہے تو اپنی رحمت سے اُس کو عطا فرماتا ہے یا آخرت میں ثواب بخشا ہے۔

نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ بندے کی دعائیں باتوں سے خالی نہیں ہوتی۔ ﴿۱﴾ یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ ﴿۲﴾ یا دنیا میں اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے یا ﴿۳﴾ اس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے (اور اس کی شان یہ ہوتی کہ) جب بندہ اپنی اُن دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مستجاب نہ ہوئی تھیں تو تمنا کرے گا۔ کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (آخرت) کے واسطے جمع رہتیں۔

(أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَذَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الاول، فضائل دُعا صفحہ نمبر ۸/۷ مطبوعہ

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی۔)

دعاؤں میں اپنے اسلامی بھائیوں کو بھی شامل رکھیں

اللہ تعالیٰ ارشاد ہوتا ہے:-

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ۝

(قرآن مجید، سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۰، پارہ نمبر ۲۸)

ترجمہ:- اور جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (کنز الایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو بطور استحسان ارشاد فرمایا کہ جہاں بعد میں آنے والے مسلمان اپنے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں وہاں وہ پہلے والے مسلمانوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کرتے ہیں کیونکہ یہ سودمند عمل ہے اگر دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت فائدہ مند نہ ہوتی تو اس عمل کو بطور استحسان بیان نہ فرمایا جاتا کیونکہ کلام الہی میں فضولیات کی کوئی گنجائش نہیں۔

جس طرح ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے لئے دعا کرنا فائدے سے خالی نہیں اسی طرح دوسرے مالی یا بدنی اعمال کا ثواب پہنچانا بھی فائدے سے خالی نہیں ہے۔

عدم موجودگی میں دعا اور اس کا فائدہ

حضور علیہ (الصلوٰۃ والسلام) نے ارشاد فرمایا:- ایک مسلمان آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرے تو وہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ (اور) اس (دعا کرنے والے) کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے۔ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے۔ آمین (یعنی تیری دعا قبول ہو) اور تجھے بھی وہی نعمت عطا ہو۔ (مسلم شریف، کتاب الذکر والدعاء الخ باب فضل الدعاء للمسلمین الخ، رقم الحدیث ۲۷۳۳، صفحہ نمبر ۴۶۲ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت۔)

مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت کرنے پر نیکیوں کی بشارت
صحیح حدیث میں آتا ہے کہ جو سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔ (طبرانی فی الکبیر راوی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

ابو شیخ اصہبانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ

ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہے۔ قیامت کے دن جب وہ اُن کی مجلسوں پر گزرے گا۔ ایک کہنے والا کہے گا یہ وہ ہے جو تمہارے لئے دنیا میں دعائے خیر کرتا تھا۔ پس وہ اُس کی شفاعت کریں گے اور جناب الہی میں عرض کر کے اُسے بہشت میں لے جائیں گے۔

(أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الثانی، عام مسلمانوں کے حق میں دُعا کے فضائل الخ صفحہ نمبر ۲۶/۲ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی.)

دُعَانہ کرنے پر مذمت :- حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا!

جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ معنی بعض احادیث قدسی میں بھی آتے ہیں۔

(العَرَبِیَّةُ) (الْعَرَبِیَّةُ) :- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ! قَالَ اللَّهُ تَعَالَى! مَنْ لَا يَدْعُونِي أَغْضَبُ عَلَيْهِ ۝

ترجمہ :- یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھ سے دُعا نہ کرے گا میں اُس پر غضب فرماؤں گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الاول، فضائل دُعا، صفحہ نمبر ۵/۶ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی.)

منقول ہے کہ چار آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

اول ﴿ درود و سلام میں بخل کرنے والا۔

دوم ﴿ اذان کا جواب نہ دینے والا۔

سوم ﴿ نیک کام میں کسی کی مدد نہ کرنے والا۔

چہارم ﴿ نمازوں کے بعد اپنے اور تمام مؤمنین کے لئے دُعا نہ کرنے والا۔

(تنبیہ الغافلین، باب الدُعا، صفحہ نمبر ۲۱۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت.)

حدیث شریف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ حیا والا اکرم والا ہے اس سے حیا فرماتا ہے کہ اس کا

بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے (بلکہ) جو دعائے مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ حصہ اول صفحہ نمبر ۲۱ مطبوعہ مشتاق بُک کارنر، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)۔

آدابِ دعا:- اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَدْعُوا رَبَّكُمْ نَضِرُّكُمْ وَخُفِيَةً إِنَّهُ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝

(قرآن مجید، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۵، پارہ نمبر ۸)

ترجمہ:- اپنے رب سے دعا کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔ (کنز الایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! دُعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار عزوجل کو حقیقی قادر اور حاجت رُو اعتقاد کرتا ہے۔ اسی لئے حدیثِ مبارک میں وارد ہوا ”الْدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۝“ تضرع سے اظہارِ عجز و خشوع مراد ہے۔ اور آدابِ دعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے۔

اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہارِ افضل ہے یا اخفا بعض کہتے ہیں کہ اخفا افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے بعض کہتے ہیں کہ اظہارِ افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبتِ عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اخفا افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو اظہارِ افضل ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۵، پارہ نمبر ۸، صفحہ نمبر ۲۸۳ مطبوعہ پاک کمپنی اردو بازار لاہور)۔

دوسری بات آیت کریمہ میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ (مُعْتَدِّین) یعنی حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا اس کی تشریح کرتے ہوئے صاحب تفسیر ضیاء القرآن نے فرمایا! اِعْتَدَاء کہتے ہیں حد سے تجاوز کرنے کو یہاں اس دُعا کرنے والے کو مُعْتَدِّی (حد سے تجاوز کرنے والا) کہا گیا ہے جو ایسے اُمور کے لئے دُعا کرے جو عقلاً یا شرعاً ممنوع ہوں۔ مثلاً نبوت کے مرتبہ تک رسائی کی دعا، کسی حرام چیز کے لئے دُعا یا مسلمانوں کے حق میں بد دُعا یا جو آداب دُعا کو نظر انداز کر دے۔

(تفسیر ضیاء القرآن، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۵ پارہ نمبر ۸، الجلد الثانی

صفحہ نمبر ۳۹ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی۔)

پیارے اسلامی بھائیو! قبل اس کے کہ آداب دعا پر کچھ عرض کیا جائے پہلے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ سماعت فرمائیں آپ أَحْسَنُ الْوُعَاءِ لَا دَابَّ الدُّعَاءِ کی شرح ذیل الْمَدْعَا لِأَحْسَنِ الْوُعَاءِ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

آداب دعا جس قدر ہیں سب اسبابِ اجابت ہیں ان کا اجتماع انشاء اللہ العزیز مورثِ اجابت (قبولیت کا سبب) ہوتا ہے بلکہ ان آداب دعا میں بعض بمنزلہ شرط ہیں جیسے حضورِ قلب (یعنی دل کا حاضر ہونا کہ غیر کی طرف دھیان نہ ہو) اور صَلَوةٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم (یعنی نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا) اور بعض دیگر وہ محسنات و مستحسانات یعنی آراستہ و خوبصورت کرنے والے ہیں ثُمَّ أَقُولُ (یعنی پھر میں کہتا ہوں کہ) یہاں کوئی ادب ایسا نہیں جسے حقیقۂ شرط کہیے بایں معنی (یعنی اس معنی میں) کہ اجابت اس پر موقوف ہو کہ اگر وہ نہ ہو تو اجابت زُنْہَار (یعنی قبولیت ہر گز) نہ ہو۔

اب یہ حضورِ قلب ہی ہے کہ جس کی نسبت خود حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔

(الحمد :-) وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ ۝

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء الخ باب لا یقبل دعاء الخ

رقم الحدیث ۱۸۶۰، الجلد الثانی صفحہ نمبر ۶۴ ادارالمعرفہ)

خبردار ہو! بے شک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھینے والے دل کی۔

حالانکہ بارہا سوتے میں جو محض بلا قصد زبان سے نکل جائے وہ مقبول ہو جاتا ہے لہذا حدیث صحیح میں ارشاد ہوا کہ جب نیند غلبہ کرے تو ذکر و نماز ملتوی کر دو۔ مبادا (ایسا نہ ہو کہ) چاہا ہو استغفار اور نیند میں نکل جائے بددعا تو ثابت ہوا کہ یہاں شرط بمعنی حقیقی نہیں بلکہ یہ مقصود ہے کہ ان شرائط کا اجتماع ہو تو وہ دعا بروجہ کمال ہے اور اس میں توقع اجابت کو نہایت قوت اور اگر شرائط سے خالی ہو تو فی نفسہ ہو جائے قبول (قبول کی اُمید) نہیں البتہ کرم و رحمت یا تو افاقِ سماعتِ اجابت (قبولیت کی گھڑی کے اتفاق کی وجہ سے) قبول ہو جانا دوسری بات ہے یہ فائدہ ضرور ملاحظہ رکھیے۔

ادب نمبر ۱ :- دُعا کرتے وقت دل کو حتی الامکان خیالاتِ غیر سے پاک کرے۔

ادب نمبر ۲ :- اعصاً کو خاشع (عاجزی والا) اور دل کو حاضر کرے حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ غافلِ دل کی دعا نہیں سنتا اے عزیز حیف (افسوس) ہے کہ زبان سے اُس کی قدرت و کرم کا اقرار کرے اور دل دوسروں کی عظمت و بڑائی سے پُر ہو۔

بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر علیہ السلام سے شکایت کی کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی جواب آیا۔ ان کی دعا کس طرح قبول کروں کہ وہ زبان سے دعا کرتے ہیں اور دل ان کے غیروں کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

ادب نمبر ۳ :- دعا کے وقت با وضو قبلہ رو مؤدب و دوزانو بیٹھے (جس طرح نماز کے قعدہ میں بیٹھتے ہیں) مگر قبلہ رو بیٹھنے میں بعض مواقع مستثنیٰ ہیں جیسے مجلس میں سب قبلہ رو بیٹھے ہیں علماء و مشائخ میں سے کوئی جب دعا کریں گے تو اُن کا رخ لوگوں کی طرف ہوگا

اور پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہوگی۔

یونہی امام کے لئے بھی ہے کہ دائیں یا بائیں مڑ جائے اور اگر اس کی محاذ میں مقتدی نماز نہ پڑھ رہا ہو تو مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر سکتا ہے اس حالت میں بھی پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہوگی۔

یونہی سرکارِ مدینہ ﷺ کے روضہ انور پر جب کوئی خوش نصیب حاضری دیتے وقت دعا کرے گا تو اُس وقت بھی پیٹھ قبلہ شریف کی طرف ہوگی۔

ادب نمبر ۴ :- نگاہ نیچی رکھے ورنہ معاذ اللہ زوالِ بصر یعنی آنکھ کی بینائی کے زائل ہونے کا خوف ہے۔ اگرچہ یہ وعید حدیثِ مبارک میں دعائے نماز کے لئے وارد ہے مگر علماً اسے عام فرماتے ہیں۔

ادب نمبر ۵ :- بہ کمالِ ادب ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر سینے یا شانوں یا چہرے کے مقابل لائے یا پورے اٹھائے یہاں تک کہ بغل کی پسیدی (یعنی پسینہ کی وجہ سے نمیض کا وہ حصہ جو بغل کے ساتھ ہوتا ہے پسید ہو جاتا ہے) ظاہر ہو یہ اجتہال (یعنی اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگنا) ہے۔

ادب نمبر ۶ :- ہتھیلیاں پھیلی رکھے یعنی اُن میں خم نہ ہو جس طرح پانی کو چٹو میں لیتے وقت خم ہوتا ہے کیونکہ آسمان قبلہ دُعا ہے ساری کفِ دست (ہتھیلی) مُواجہ آسمان (آسمان کے سامنے) ہے۔

ادب نمبر ۷ :- دونوں ہاتھ کھلے رکھے کپڑے وغیرہ سے پوشیدہ نہ ہوں۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا میں سردی کے سبب صرف ایک ہاتھ نکالا تھا۔ الہام ہو ایک ہاتھ اٹھایا ہم نے اس میں رکھ دیا جو رکھنا تھا دوسرا اٹھاتا تو اُسے بھی بھر دیتے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ: حصہ اول صفحہ نمبر ۱۲۱)

مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور

ہاتھ اٹھانا اور رب کریم کے حضور پھیلا نا اظہارِ عجز و فقر کے لئے مشروع (شرع کے

موافق) ہوا۔ لہذا ہاتھوں کا چھپانا اس کے محل (خلل ڈالنے والا) ہوگا جیسے نماز میں منہ چھپانا مکروہ ہوا کہ صورتِ توجہ کے خلاف ہے اگرچہ رب تعالیٰ سے کچھ نہاں (چھپا ہوا) نہیں۔

ادب نمبر ۸:- دعا کے لئے اول و آخر حمدِ الہی بجالائے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں۔ تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔

ادب نمبر ۹:- اول و آخر نبی کریم ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر درود بھیجے کہ درود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

بیہقی اور ابوالشیخ سیدنا حضرت علیؓ (اللہ تعالیٰ رحمۃً سے راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں۔

الدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللَّهِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ بَيْتِهِ ۝ (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الثانی آداب دُعا واسبابِ اجابت میں، صفحہ نمبر ۴ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ترجمہ:- دُعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

اے عزیز! دُعا طائر ہے اور درود شہیر۔ لہذا طائر بے پر کیا اڑ سکتا ہے۔ حمدِ الہی اور درود شریف دونوں کے لئے دُعا اول و آخر پڑھنے کا کہا گیا لہذا یوں سمجھیے کہ ابتداء ایک حقیقی ہے اور ایک اضافی یونہی انتہا لہذا حمدِ الہی ابتداء حقیقی پر محمول ہوگی اور درود کا پڑھنا ابتداء اضافی پر محمول ہوگا لہذا پہلے حمدِ الہی لے پھر درود پڑھے۔

ادب نمبر ۱۰:- دُعا کے شروع میں پہلے اللہ عز و جل کو اُس کے محبوب اسماء سے پکارے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسمِ پاک اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا کہ جو شخص اسے تین بار کہتا ہے فرشتہ ندا کرتا ہے۔ مانگ کے ارحم الراحمین

تیری طرف متوجہ ہوا۔ (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الثانی آداب دُعا واسباب

اجابت میں، صفحہ نمبر ۵ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ایک مرتبہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سفر کے لئے طائف (ملک حجاز کا ایک قصبہ) میں ایک خچر کرائے پر لیا خچر والا ڈاکو تھا۔ وہ آپ کو سوار کر کے لے چلا اور ایک ویران و سنسان جگہ پر لے جا کر آپ کو خچر سے اتار دیا اور ایک خچر لے کر آپ کی طرف حملے کے ارادے سے بڑھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہاں ہر طرف لاشوں کے ڈھانچے بکھرے پڑے ہیں آپ نے فرمایا! اے شخص تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے لیکن مجھے اتنی مہلت دے دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ اس بد نصیب نے کہا کہ اچھا تو نماز پڑھ لے۔ مگر تیری نماز تجھے بچانہ سکے گی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو وہ مجھے قتل کرنے کے ارادے سے قریب آ گیا اس وقت میں نے دعا مانگی اور یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہا۔ غیب سے آواز آئی۔ اے شخص! تو اس مردِ کامل کو قتل مت کر یہ آواز سن کر وہ ڈاکو ڈر گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن جب اُسے کوئی نظر نہ آیا تو دوبارہ اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے آگے بڑھنا چاہا میں نے پھر پکارا۔

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے) لیکن اُس ڈاکو پر کچھ اثر نہ ہوا لہذا جب میں نے تیسری مرتبہ پکار کر کہا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ آپ فرماتے ہیں ابھی میں نے یہ الفاظ ختم ہی کئے تھے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار نظر آیا اور اُس کے ہاتھ میں ایسا نیزہ تھا جس کی نوک پر آگ کا شعلہ تھا۔ اس آنے والے شخص نے میرے دیکھتے ہی دیکھتے ڈاکو کے سینے میں اس قدر زور سے نیزہ مارا کہ نیزہ اس ڈاکو کے سینے کو چھیدتا ہوا اس کی پشت کے پار نکل گیا اور یوں اس ڈاکو کا قصہ تمام ہوا پھر وہ اجنبی سوار مجھ سے کہنے لگا کہ جب تم نے پہلی مرتبہ یَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِينَ کہا تو میں ساتویں آسمان پر تھا جب تم نے دوسری مرتبہ پکارا تو میں آسمان دنیا پر تھا اور جب تم نے تیسری مرتبہ پکارا تو میں تمہارے پاس امداد و نصرت کے لئے حاضر ہو گیا۔ (الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، الحرف الزامی، باب زید، الجلد الثانی صفحہ نمبر ۵۲۶/۷ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

پیارے اسلامی بھائیو! دُعا کرتے ہوئے بارگاہِ الہی میں حاجت برآنے کے لئے پانچ مرتبہ یا رَبَّنَا کہنا بھی نہایت مؤثرِ اجابت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی (اللہ عنہ) سے منقول ہے جو شخص عجز کے وقت پانچ بار یا رَبَّنَا کہے اللہ تعالیٰ اُسے اس چیز سے جس کا خوف رکھتا ہے امان بخشے اور جو چیز چاہتا ہے عطا فرمائے۔ (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الثانی آداب دُعا الخ صفحہ نمبر ۱۶ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی)

حضرت انس رضی (اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

الْزُّمُّوْا بِاِذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب الخ رقم الحدیث ۳۵۳۶، الجلد الخامس صفحہ نمبر ۳۱۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ترجمہ:- تم ”یا ذالجلال والاکرام“ کے کلمات کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

ادب نمبر ۱۱:- اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن پاک اور ملائکہ و انبیاء کرام بالخصوص سید المرسلین علیہم (الصلوة والسلام) اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم (جمعین) کے وسیلے سے دعا کریں کہ محبوبانِ خدا کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ یونہی اپنی عمر کا وہ نیک عمل جو خالصاً لوجہ اللہ کیا ہو اس کے ذریعے تو تسل کریں کہ جالبِ رحمت (رحمت کا لانے والا) ہے۔ نیک اعمال کے ذریعے تو تسل کرنا جائز ہے جیسا کہ بخاری شریف کتاب الآداب کی حدیث سے ثابت ہے جو اہل علم سے مخفی نہیں۔ یونہی محبوبانِ خدا کے وسیلے سے دعا کرنا بھی ثابت جیسا کہ خود حضور علیہ (الصلوة والسلام) نے تعلیم فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتُوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَى رَبِّیْ لِتُقْضٰی لِیْ حَاجَتِیْ
اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ (ابن ماجہ شریف، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ، رقم الحدیث ۱۳۸۵، الجلد الثانی صفحہ نمبر ۵۶/۷ مطبوعہ دارالمعرفہ) قال ابو اسحق هذا حدیث صحیح

ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد ﷺ میں نے آپ کے ذریعے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ میرے لئے حضور ﷺ کی شفاعت کو قبول فرما۔

ادب نمبر ۱۲:- دعا مانگنے میں حاجتِ آخرت کو مقدم رکھے کہ امرِ اہم کی تقدیم ضروری ہے۔

غوثِ اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف لطیف ”فتوح الغیب“ جس کی شرح حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے فارسی میں کی اور اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد یوسف بندا لوی (امس برکاتہم العالیہ) نے کیا اس انمول کتاب سے ایک تحریر لکھی جاتی ہے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ دعا میں طالب کس چیز کو طلب کرے۔

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ! لَا تَطْلُبَنَّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا سِوَى الْمَغْفِرَةِ لِلدُّنُوبِ السَّابِقَةِ وَالْعِصْمَةِ مِنْهَا فِي الْأَيَّامِ الْآتِيَةِ وَالْآخِرَةِ وَالتَّوْفِيقِ لِحُسْنِ الطَّاعَةِ وَامْتِنَالِ الْأَمْرِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ النَّوَاهِي وَالرِّضَاءِ بِمَرِّ الْقَضَاءِ وَالصَّبْرِ عَلَى شِدَائِدِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرِ عَلَى جَزِيدِ النِّعْمَاءِ وَالْعَطَاءِ ثُمَّ الْوَفَاتِ بِخَاتِمَةِ الْخَيْرِ وَاللُّحُوقِ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أَوْلِيَّكَ

رَفِیقًا ۵ (شرح فتوح الغیب)

ترجمہ:- حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

(اے دُعا کرنے والے) گزشتہ گناہوں سے مغفرت اور موجودہ اور آئندہ آنے والے زمانے میں گناہوں سے نگہداشت کے سوا کچھ نہ مانگ اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق طلب کر۔ اچھی طاعت و عبادت کے لئے اور شریعت کے احکام پر عمل کرنے کے لئے نافرمانیوں سے بچنے کے لئے تنہی قضا پر راضی رہنے اور بلا کی سختیوں پر صبر کرنے کے لئے اور زیادتی نعمت و عطا کی ادائیگی شکر کے لئے اور اللہ تعالیٰ سے طلب کر خاتمہ بالخیر اور ایمان کے ساتھ مرنے کو اور انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین جو اچھے رفیق ہیں ان کے ساتھ آخرت میں اکٹھا ہونے کو) اپنی دُعا کا جزو لازم بنالے

اداب نمبر ۱۳:- دُعا میں تکرار چاہیے کہ تکرار سوال صدق طالب پر دلیل ہے اور یہ اُس کریم حقیقی کی شان ہے کہ تکرار سوال سے ملال نہیں فرماتا بلکہ نہ مانگنے پر غضب فرماتا ہے۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:-

وَرَحْبَرِ اَسْمَاءِ اَرْسَرُ وَرُكُلَانَا مُضْغَرُ مَوْجُودَاتِ رَحْمَتِ عَالِيَا
صَفْوَتِ اَدْمِيَا تَتَبَّعُ دَوْرَ دَانِ كِهْ يَكُے اَزْ بَنْدِگَانِ گَنْمِگَارِ پَرِشَانِ رُوْگَارِ
وَسَمْتِ اَزَابَتِ بِاُمِيْدِ اِجَابَتِ بَدَرْ گَاهِ خَدَا وَنَدِ جَلِّ وَعَلَا بِسَرْدَارِ
اَيْمَرْزُو تَعَالٰی وَرَوْ نَظَرِ نَكُنْدِ بَا زَشْ بِخَوَانْدِ يَارِ دِيگَرِ اَعْرَاضِ فَرْمَايْدِ بَا زَشْ بِه
تَضَرْعِ وَ زَارِي بِخَوَانْدِ، حَقِّ سُبْحَانُہٗ تَعَالٰی گُوِيْدِ - يَا مَلَا ئِكَتِي قَدْ
اَسْتَحْيَيْتُ مِنْ عَبْدِي وَلَيْسَ لَهٗ غَيْرِي ۵ دَعْوَتِش رَا اِجَابَتِ
كردم و امیدش بر آوردم کہ از بسیاری دُعا و گریہ بندہ ہسی شر

(گلستان)

ترجمہ:- حدیث شریف میں ہے کہ سرور کائنات مَفْخَرِ مَوْجُودَاتِ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ

مخلوق میں سب سے زیادہ برگزیدہ نبی آخر الزمان نے فرمایا۔

گنہگار بندہ زمانے کا پریشان رجوع کا ہاتھ قبولیت کی امید میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرماتا۔ بندہ دوبارہ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اعراض فرماتا ہے۔ بندہ پھر گڑگڑاتے ہوئے گریہ وزاری کرتے ہوئے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (جو تمام عیوب سے منزہ و مبرا ہے) فرشتوں سے فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! مجھے حیا آئی اپنے بندے سے کہ اُس کا میرے سوا کوئی نہیں۔

اس کی دعا کو میں نے قبول کیا اور اس کی امید کو میں نے پورا کیا کہ بندے کی دعا اور بہت گریہ وزاری سے میں حیا فرماتا ہوں۔

ادب نمبر ۱۴ :- دعا فہم معنی کے ساتھ ہولفظ بے معنی قالب بے جان ہے لہذا عربی میں دعا جو اجابت سے زیادہ قریب ہوتی ہے وہ جب ہی مفیدِ کامل ہے جب کہ معنی بھی سمجھ میں آئیں چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو عربی نہ سمجھتا ہو اور عربی دعا کا معنی سیکھ کر بے تکلف اس کی طرف خیال لے جانا مُشتوشِ خاطر و مخلِ حضور ہو (یعنی دل کی پریشانی اور حضورِ قلبی میں خلل ہو) تو دعا کرنے والا اپنی ہی زبان میں اللہ تعالیٰ کو پکارے کہ حضور و یکسوئی اہم امور ہیں۔

ادب نمبر ۱۵ :- آنسو بہانے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت ہے اگر رونانہ آئے تو رونے کا سامنہ بنائے کہ نیکیوں کی صورت بھی نیک ہے ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں ہونہ کہ دوسروں کے دکھانے کے لئے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ ایسا کرنا حرام ہے۔ لہذا یہ نکتہ یاد رہے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا مجھے خوفِ خدا سے بہنے والے آنسو پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

ادب نمبر ۱۶ :- دُعا عزم و جزم کے ساتھ ہو یہ خیال نہ کرے کہ قبول ہو یا نہ ہو اسی

طرح دل میں فاسد و سو سے نہ لائے۔

یقین کامل :- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو گئے ہم میں سے کسی نے کہا۔ اے ابو عثمان! ہمارے لئے دعا کیجئے آپ بیمار ہیں اور مریض کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ انھوں نے ہاتھ اٹھائے ان کے ساتھ ہم نے بھی ہاتھ اٹھا لیے۔ حمد و ثنا کے بعد قرآن پاک کی چند آیات تلاوت کیں۔ درود شریف پڑھا اس کے بعد دعا کی پھر فرمایا مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ ہم نے پوچھا! آپ کو کیسے خبر ہوئی۔ فرمایا! واہ اگر حسن بصری مجھ سے کوئی بات کہیں تو میں تصدیق کروں اور جب اللہ تعالیٰ نے قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے تو پھر اس کی تصدیق کیوں نہ کروں کہ قرآن میں ہے۔

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

(قرآن مجید، سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۰، پارہ نمبر ۲۴)

ترجمہ:- مجھ سے دعا کروں میں قبول کروں گا۔ (کنز الایمان)

ادب نمبر ۱۷ :- تندرستی و خوشی و فراخ دستی کی حالت میں دعا کی کثرت کرے۔ تاکہ سختی و رنج میں بھی دعا قبول ہو۔

(الحمد لله :- مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرْبِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ ۝

(احسن الوعای لآداب الدُّعَاءِ، الفصل الثانی، آداب دُعا الخ، صفحہ

نمبر ۳۸ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی)

ترجمہ:- جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول فرمائے تو اُسے چاہیے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔

ادب نمبر ۱۸ :- دعا میں تکبر اور شرم سے بچے۔ مثلاً تنہائی میں دعا نہایت تضرُّع و

الحاح (عاجزی و انکساری گڑ گڑاتے ہوئے) سے کر رہا تھا کہ کوئی آگیا تو آنے والے کو دیکھ کر اس حالت کو شرم کی وجہ سے موقوف کر دینا۔ یہ سخت حماقت اور بے وقوفی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑانا موجب ہزاراں (ہزار کی جمع) عزت ہے۔ نہ کہ معاذ اللہ خلافِ شان و شوکت۔

ادب نمبر ۱۹:- دعا تنہائی میں کرے تاکہ ریا کا شبہ ہی نہ رہے اگر بغیر ریا لوگوں کے ہمراہ دعا کرے تو کوئی حرج نہیں بالخصوص بڑے بڑے اجتماعات میں نجانے کس بندہ خدا کی آمین پر سب کا بیڑا پار ہو جائے۔

اگر مجمع میں ریا کاری کا اندیشہ ہو تو احتراز کرے اور تنہائی میں اپنے لئے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے اور اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھے کہ دعا کرتے وقت اپنے نفس کے ساتھ والدین، اساتذہ، علماء و مشائخ اور اسلامی بھائیوں کو بھی شامل رکھے، اس کی فضیلت پہلے بیان کی جا چکی۔

دُعا اور تنہائی:- (العبد مدح:- پوشیدہ کی ایک دعا علانیہ کی (۷۰) ستر دعا کے برابر ہے۔ (ابوالشیخ، دیلمی راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

ادب نمبر ۲۰:- دُعا میں صرف مدّعا پر نظر رکھے بلکہ نفسِ دُعا کو مقصود بالذات جانے کہ دعا خود عبادت ہے بلکہ مغزِ عبادت ہے۔ مقصد ملنا یا نہ ملنا درکنار لذتِ مناجات تقدیر وقت ہے لہذا بظاہر مقصود نہ پائے لیکن پھر بھی دُعا میں کوتاہی نہ کرے۔

ادب نمبر ۲۱:- دُعا کرنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے کہ وہ خیر و برکت جو بذریعہ دُعا حاصل ہوئی اشرف الاعضاء یعنی چہرے سے ملاقی (ملاقات کرنے والی) ہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جب تم اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اٹھا کر دعا و سوال کرو (دعا کے بعد) انھیں منہ پر پھیر لو کہ اللہ تعالیٰ حیا و کرم والا ہے جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے

حیا فرماتا ہے پس اس خیر کو اپنے مونہوں پر مسح کرو (یعنی ربِّ کریم ہاتھ خالی نہیں پھیرتا۔ یا تو وہی خیر جس کی طلب کی گئی یا دوسری نعمت بتقاضائے حکمت مرحمت فرماتا ہے لہذا انتظار اُس نعمت و برکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا:-

كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اقْنِا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ اقْنِا، الجلد الثامن صفحہ نمبر ۸۳ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت۔ مسلم شریف، کتاب الذکر والدُعَاء الخ، باب فضل الدعاء باللّٰہم الخ رقم الحدیث ۲۶۹۰، صفحہ نمبر ۱۴۴۵ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت۔)

ترجمہ:- نبی کریم ﷺ اکثر یہ دُعا (یعنی مُتَدَرِّکَةُ دُعا) فرمایا کرتے۔

ادب نمبر ۲۲ :- حتی الوسع اوقات واما کن اجابت کی رعایت کرے۔ یعنی وہ اوقات اور مقامات جو اجابت دُعا کے اسباب ہیں جہاں تک کوشش ہو اُن کو ملحوظ خاطر رکھے۔ اس کی تفصیل کتاب (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآذَابِ الدُّعَاءِ) ذیل الْمُدْعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ دیکھئے۔ (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآذَابِ الدُّعَاءِ، الفصل الثانی آداب دُعا، الخ، صفحہ نمبر ۳۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی)

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰی

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام، الجلد الثامن صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت، مسلم شریف، کتاب الذکر والدعاء، باب مایقول عند النوم الخ رقم الحديث ۲۷۱۱، صفحہ نمبر ۱۵۴ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- الہی میں تیرے نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

درس:-

پیادے اسلامی بھائیو! حدیث مبارک میں موت اور زندگی سے مراد سونا جاگنا ہے۔ رب تعالیٰ کا اسم اقدس مُمیت بھی ہے اور حُی بھی یعنی تیرے ہی نام پر میرا سونا ہے اور تیرے نام پر جاگوں گا یعنی میں کسی وقت نہ تو تجھ سے لا پرواہ ہوں اور نہ تجھ سے غافل اللہ تعالیٰ ہی ہمیں یہ فال بھی نصیب فرمائے اور یہ حال بھی۔

جب بستر پر جائے تو پہلے بستر کو کسی کپڑے سے جھاڑے یہ اس صورت میں ہے جب کہ بستر پہلے سے بچھا ہوا ہو البتہ اگر اُسی وقت بستر بچھایا ہے تو اب جھاڑنے کی حاجت نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے قبلہ رُودھنی کروٹ پر لیٹے پھر چت لیٹے اور اس کے بعد پھر بائیں کروٹ پر پھر دوبارہ دھنی کروٹ پر اس طرح لیٹ کر سو جائے کہ داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے ہو دھنی کروٹ پر سونے سے غفلت زیادہ نہیں ہوتی۔ اور وقت پر آنکھ کھل جاتی ہے کیونکہ دل بائیں طرف ہے لہذا دھنی کروٹ پر بھی آرام فرمائیں آپ کو غفلت آتی ہی نہیں۔ یاد رہے کہ یہ تمام معمولات ہمارے پیارے آقا و مولا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں لہذا ان معمولات پر عمل کرنا ہمارے لئے باعثِ اجر و ثواب ہے اور غفلت و کوتاہی کرنا ثواب سے محرومی کا سبب ہے۔ آخر میں یہ بات یاد رکھیں کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی پیاری سنت کے مطابق لیٹنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قبر کی یاد تازہ ہوتی ہے کیونکہ قبر میں میت کو اسی ہیئت پر لٹایا جاتا ہے۔

با وضو سونا مستحب ہے: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ جب تم بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کر لو جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہو۔

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، باب اذابات طاهرًا، الجلد الثامن صفحہ نمبر ۶۸ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت۔ مسلم شریف، کتاب الذکر والدعاء، الخ باب ما یقول عند النوم الخ رقم الحدیث ۰۲۷۱، صفحہ نمبر ۱۴۵۳ دار ابن حزم بیروت.)

نیند سے بیدار ہونے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاَلِیْهِ النُّشُوْرُ ۝

ترجمہ:- تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹا ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذ انام، الجلد الثامن صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا میں نیند اور بیداری کے لئے ممت و حیات کے الفاظ آئے ہیں اس میں حکمت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان جن کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا چنانچہ مسلمان بندہ جب صبح بیدار ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ میرا رب جس طرح سونے کے بعد بیدار کرنے پر قادر ہے اسی طرح وہ قادرِ مطلق مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

دوسری حکمت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ جب بیدار ہوتے ہی اس دعا کو پڑھے گا تو اپنی زندگی کو بے مقصد نہ جانے گا۔ اور موت کو یاد رکھے گا۔ یعنی اس بات کی فکر کرے گا کہ جب تک حیاتِ دنیا کا چراغ متور ہے موت کے لئے تیاری کرے۔ (اَلِیْهِ النُّشُوْرُ ۝) سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب ہماری زندگی کا چراغ گل ہو جائے گا تو ہم عالمِ دنیا سے عالمِ برزخ کی طرف پھر قیامت کے دن اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں پیش

ہوں گے اگر ہمارے اعمال اچھے ہوں گے تو فیہا ورنہ ہمارے لئے عذاب الہی ہوگا لہذا ہم اس وقت کو یاد کریں اور گناہوں سے اجتناب کر کے نیکیوں کا ارتکاب کریں وہ مسلمان جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنی قیمتی زندگی کو (أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ) (قرآن مجید، سورۃ النساء آیہ نمبر ۵۹ بارہ نمبر ۵) کے مطابق گزارنے کے بجائے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو لغویات و خرافات میں برباد کرتا ہے۔ وہ اس سے نصیحت پکڑے۔ ورنہ جب موت آ گھیرے گی تو پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ ۝ ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

(راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب ما یدعو بہ الرجل یقولہ اذا دخل الکنیف، رقم الحدیث ۲۹۹۰۲ الجزء ۶ صفحہ نمبر ۱۱۴ مکتبہ الرشدریاض)

﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ ۝

ترجمہ:- اے اللہ میں ناپاک جنوں (نروادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(بخاری شریف، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء، الجلد الثامن صفحہ نمبر ۷۱ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت)۔

درس :-

بیادے اسلامی بھائیو! بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے ان دونوں دعاؤں میں سے کسی ایک کو پڑھ لیں۔ لیکن دونوں دعائیں پڑھ لی جائیں تو بہت ہی اچھا ہے۔ جب پہلی دعا آپ نے پڑھی تو حدیث کے مطابق شیاطین اور بیت الخلا میں داخل ہونے والے کے ستر کے درمیان پردہ ہو جائے گا۔

(الحمدر :- ترجمہ۔ جب کپڑے اتارے تو جنوں کی آنکھیں اور اس کی برہنگی کے درمیان پردہ یہ ہے کہ (بِسْمِ اللّٰهِ) کہے۔ (مصنف ابن شیبہ، کتاب الدعاء، ما یدعو بہ

الرجل ناذا الخ، رقم الحديث ۳۵۷۳۹، الجزء ۶، صفحہ نمبر ۹۳، مکتبہ الرشد ریاض)
اور پھر جب دوسری دعا پڑھی تو اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کی جا رہی ہے
کیوں کہ شریر جن اور شیاطین (مذکر و مؤنث) ہر ایک ہمیں نظر نہیں آتے، اور ناپاک
جگہیں ان کا بسیرا ہیں تو لازمی تھا کہ ایسے ایذا پہنچانے والے شریر جنوں کے شر اور فساد
سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو ایسی ذات مقدسہ کی پناہ میں دیں جو زبردست قوت و
طاقت کا مالک و مختار ہو۔

گویا نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی کہ جب تم بیت الخلا میں داخل ہو جو شریر جن و
شیاطین کا ڈیرہ ہے اور ان سے تمہیں اذیت پہنچنے کا اندیشہ ہے پھر وہ تمہیں نظر بھی نہیں
آتے اور جو دشمن نظر نہ آئے وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ لہذا تم ایسی ہستی کی پناہ تلاش کرو
جو تمہارا حقیقی حافظ و ناصر ہے۔ اور وہ ذات بابرکات رب ذوالجلال کی ہے پس معلوم ہوا
کہ جو بندہ تعلیمات رسول اللہ ﷺ پر عمل کرتے ہوئے بیت الخلا میں داخل ہوتا ہے وہ
اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے۔

بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد کی دعا

﴿۱﴾ غُفْرَانَكَ ۝ ترجمہ:- (اے اللہ) میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

﴿۲﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَىٰ وَعَافَانِي ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(مصنف ابن شیبہ، کتاب الدعاء، ما يدعو به الرجل، اذا الخ، رقم

الحديث ۲۹۹۷، الجزء ۶، صفحہ نمبر ۱۱۵، مکتبہ الرشد ریاض)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا دعائیں بیت الخلا سے نکلنے کے بعد پڑھی
جائیں صرف ایک دعا پڑھ لی جائے تو کافی ہے۔ لیکن اگر دونوں کو پڑھ لیا جائے تو نور

علیٰ نود ہے۔ غور کیجئے جب پہلی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ جو غفار ہے اس کی بارگاہ میں عرض کیا گیا اے ایمان والوں کی بخشش فرمانے والے میں بھی ایمان والا ہوں اور تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے اللہ مجھے بخش دے میری مغفرت فرما دے اور بندہ عاجز کا عمل بھی یہی ہونا چاہئے کہ ہمیشہ بندہ نواز سے اپنی مغفرت کی التجا کرتا رہے گویا دعا پڑھ کر بندہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اے اللہ نہ تو میں تیری ذاتِ باقی کو بھولا ہوں اور نہ ہی اپنی ذاتِ فانی کو پس تجھے صفتِ غفار سے یاد کیا اب تو اپنی رحمت سے مجھے گناہوں کی زحمت سے بچا کر اپنی جو رحمت میں جگہ عطا فرما اور میری مغفرت فرما کر حیاتِ جاودانی عطا فرما۔

اور جب دوسری دعا پڑھی تو دعائے مغفرت کے ساتھ ساتھ اس ذاتِ مقدسہ کا شکر ادا کیا۔ جو ساری خوبیوں کا مالک ہے اور اسے ہر برائی و عیوب سے منزہ اور مبرا مانا اور اس کے ساتھ یہ اعلان بھی کیا کہ اے میرے رب مجھے قضائے حاجت کی وجہ سے جو تکلیف تھی تو نے ہی اسے دفع کیا۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ ۝

ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔

﴿۲﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلٰی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ۝

ترجمہ:- اللہ کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ کے نام سے باہر نکلے اور اللہ پر جو ہمارا

رب ہے ہم نے بھروسہ کیا۔ (ابوداؤد شریف، کتاب الأدب، باب ما یقول الرجل

اذا دخل بیتہ، رقم الحدیث ۵۰۹۶، الجلد الرابع صفحہ

نمبر ۲۱ دار احیاء التراث۔ راوی حضرت مالک اشعری رضی (لہ عنہ)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں تو

ہمارے لئے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اور آخرت میں بھی بفضلِ خدا مومن ہوں گے۔ جب بندہ اس دعا کو پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ اے میرے مالک و مولا میں تجھ سے گھر میں آنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ گویا عبد اپنے معبود سے التجا کر رہا ہے کہ میری ذات سے میرے گھر میں فتنہ و فساد پھیلے اور نہ دوسرا میری ذات کو ہدف کا نشانہ بنائے۔

اسی طرح پھر بندہ عرض کرتا ہے کہ اے مالک و مختار جہاں میں تجھ سے گھر میں آنے کی بھلائی مانگتا ہوں ساتھ ہی گھر سے باہر جانے کی بھلائی بھی مانگتا ہوں گویا نیاز مند بندہ اپنے بے نیاز رب سے یہ التجا کر رہا ہے کہ گھر سے باہر نکلنے پر دنیا کی شہوتیں اور لذتیں اور شیطانی جال میرا انتظار کر رہے ہیں۔ یا اللہ العالمین میں عاجز و ناتواں ہوں تو مجھے تمام شہوانی و شیطانی شر سے محفوظ فرما کیوں کہ میرا نکلنا اور داخل ہونا تیرے نام کے ساتھ ہے پس تو اپنے نام مبارک کی برکت سے مجھے تمام برائیوں و فحاشیوں سے محفوظ و مامون فرما اور آخر میں یہ کہہ کر کہ تو ہی ہمارا رب (پالنے والا) ہے اور ہمارا تجھ پر ہی بھروسہ ہے اپنی عرض کو کامل و اکمل کرنا ہے۔

جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے اگرچہ صرف بیوی ہی گھر میں ہو آج کل بڑی عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو باہر تو سلام کرتے ہیں لیکن وہ بیوی جو اس کی رفیقہ حیات ہے اس پر سلامتی کے لئے دعا نہیں کرتے۔ یعنی اسے سلام سے محروم رکھتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ بیوی کو سلام کرنا منع نہیں ہے بلکہ وہ بھی اس کی حقدار ہے۔

اگر گھر میں کوئی بھی موجود نہ ہو تو یوں سلام کرے۔
 السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ ۝ ترجمہ:- اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو۔

کیا عجب ہے کہ سلام قبول ہو جائے اور جواب میں سلامتیوں اور رحمتوں سے نوازا جائے۔ کیوں کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں موجود ہوتی

ہے۔ (ردالمحتار و مرقاة بحوالہ سنی بہشتی زیور)

اگر ایسے وقت گھر میں داخل ہو کہ احباب سو رہے ہوں تو آہستہ سے سلام کرے۔ آواز بلند نہ کرے جیسا کہ ابتدا میں بیان کیا گیا کہ گھر میں داخل ہو تو پہلے دُعا پڑھے پھر داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرے۔ سلام کرنے کے بعد کا ایک عمل تحریر کیا جاتا ہے جس پر عمل کیجئے کہ وہ رزق کی کشادگی کے لئے بڑا مفید ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر اپنی مفلسی و محتاجی کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جب تم اپنے گھر میں داخل ہو کر و اگر وہاں کوئی موجود ہو اس کو سلام کہو اگر کوئی موجود نہ ہو تو مجھ پر سلام بھیجو۔ اور ایک بار سورۃ اخلاص پڑھو اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مال و زر عطا فرمایا کہ اس نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی اعانت کی۔ (یعنی مالی امداد کی) (بحوالہ قرطبی)

گھر سے نکلتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(ابوداؤد شریف، کتاب الأدب، باب ما یقول لشد اذا خرج من بیتہ، رقم الحدیث ۵۰۹۵، الجلد الرابع صفحہ نمبر ۲۰ دار احیاء التراث بیروت۔ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ) ترجمہ:- اللہ کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور نہ قوت ہے (نیکیاں کرنے کی)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! گھر سے مراد رہنے کی جگہ ہے خواہ وہ گھر ہو جس میں بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں یا مسجد کا حجرہ یا خانقاہ وغیرہ جہاں صوفیاء طلباء اور مشائخ وغیرہ رہتے ہیں غرض کہ ہر شخص اپنے ٹھکانے سے نکلتے وقت مذکورہ بالا دُعا پڑھ لیا کرے۔

(مرآۃ المناجیح، کتاب اسماء اللہ تعالیٰ، باب الدعوات فی الاوقات الفصل الثانی،

الجزء الرابع صفحہ نمبر ۴۸ ضیاء القرآن لاہور۔

جب کوئی مسلمان اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھ لیتا ہے تو نبی فرشتہ دُعا پڑھنے والے کو خطاب کرتے ہوئے جو کلمات کہتا ہے حدیث مبارک میں ان کلمات کو یوں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

(الحدید :- (اے دُعا پڑھنے والے) تجھے ہدایت و کفایت دی گئی اور تو محفوظ کر دیا گیا۔ پھر شیطان دور بھاگ جاتا ہے اور اس سے دوسرا شیطان کہتا ہے۔ تجھے اس شخص سے کیا تعلق ہے جسے ہدایت و کفایت دی گئی اور جو محفوظ کیا گیا۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الأدب، باب ما یقول، اذا خرج من بیتہ، رقم الحدیث ۵۰۹۵، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۴۲۰ دار احیاء التراث بیروت۔)

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے صاحبِ مرآۃ علیہ (الرحمہ فرماتے ہیں۔

اس دعا کو پڑھنے پر نبی فرشتہ کہتا ہے کہ (اے دُعا پڑھنے والے) تو نے (بِسْمِ اللّٰہ) کی برکت سے ہدایت پائی اور (تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰہ) کے وسیلہ سے کفایت اور (لَا حَوْلَ) کے واسطہ سے حفاظت۔ تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم جس قدر اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری کریں گے اسی قدر ہم پر انوار و تجلیات، انعام و اکرام کے بادل برسیں گے۔

(مرآۃ المناجیح، کتاب اسماء اللہ تعالیٰ، باب الدعوات فی الاوقات الفصل الثانی، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۴۸ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔)

مومن سے مومن کی ملاقات کے وقت کی دُعا
السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ترجمہ:- تم پر سلامتی ہو۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الأدب، باب کیف السلام (ملخصاً)، رقم الحدیث ۵۱۹۵، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۴۶۹ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت۔ راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

درس :-

بیاریے اسلامی بھائیو! ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے سلام کے لئے اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ بھی کہہ سکتے ہیں مگر جمع کا صیغہ یعنی اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا افضل ہے۔ اس کے علاوہ جتنے طریقے اغیار کے سلام کرنے کے ہیں ان سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ اور جو عام طور پر مسلمانوں میں دیگر طریقے رائج ہو گئے ہیں۔ مثلاً آداب عرض وغیرہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔

سرور کونین ﷺ نے سلام کے بے شمار فضائل بیان کئے ہیں چند احادیث تحریر کی جاتی ہیں۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الأدب، باب کیف السلام، رقم الحدیث ۵۱۹۵/۶، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۷۷۹ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت.) نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ حضور ﷺ نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کیلئے بیس نیکیاں پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ کہا آپ ﷺ نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں (معاذ بن انس کی روایت میں ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ وَمَغْفِرَتُہُ ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے لئے چالیس نیکیاں ہیں۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہر موقعہ محل پر سلام سے غفلت نہ برتیں تاکہ ہم نیکیوں سے محروم نہ رہیں۔ قابل غور بات

ہے کہ اگر کسی کی خوشامد سے ہمیں چند روپوں کا فائدہ ہو تو ہماری زبان اس کی تعریف کرتے نہیں تھکتی مگر اَللّٰهُمَّ عَلَیْکُمْ کہنا ہماری زبان پر بھاری لگتا ہے حالانکہ اس میں ہمارے لئے اجر و ثواب ہے۔

مصافحہ کرتے وقت کی دعا

مصافحہ کرتے وقت درود پڑھنا چاہیے۔

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْفِيْئَةِ ۝

ترجمہ:- اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اتار جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔

(مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت ﷺ، در بیان فوائد صلوة علی النبی، الجزء الاول صفحہ نمبر ۳۲۶ نوریہ رضویہ لاہور)۔

﴿۲﴾ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ (مشکوٰۃ)

فضائل مصافحہ: - طبرانی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے! مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (یعنی سلام کے بعد مصافحہ) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک درخت کے پتے۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

امام مالک نے حضرت عطاء خراسانی سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے! آپس میں مصافحہ کرو دل کی کپٹ (کدورتیں رنجشیں) جاتی رہیں گی۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ الفصل الثالث صفحہ

نمبر ۳۰۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)۔

ابن النجار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے! جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم محبت کے ساتھ اپنے بھائی سے سلام و مصافحہ و معافہ کریں۔ یہ نہ ہو کہ بظاہر تو شریعت پر عمل کریں اور دل میں کدورت اور حسد ہو کہ یہ ظاہر و باطن میں تضاد ہے۔ اور مومن کی شان کے خلاف ہے۔ کامل و اکمل مومن کی شان یہ ہے کہ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! سلام کے بعد مصافحہ کرنا چاہیے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت ہے اور بزرگان دین کا اسی پر عمل رہا ہے ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ ارشاد فرمایا پوری تحیّت (سلام) یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(ترمذی شریف، کتاب الاستیذان والاداب، باب ماجاء فی المصافحۃ، رقم

الحدیث ۲۷۴۰، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۵۳۳۵ دار الفکر بیروت.)

مصافحہ کا طریقہ :- مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی سے ملائے فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے۔ سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے دونوں کے ہاتھوں کے درمیان کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو۔

(ردالمختار، کتاب الخطر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، الجزء التاسع صفحہ

نمبر ۵۴۸ مطبوعہ امدادیہ ملتان.)

بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت تکلف سے کام لیتے ہیں اور انگلیوں ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ وہ اس بارے میں غور کریں کہ اس طرح مصافحہ کی سنت ادا نہیں ہوتی دعوتِ فکر

ہے کہ اگر انہیں دنیاوی مال دیا جائے تو ایسے پکڑتے ہیں کہ چھوڑنے کا نام نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامل طریقے سے شریعت پر کار بند بنادے۔

مصافحہ کرتے وقت مصافحہ کرنے والے درود شریف پڑھیں کہ اس کے بڑے فضائل ہیں درود شریف جو آسان لگے وہ پڑھ لے اس میں کوئی قید نہیں ہے لیکن جو درود شریف پڑھنے کے لئے اس باب میں تحریر کیا گیا ہے اس کی بڑی فضیلت ہے اور مختصر بھی ہے۔ (درود صفحہ نمبر ۵۶) پر دیکھیے جس کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت ﷺ، در بیان فوائد صلوة علی النبی، الجزء الاول صفحہ نمبر ۳۲۶ نور یہ رضویہ لاہور)۔

اس سے بڑی اور کیا بات ہے کہ ہمیں حضور علیہ (الصلوة والسلام) کی شفاعت نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب العزت ہمیں اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فرمائے۔

کسی مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ ۝ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تجھے ہنسا رکھے۔

(بخاری شریف، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، الجزء الاول صفحہ نمبر ۲۶۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)۔

درس:-

بیاریے اسلامی بھائیو! جب اپنے کسی بھائی کو خوش و خرم دیکھیں تو اس کے لئے یہ دعا کریں۔ جو تحریر کی گئی ہے۔

معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائی کی خوشی و فرحت پر حسد نہ کرے بلکہ اس کے لئے دعا کرے کہ تیری زندگی یونہی راحت و مسرت کے ساتھ بسر ہو یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اس دعا میں ہنسنے سے ٹھٹھایا قہقہہ مراد نہیں ہے کیونکہ آواز کے ساتھ قہقہہ مارنا

مکروہ ہے۔ یہاں ضحک سے مراد تبسم یا بغیر آواز کے ساتھ مسکرانا کہ دانت اور عام داڑھیں نظر آجائیں۔

حضرت شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمام حدیثوں سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ بڑی سے بڑی حالتوں اور اکثر اوقات میں تبسم سے آگے تجاوز نہیں فرماتے تھے۔

ممکن ہے کبھی اس سے تجاوز بھی کیا ہو مگر ضحک (تبسم) کی حد سے آگے نہ بڑھے ہوں گے لیکن یہ قہقہہ تو ہر گز نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہ مکروہ ہے۔ اور کثرت کے ساتھ ہنسنے اور اس میں زیادتی کرنے سے آدمی کا وقار جاتا رہتا ہے۔

نبیہتی نے بروایت حضرت ابو ہریرہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضحک فرماتے تھے تو دیواریں روشن ہو جاتی تھیں۔ (مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن و خلقت و جمال، بیان ضحک شریف، الجزء الاول صفحہ نمبر ۹ نوریہ رضویہ لاہور)۔

سُبْحَانَ اللَّهِ! بیشک ایسے شان و کمال سے ہمارے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے متصف فرمایا کہ آپ تبسم فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں ظلمتیں دور ہو جاتیں۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنا منہ کھول کر کسی کے قریب ہنسیں تو وہ ضرور کہے گا۔ اے بھائی ذرا منہ دور رکھیں بد بو آ رہی ہے۔ لہذا یاد رہے کہ اُمتی اُمتی ہوتا ہے اور نبی نبی ہوتا ہے (ﷺ)۔

مغفرت کی دعا دینے پر جواب

عَفَرَ اللَّهُ لَكَ۔ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تیری (بھی) مغفرت فرمائے۔

(مسلم شریف، کتاب البر والصلة، باب فضل صلة أصدقاء الأب الخ رقم

الحديث ۲۵۵۰، الجزء ۴، صفحہ نمبر ۹۷۹ دار احیاء التراث بیروت)۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جو مسلمان بھائی ہمارا خیر خواہ ہو تو ہمیں بھی لازم ہے کہ ہم بھی اس کے خیر خواہ ہوں۔ بلکہ جو ہم سے برائی کرے اس وقت بھی ہمارا عمل یہ ہونا

چاہیے کہ ہم اسے بھلائی کے ساتھ جواب دیں۔

(الحمدرت :- طبرانی میں ہے کہ افضل ترین فضیلت یہ ہے کہ جو تجھ سے توڑے تو اس سے جوڑ۔ اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے دے۔ اور جو تجھے گالی دے تو اس سے درگزر کر۔
(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب، الباب الثالث والحشرون في صلة الرحم الخ، صفحہ نمبر ۷۷ مطبوعہ دار الكتب العلمية بیروت۔)

محسن کا شکریہ ادا کرنے کی دُعا

جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ۝ ترجمہ :- اللہ تعالیٰ تجھے (احسان کرنے کی) جزائے خیر دے
(ترمذی شریف، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی التجارب، رقم الحديث)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی سپاس گزاری میں شکر گزاری کا دامن نہ چھوڑیں وہاں ہمیں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ بظاہر اگر ہمارا کوئی بھائی ہم پر احسان کرے تو ہم اس کا بھی شکریہ ادا کریں۔ اور اس کے لئے دعائے خیر بھی کریں۔ احسان فراموشی سے کام نہ لیں۔

(الحمدرت :- مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ ۝

ترجمہ :- جس شخص نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا
(اپنے محسن کے لئے دعا کرنے کا فائدہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ دعا کرنے والے نے اس کا حق ادا کر دیا۔

(ترمذی شریف، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی قبول الهدیۃ، الخ، رقم

الحديث ۱۹۶۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۳۸۳ دار الفکر بیروت۔)

(الحمدرت :- ترمذی نے اُسامة بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ فرمایا! رسول اللہ ﷺ نے! جس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کے لئے یہ

کہا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا o تو پوری ثنا کر دی۔

(ترمذی شریف، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الشاء المعروف، رقم الحديث ۲۰۴۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۷۱ دار الفکر بیروت.)

ہدیہ لیتے وقت کی دُعا

بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ اَهْلِكَ وَمِلَّتِكَ o (بخاری، راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)
ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تیرے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ہدیہ دینا بڑی فضیلت کی بات ہے اس کی حکمت ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ:-

(الحمدرُ :- امام بخاری نے الادب المفرد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے! باہم ہدیہ دو کہ اس سے محبت ہوگی۔
(الادب المفرد، باب قبول الهدیۃ، رقم الحديث ۶۵۷، صفحہ نمبر ۶۸ مطبوعہ دار الحديث بوہڑ گیٹ ملتان.)

(الحمدرُ :- ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے! کہ ہدیہ دو کہ اس سے سینے کا کھوٹ دور ہوتا ہے۔ اور پڑوس والی عورت پڑوس کے لئے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگر چہ بکری کا کھڑ ہو۔ (بہار شریعت)

(الحمدرُ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے امام بخاری نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ (الصلوۃ والسلام) خوشبو کو واپس نہیں فرماتے اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے پاس پھول پیش کیا جائے تو واپس نہ کرے کہ اٹھانے میں ہلکا ہے اور بواچھی ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الہبۃ وفضلہا، باب ما لا یرد من الہدیۃ)

ہدیہ کا قبول کرنا سنت ہے ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں ہدیہ کو رواں دواں دیں۔ تاکہ

ہمارے اندر آپس میں محبت و موافقت کی فضا قائم ہو۔ اگرچہ تھوڑی سی چیز میسر ہو تو وہی بطور ہدیہ دے دیں یہ نہ سمجھیں کہ ذرا سی چیز کیا ہدیہ کی جائے یا کسی نے تھوڑی چیز ہدیہ کی تو اسے نظر حقارت سے نہ دیکھیں بلکہ خلوص کے ساتھ قبول کر لیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ! اسلامی تعلیمات میں کتنی نعمتیں مضمّن ہیں۔ دیکھئے ہمیں تعلیم دی گئی کہ جو ہدیہ دے اس کے اہل و عیال مال و منال کے لئے برکت کی دعا کریں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو ہدیہ کی صورت میں خرچ کرنا بھی نیکی کا کام ہے اور جو شخص اپنا مال نیک کام میں خرچ کرے تو وہ مال اس کے لئے نعمت و رحمت ہے گویا مال میں برکت کی دعا کرے ہدیہ لینے والا یہ بات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ یا رب العالمین تیرے اس بندے نے مجھے ہدیہ دیا تیرے دیئے ہوئے مال کو تیرے محبوب کی تعلیم کے مطابق خرچ کیا تو اس کے مال میں اور زیادہ برکت دے۔ تاکہ تیری راہ میں مال خرچ کرتا رہے۔ اور اجر و ثواب پاتا رہے۔ بے شک جو اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

(الاحمدیۃ :- اَلَسَّخِيُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ)

ترجمہ:- سخی اللہ تعالیٰ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے۔ آگ (جہنم) سے دور ہے۔

(ترمذی شریف، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی السخاء، رقم الحدیث

۱۹۶۸، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۳۸ دار الفکر بیروت.)

ادائے قرض کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۝ (المستدرک، کتاب الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيْرِ، دُعَاءُ قِضَاءِ الدِّیْنِ، رقم

الحدیث ۲۵۱۶، الجزء الثاني صفحہ نمبر ۲۳۰ دار المعرفہ بیروت.)

ترجمہ:- اے اللہ مجھے کفایت دے اپنا حلال رزق دے کہ حرام رزق سے بچا اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کر دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بلا ضرورت قرض بالکل نہ لیں۔

(الحدید ۸):- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں قرض لینے سے اجتناب کرو کیوں کہ وہ رات کے وقت رنج و فکر پیدا کرتا ہے۔ اور دن کو ذلت میں مبتلا کرتا ہے۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

اگر ضرورتاً قرض لے تو لیتے وقت واپس دینے کا ارادہ رکھے۔

(الحدید ۸):- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرض کو ادا کر دے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ قرض خواہ کو راضی کر دے گا) اور جو قرض لے کر ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا اور اسی حالت میں مر جاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو نے خیال کیا تھا کہ میں اپنے بندے کا حق تجھ سے نہیں لوں گا پھر مقروض کی کچھ نیکیاں قرض خواہ کو دی جائیں گی۔ اور اگر مقروض نے نیکیاں نہ کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ لے کر مقروض کو دے دیئے جائیں گے۔ (حاکم)

اس دعا میں مومن کے لئے بڑی نصیحت ہے کہ اگر وہ کبھی ضرورتاً قرض لے لے اور حالات سازگار نہ رہیں۔ خستہ حالی کا ڈیرہ لگ جائے مگر پھر بھی وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس کی بارگاہ میں یہی عرض کرتا رہے کہ یا رب العزت تو ہی خیر الرازقین ہے۔ میں تیری ہی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ تو مجھے حلال رزق اس کفایت کے ساتھ عطا فرما کہ میں قرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔

غور کیجئے بندہ مؤمن اس معاشی بد حالی میں بھی حرام مال چوری، ڈاکے سے گریز کرتا

ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے خوشی اور قرض کی سبکدوشی کے لئے عرض کرتا ہے۔ کیوں کہ مؤمن کی شان یہی ہوتی ہے کہ حالات کیسے بھی بگڑ جائیں لیکن وہ شریعت کا دامن نہیں چھوڑتا۔

ادائے قرض پر قرض خواہ کی دعا

أَوْفَيْتَنِي أَوْفِي اللَّهُ بِكَ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تجھے پورا ثواب عطا فرمائے کہ (تو نے) میرا پورا قرض ادا کیا۔

(بخاری شریف، کتاب الوکالۃ، باب وکالۃ الشاہد الخ، رقم الحدیث)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دعا سے معلوم ہوا کہ قرض خواہ کو جب مقرض اس کا قرض واپس لوٹائے تو قرض خواہ مقرض کے لئے ثواب کی دعا کرے کیوں کہ مقرض کی وجہ سے قرض خواہ کو بے شمار ثواب ملایا اس کا بدلہ ہے۔

(الاحمدیہ :- ارشاد فرمایا گیا جس نے تنگ دست کو ایک معین مدد کے لئے قرض دیا تو مقررہ وقت آنے تک قرض خواہ کے لئے ایک صدقہ (یعنی ایک ثواب کا ثواب ملے گا) ہے۔ (مسند امام احمد، راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

جن کے رزق میں اللہ تعالیٰ نے کشادگی دی ہے انہیں چاہئے کہ اپنے حاجت مند مسلمان بھائی کی حاجت کے وقت کام آئیں۔ اسی لئے قرض دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(الاحمدیہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

نَ كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ ۝ ترجمہ:- ہر قرض صدقہ (ثواب کی چیز) ہے

(شعب الایمان، فی رجل مات وتک دیناراً، الخ، رقم الحدیث ۳۵۶۳، الجزء

الثالث، صفحہ نمبر ۲۸۲ دار الکتب العلمیہ بیروت.)

لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ وہ شخص جو جو اکیلے کا عادی ہے۔ یا نشہ باز ہے یا دھوکہ باز غاصب ہے کہ قرض لے کر ادا نہ کریگا یا پہلے دو شخص جو اکھیل کر یا نشہ کر کے مال ختم کر دیں گے، ایسے آدمیوں کو قرض نہ دیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مقرض جب قرض خواہ کو قرض واپس لوٹائے تو قرض خواہ اس کے لئے ثواب کی دعا کرے کیوں کہ قرض لے کر واپس کر دینا یہ بھی بڑی سعادت ہے کہ قرض کا لوٹنا فرض ہے۔ اور قدرت کے باوجود نہ دینا حرام لہذا وہ حرام سے بچ کر قرض ادا کرتا ہے۔ جس میں اس کے لئے اجر و ثواب ہے۔ قرض لے کر ادا نہ کرنا بہت فتنہ و شیخ فعل ہے۔ جس میں دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی ہے۔

(الحدید :- ابو داؤد و نسائی شریف رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ مالدار کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا اس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ جس سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے ان کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر قرض چھوڑ کر مر جائے اور اس کے ادا کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو۔

البتہ ہمارے اندر یہ جذبہ ہونا چاہیے کہ اگر کوئی ہمارا بھائی واپس دینے کے قابل نہ ہو نہایت ہی مفلس و محتاج ہو تو ہم بھلائی سے کام لیں۔ اور قرض کو معاف کر دیں۔ بلاشبہ یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

(الحدید :- صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اُسے نجات بخشے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا معاف کر دے۔ (بہار شریعت)

(تفصیلی مسائل و فضائل کے لئے بہار شریعت حصہ یازد (۱۱) ہم دیکھئے)

غصہ آنے کے وقت کی دعا

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

ترجمہ:- میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری۔ راوی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ)

درس :-

پیادے اسلامی بھائیو! غصہ کیا ہے اس بارے میں اچھی طرح ذہن نشین رکھیے کہ غصہ بذات خود نہ اچھا ہے نہ بُرا درحقیقت غصہ کی اچھائی اور برائی کا دار و مدار موقع اور محل کی اچھائی اور برائی پر ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ قبرستان سے گذر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان قبرستان میں طنبورہ (ستار نما ساز) سے دل بہلا رہا ہے۔ آپ نے اس پر افسوس کیا اور فرمایا! اے نوجوان یہ عبرت کی جگہ ہے۔ بجائے اس کے کہ تم یہاں آ کر عبرت حاصل کرتے یہاں غفلت کے کام میں مشغول ہو یہ بات سُن کر اس نوجوان کو غصہ آ گیا۔ اور طنبورہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر دے مارا۔ طنبورہ سر پر لگنے سے ٹوٹ گیا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کرنے پر اس نوجوان کو غصہ آ جانا بے موقع تھا۔ اس نوجوان کو بجائے غصہ کے نصیحت کو سُن کر اس پر عمل کرنا چاہیے تھا۔ ایسے غصہ کو ہی حدیث میں برا کہا گیا ہے۔

کیوں کہ ایسے بے جا غصے سے اکثر اوقات قتل بھی ہو جاتا ہے۔ بھائی بھائی کی جدائی ہو جاتی ہے میاں بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے لہذا ایسے بے موقعہ غصے سے اجتناب کرنا چاہیے جب بے محل غصہ آئے تو اس سے بچنے کا طریقہ ہمیں بتایا گیا ہے۔ اور ایسے غصہ سے اپنے آپ کو محفوظ کر لینا بہت بڑی فضیلت کی بات ہے آئیے احادیث شریف کی روشنی میں ہم استفادہ کرتے ہیں۔

(الاحمدیہ :- ارشاد فرمایا گیا :- غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے لہذا جب کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے دوسری روایت میں آیا جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا چائے تو فہماور نہ لیٹ جائے۔) (ابوداؤد شریف، کتاب الادب، باب مایقال

عند الغضب، رقم الحديث ۴۷۸۲، ۴۷۸۳، الجزء الرابع، صفحہ نمبر ۲۸/۳۲۷ دار احیاء التراث بیروت۔

جو ایسے بے محل اور شیطانی غصہ آ جانے پر اپنے آپ کو قابو میں رکھتا ہے بے شک وہ بہت بڑا پہلوان ہے۔ اور ایسے غصہ پر قابو پا لینے میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے۔

(الحمدرت :- ارشاد فرمایا گیا: قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو کہ دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ قوی وہ ہے جو (بے محل) غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ دوسری روایت میں فرمایا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے جس بندہ نے غصہ کا گھونٹ پی لیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔ (بخاری و احمد بحوالہ بہار شریعت)

(تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ شانز (۱۶) دھم کا مطالعہ کریں) ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ (السلام) کی خدمت میں عرض کی کہ زمین و آسمان میں سب سے سخت ترین چیز کیا ہے؟

ارشاد فرمایا! ہر شے سے سخت ترین چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب ہے کہ اس سے دوزخ بھی لرزتی ہے۔

اس شخص نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ارشاد فرمایا! غصہ پر قابو پانا کیونکہ غصہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔

(منہج شریف)

یاد رکھیے بے محل اور بے موقع غصہ جس کی شریعت نے مخالفت کی ہے اس غصہ کے آنے پر انسان شیطان کے لئے گیند کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کو جہاں چاہتا جیسے چاہتا ہے بھٹکائے پھرتا ہے یہی وجہ ہے کہ غصہ میں انسان اپنے پرانے اور عزت و آبرو بلکہ ایمان و کفر میں بھی تمیز نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس برائی سے مامون فرمائے۔ لہذا ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی پناہ

طلب کی جائے بے شک وہی ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ فرمانے والا ہے۔

وسوسہ دور کرتے وقت کی دعا

اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کا کوئی ہمسرہ ہے، میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب دل میں وسوسہ آئے چاہے اعتقاد کے متعلق ہو یا اعمال کے تو اس دعا کو کُفُوًا اَحَدٌ تک پڑھ کر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھکا دیں اور پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھیں جب تھکانے سے قبل کی دعا پڑھے گا تو وہ تمام فاسد وسوسے جو عقائد کے متعلق ہوں گے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی احدیت و صمدیت کا بیان ہے۔ اور جب تعوذ پڑھے گا تو وہ سارے وسوسے کا فور ہو جائیں گے جو اعمال کے متعلق ہیں۔

یاد رہے کہ شیطان جہاں مسلمان کو قضا و قدر کے متعلق گمراہ کرنے کی کوششیں کرتا ہے وہاں وضو نماز وغیرہ دوسرے اعمال میں بھی وسوسے ڈالتا ہے۔ ولہٰذا ایک شیطان ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کا وضو ہو اور اسے شک ہے کہ میرا وضو ہے یا نہیں تو دوبارہ وضو کرنا بہتر ہے نہ کرے تو بھی حرج نہیں۔ اور اگر شیطان لعین کے وسوسہ میں مبتلا ہو تو ہرگز وضو نہ کرے۔ کہ یہ احتیاط نہیں بلکہ شیطان کی پیروی ہے۔

(بہار شریعت، حصہ دُوم، وضو کے متفرق مسائل وضو توڑنے والی

چیزیں، ملخصاً، ۹۶/۹۱ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)۔

اسی طرح نماز میں بھی شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔

(الاحمد رش :- بخاری و مسلم و امام مالک و ابوداؤد و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز (رتخ خارج کرتا ہوا) مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے نہ پہنچے جب اذان پوری ہو جاتی ہے چلا آتا ہے۔

پھر جب اقامت کہی جاتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب پوری ہو لیتی ہے پھر آ جاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے۔ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو۔ فلاں بات یاد کرو جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کتنی (رکعت) پڑھیں۔

(بخاری شریف، کتاب التہجد، باب اذالم یدرکم صلی الخ، الجزء الاول صفحہ نمبر ۱۶۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)۔

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر نماز کو پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو جواب یوں دیتے ہیں کہ جناب کیا کریں ہم نماز پڑھتے تھے لیکن جب بھی ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو طرح طرح کے وسوسے ہمارے دلوں میں آنے شروع ہو جاتے چنانچہ ہم نے سوچا کہ ایسی نماز کیا پڑھیں جس میں وسوسے آئیں۔ ایسے لوگوں کے لئے عرض ہے کہ وہ قرآن و احادیث یا ائمہ کرام ہی کا کوئی قول ہمیں بتادیں جس میں یہ بات مذکور ہو کہ جب نماز میں وسوسے آئیں تو نماز چھوڑ دے تو وہ حضرات یہ قول ہرگز پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ قیاس فاسدہ کیسے کر لیا۔ کیا آپ مجتہد ہیں۔ ویسے بھی واضح حکم کے ہوتے ہوئے قیاس کی اجازت ہرگز نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نماز میں اپنے لشکر کی تیاریوں کے متعلق سوچتا ہوں۔ اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بحالت نماز سوچ و بچار کرنا چاہیے بلکہ مقصود یہ بتانا ہے کہ چونکہ اس سے بچنا بہت دشوار ہے تو اگر نماز کی حالت میں کسی کام کے متعلق خیال آجائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دورانِ نماز

سوچ بچار کیا جائے بلکہ حتی المقدور وسوسوں کو دفع کرنے کی کوشش کرے۔ کہ نماز میں وسوسہ آنے پر اس کو دفع کر کے نماز میں انہماک رکھنا یہ بھی ثواب ہے۔ کہ وہ نمازی نفس امارہ و شیطان سے جہاد کرنے والا ہے۔ کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نمازی کو نماز سے غافل کرنے والی ہیں۔

لہذا یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر نماز کے ارکان وغیرہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے اور اگر دوران نماز کسی بات کا خیال آجائے اور وہ سوچنے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن یاد آنے پر اسے دفع کرے اور نماز کی طرف توجہ لگائے۔ ہاں اگر نمازی نماز میں ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا تو اب سجدہ سہو کرے گا۔ کیوں کہ ارکان میں تاخیر ہوئی آخر میں عرض ہے کہ ہمیں وسوسوں کو چھوڑنا چاہیے نہ کہ نماز کو چھوڑ دیں۔

(فیوض الباری، ابواب التہجد، باب تفکر الرجل الخ (ملخصاً) الجزء الخامس پارہ ۵، صفحہ نمبر ۵۹/۶۰ مطبوعہ مکتبہ رضوان لاہور۔)

(تفصیلی مسائل کے لئے فیوض الباری فی شرح صحیح بخاری پارہ پنجم دیکھئے)

تھکن کے وقت کی دعا

﴿۱﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار تمام پاکیاں اللہ تعالیٰ کے لئے

﴿۲﴾ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے

﴿۳﴾ اَللَّهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے

(بخاری شریف، کتب المناقب، باب مناقب علی رضی اللہ عنہ، الجزء الاول، صفحہ نمبر ۵۲۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔)

درس:-

بیادے اسلامی بھائیو! اس دعا میں تسبیح و تحمید و تکبیر سب کی تعداد ملکر سو (۱۰۰) بار ہوتی ہے۔ اسے تسبیح فاطمی بھی کہتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

مسند امام احمد میں بروایت حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ثابت ہے۔ کہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس میں اس غرض سے آئیں کہ وہ حضور ﷺ سے ایک باندی حاصل کریں جو خدمت کرے۔ منقول ہے کہ سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے دست مبارک چلکی پینے اور پانی کھینچنے سے سرخ ہو گئے تھے اور ان کے چہرہ مبارک کا رنگ جھاڑو دینے کے غبار سے اور کھانا پکانے کے دھوئیں سے متغیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ جب وہ آئیں تو حضور ﷺ کو گھر میں موجود نہ پایا۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:-

میری صاحبزادی کیوں آئی تھیں بتایا گیا باندی مانگنے آئی تھیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ خود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ تم باندی چاہتی ہو۔ حالانکہ اس وقت کوئی باندی موجود نہیں ہے اور جب کہیں سے آئے تو بتانا ہم تمہیں عنایت فرمادیں گے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے فاطمہ دنیاوی محنت و مشقت بہت آسان ہے جس طرح بھی گزرے۔ اے فاطمہ حق تعالیٰ کی بندگی اور تقویٰ اختیار کرو اور اپنے شوہر کی خدمت گزاری کرو۔ میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو خادمہ سے بہتر ہے وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے ۳۳ مرتبہ اللہ کی تسبیح کرو اور ۳۳ مرتبہ اس کی حمد کرو اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

(مدارج النبوت)

اس حدیث سے ہمیں بہت سی نصیحتیں ملیں ایک یہ ہے کہ اگر شادی شدہ بیٹی اپنے والد سے گھر یلو پریشانیاں ظاہر کرے تو والد کو چاہیے کہ اسے تسلی دے اور صبر کی تلقین کرے۔ اگر صاحب حیثیت ہو تو اس کی اعانت کرے اور اسے آخرت کی فکر دلائے مگر آج کل معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ایسی صورت میں باپ اپنی بیٹی کو گھر روک لیتا ہے اور اس کے شوہر کو برا بھلا کہتا ہے۔ جس سے گھر اُجڑ جاتے ہیں۔ یہ نادانی کی بات ہے

کہ اپنی بیٹی کا گھرا جاڑ کر سمجھتا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کے ساتھ بھلائی کی ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بعض امراء اپنی جسمانی تھکن دور کرنے کے لئے خدمت گار رکھتے ہیں اور انسان سے اپنی جسم کی مالش کرواتے ہیں، اپنے جسم کو دبواتے ہیں۔ اور بعض لوگ جو صاحبِ حیثیت نہیں وہ راتوں کو سڑکوں پر فٹ پاتھوں پر مالش والوں سے مالش کرواتے ہیں لیکن اس وقت وہ اپنے ستر کا بالکل خیال نہیں رکھتے کہ ان کے گھٹنے بلکہ رانیں تک کھلی رہتی ہیں اس فعل سے بچنا لازمی ہے کیونکہ اپنا ستر عورت (جسم کا وہ حصہ جس کا چھپانا واجب ہے) دوسرے کے سامنے بلا ضرورت کھولنا حرام ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اپنی معمولی سی تھکن کی خاطر ایک بڑے گناہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

خدمت گار یا عام مالش والوں کی وجہ سے صرف جسمانی طور پر راحت و سکون ملتا ہے۔ لیکن اللہ کے ذکر اور شاکر کرنے سے جسمانی کے ساتھ ساتھ روحانی راحت بھی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝

(قرآن مجید، سورۃ رعد آیت نمبر ۲۸، پارہ نمبر ۱۳)

ترجمہ:- سن لو اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی میں دلوں کا چین ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تھکن دور کرنے کے ناجائز طریقوں سے محفوظ فرمائے اور شریعت کے مطابق اللہ کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

چھینک آنے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۝ ترجمہ:- تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کو چھینک آئے تو متذکرہ دعا پڑھئے کہ یہ دعا

سنت کی ادائیگی میں کفایت کرتی ہے۔

﴿۱﴾ صاحبِ مِرَاۃِ رَحْمَۃِ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۝ کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

﴿۱﴾ حضرت علیؓ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جو کوئی چھینک آنے پر یوں کہے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ تو اسے کبھی داڑھ اور کان کا درد نہ ہوگا۔

چھینک کے وقت اپنا پورا چہرہ یا پورا منہ کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لینا سنت ہے کہ اس سے رطوبت کی چھینٹیں نہ اڑیں گی اور اپنے یا دوسرے کے کپڑے خراب نہ ہوں گے اور چھینک کی آواز حتی الامکان پست کرنا بھی سنت ہے۔ لہذا چھینک کی آواز پست ہو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کی بلند ہو۔ (مِرَاۃِ الْمَنَاجِیْح، کتاب الادب، باب العطاس

والتثاؤب، الفصل الثانی صفحہ نمبر ۳۹۶ ضیاء القرآن لاہور کراچی)۔

بعض لوگ بلند آواز سے چھینکتے ہیں اُن کو احتیاط کرنی چاہئے بالخصوص لوگوں کے اجتماع میں اور اس سے زیادہ احتیاط مسجد میں کرنی چاہئے۔

چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کے لئے دُعا
یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ۝ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔

(بخاری شریف، کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یسْمُتُ، الجزء الثامن، صفحہ

نمبر ۵۰ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت)۔

درس:- پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی چھینکنے پر الحمد للہ کہے تو سننے والے پر

جواب دینا واجب ہے (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، الجزء

التاسع، صفحہ نمبر ۵۹۳ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)۔ یعنی وہ یَرْحَمُکَ

اللہ ہے۔

چھینک آنے پر کوئی جواب دینے

والانہ ہوتا اس وقت کی دُعا

يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ ۝ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

(مِراۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتأؤب، الفصل الاول، الجزء السادس صفحہ نمبر ۳۹۴ ضیاء القرآن لاہور۔)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! چھینک آنے پر جب کوئی الحمد للہ کہے اور کوئی جواب دینے والا نہ ہو تو چھینکنے والا متذکرہ دعا پڑھے کیونکہ فرشتے اُس کی چھینک کا جواب دیتے ہیں چھینکنے والا اُن کی نیت سے دُعا کرے۔ (مِراۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتأؤب، الفصل الاول، الجزء السادس صفحہ نمبر ۳۹۴ ضیاء القرآن لاہور۔)

غائب شخص کی چھینک پر جواب دینے کی دُعا

يَرْحَمُكَ اللَّهُ اِنْ حَمَدْتَ اللَّهَ ۝

ترجمہ:- اگر تو نے اللہ کی حمد کی ہو تو اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

(مِراۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والتأؤب، الفصل الاول، الجزء السادس صفحہ نمبر ۳۹۴ ضیاء القرآن لاہور۔)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! کسی شخص نے دیوار کے پیچھے چھینک ماری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متذکرہ دعا پڑھی البتہ اگر ایسے شخص کی آواز کے ساتھ الحمد للہ کی آواز بھی آجائے تو پھر يَرْحَمُكَ اللَّهُ یا يَرْحَمُهُ اللَّهُ کہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ جو چھینک آنے پر اللہ کی حمد نہ کرے تو اُسے جواب نہیں دیا جائے گا جیسا کہ احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

(الحدیث :- حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے راوی۔ فرمایا چھینکنے والے کو تین بار جواب دو پھر جو زیادہ کرے تو اگر چاہو جواب دو اگر چاہو تو جواب نہ دو۔ (ترمذی شریف، کتاب الأدب، باب ماجاء کم یشمست العاطس، رقم الحدیث ۲۷۵۳، الجزء الرابع صفحه نمبر ۳۴۲ دار الفکر بیروت۔) صاحب مراۃ علیہ (الرحمۃ فرماتے ہیں مسلمان کو تین چھینکوں کا جواب دینا سنت ہے مگر چوتھی چھینک کا جواب دینا سنت نہیں تمہاری مرضی پر ہے لیکن اگر جواب دیا تو انشاء اللہ ثواب ملے گا کہ مسلمان کو دینا عبادت ہے (دوسری بات یہ ہے کہ حدیث مبارک میں) یہ ارشاد نہ ہوا کہ خود چھینکنے والا چوتھی چھینک پر الحمد للہ کہے یا نہ کہے ظاہر یہ ہے کہ کہے کیونکہ حمد الہی بہتر ہی ہے۔ (مراۃ المناجیح، کتاب الأدب، باب العطاس والثاؤب، الفصل الثانی، صفحه نمبر ۳۹۳ ضیاء القرآن لاہور کراچی۔)

چھینک کا جواب دینے والا اگر

کافر ہو تو اس وقت کی دعا

يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَيُصْلِحْ بِاَلْكُمُ ۝

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

(ترمذی شریف، کتاب الأدب، باب ماجاء کیف تشمیت الخ، رقم الحدیث ۲۷۴۸، الجزء الرابع صفحه نمبر ۳۳۹ دار الفکر بیروت۔)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! یہود نبی کریم ﷺ کے پاس چھینکا کرتے تھے (یعنی دیدہ دانستہ ناک میں تنکا ڈال کر) اس اُمید پر کہ رسول اللہ ﷺ ان سے فرما دیں۔ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ یعنی اللہ تم پر رحم کرے مگر تاجدارِ مدینہ ﷺ ان کلمات کے بجائے (يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَيُصْلِحْ بِاَلْكُمُ ۝) فرماتے پس معلوم ہوا کہ رحمت و مغفرت صرف مسلمانوں کے لئے ہے البتہ کفار کے لئے ہدایت کی دعا کر سکتے ہیں کہ وہ ہدایت

پاکر ایمان قبول کر لیں۔

جب کوئی چھینک کا جواب دے تو چھینکنے والے کی اسکے لئے دُعا

يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

(ترمذی شریف، کتاب الأدب، باب ماجاء كيف تسميت الخ، رقم الحديث ۲۴۹، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۳۴۰ دار الفکر بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! چھینکنے والے کو الحمد للہ کہنا سنت اور جو کوئی دوسرا سُنے اُس کو جواب دینا واجب پھر چھینکنے والے کو جواب دینے والے کے لئے دُعا کرنا مستحب ہے یعنی وہ دُعا کرے جو اوپر ذکر کی گئی۔

چونکہ چھینک اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لہذا اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیے بس اس حمد سے اُس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کی لہذا اسنے والے نے اُسے دُعا دی اس طور پر اُس نے چھینکنے والے پر احسان کیا لہذا احسان کا بدلہ احسان سے ادا کرتے ہوئے چھینکنے والے نے جواب دینے والے کو دُعا دی غرض یہ کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں میں حکمتوں کے خزانے پنہاں ہیں۔

جماہی کے وقت کی دُعا

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

ترجمہ:- نہیں طاقت (گناہوں سے بچنے کی) اور نہیں قوت (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند و بالا عظمت والا ہے۔

(الحدید: ۲) جب کوئی جماہی (یا جمائی) لیتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الأدب، باب اثاؤب الخ، الجزء الثامن، صفحہ نمبر ۵۰ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت.)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جماعتِ سُستی کی علامت ہے اس سے جسم میں بخودطاری ہوتا ہے چھینک رب تعالیٰ کو پسند ہے اور جماعتِ شیطانی کو پسند ہے اس لئے حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام کو جماعت بھی نہیں آئی۔

جماعتی دفع کرنے کی تین تدبیریں ہیں ﴿۱﴾ جب جماعتی آنے لگے تو ناک کے ذریعے زور سے سانس نکال دے۔ ﴿۲﴾ یا نیچے کا ہونٹ دانتوں میں دبائے ﴿۳﴾ یا یہ خیال کرے کہ حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام کو جماعت نہیں آتی۔ جب جماعت نہ رکے تو بائیں ہاتھ کی تھیلی یا انگلیوں کی پشت منہ پر رکھ لے کیونکہ حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا کہ:-

جب تم میں سے کوئی جماعتی لینے لگے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے ورنہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف، کتاب الزہد والرقائق، باب تشمیت العاطس وکراہیۃ التثاؤب، رقم الحدیث ۲۹۹۵، صفحہ نمبر ۱۵۹۷ ادارین حزم بیروت۔)

بعض لوگ جماعتی لیتے وقت منہ سے قہقہہ سے ملتی جلتی عجیب و غریب آواز نکالتے ہیں یہ ناپسندیدہ ہے لہذا اس سے احتیاط کی جائے بالخصوص مسجد میں یونہی بعض لوگ مسجد میں ڈکار اس قدر بلند آواز سے لیتے ہیں گویا کہ کوئی بکرا ذبح کیا جا رہا ہے کھانسی کے متعلق بھی چاہئے کہ مسجد میں بلا غد نہ کھانے بلکہ غدر کی صورت میں بھی یہی کوشش کرے کہ کھانسی کی آواز بلند نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آدابِ مسجد کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ آخر میں عرض ہے کہ جماعتی کے وقت کی دُعا مجھے کتابوں میں نہیں ملی حدیث مبارک کی روشنی میں یہ دُعا لکھ دی کہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جماعتی میں شیطانی اثر پایا جاتا ہے لہذا شیطانِ لعین کو بھگانے کیلئے مذکورہ دُعا لکھ دی گئی ہے۔ جماعتی لیتے وقت ہاتھ رکھ لینے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ گرد و غبار اور کیڑے مکوڑے منہ میں داخل نہ

ہوں گے کیونکہ اس وقت منہ کھل جاتا ہے۔

کوئی بھی نیا کام شروع کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَہَاوَمَرْسَہَاطِ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(قرآن مجید، سورۃ ہود آیہ نمبر ۴۱، پارہ نمبر ۱۲)

ترجمہ:- اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا

مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

علم میں اضافے کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (قرآن مجید، سورۃ طہ آیہ نمبر ۱۱۲، پارہ نمبر ۱۶)

ترجمہ:- اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (کنز الایمان)

کفر کی نشانی ﴿مثلاً مندر۔ گرجا۔

گردوارہ وغیرہ﴾ دیکھتے وقت کی دعا

اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہًا وَّاَحِدًا اَلَا نَعْبُدُ

اِلَّا اِیَّاهُ (غنیۃ الطالبین)

ترجمہ:- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی

شریک نہیں۔ وہ معبود یکتا ہے ہم عبادت نہیں کرتے مگر صرف اسی کی۔

درس:-

پیاری اسلامی بھائیو! مندر ہندوؤں کی اور گرجا عیسائیوں کی اور گردوارہ سکھوں

کی پوجا گاہ کا نام ہے۔ اور یہ لوگ بلاشبہ کافر ہیں اور ان کی پوجا گاہیں کفر کی نشانیاں

ہیں۔ یہاں پر کفر و شرک ہوتا ہے لہذا ان کی عمارتوں کو دیکھ کر یہ دعا جو اوپر تحریر کی ہے پڑھی

جائے۔

حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت فرمائی کہ

سرورِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جو کفر کی کوئی بات دیکھے یا سُنے اور اس وقت مندرجہ بالا دعا پڑھے تو (أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بَعْدَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ) دنیا میں جتنے مشرکین مرد و عورتیں ہیں ان سب کی تعداد کے برابر اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مندرجہ کے گھنٹے اور سنکھ (ناقوس یعنی بڑی کوڑی جو مندروں میں بجائی جاتی ہے) کی آواز اور گرجا وغیرہ کی عمارت کو دیکھ کر بھی یہ دعا پڑھے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۶۸ مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار)۔

اندازہ لگائیے کہ روئے زمین پر کتنے مشرک مرد و عورتیں ہوں گی کہ چھٹانک بھر زبان کو اتباعِ مصطفیٰ ﷺ میں حرکت دینے سے کروڑ ہا نیکیاں ہمارے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ اے عاجز انسان یہ نہ سوچ کہ دعا اتنی مختصر اور اجر و ثواب اتنا کثیر بس یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھ کہ جو ذاتِ مقدس ثواب عطا فرمانے والی ہے وہ ہر عجز و نقص سے منزہ و مبرا ہے۔ تو مانگتے مانگتے تھک جائے لیکن وہ ذاتِ مقدس دیتے دیتے نہ تھکے۔ اس کی رحمتوں کے خزانے لا محدود ہیں۔

مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ما يقول اذا رأى مُبْتَلًى، رقم الحديث ۳۴۴۲، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۷۲ دار الفکر بیروت)۔
ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا۔ اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔

درس:-

بیادِ اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

برادرِ مولانا حسن رضا خان صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ایک طبیب کو لائے۔ کیونکہ مجھے بخار بہت شدید تھا۔ اور کان کے پیچھے گلٹیں (گانٹھ یا غدود وغیرہ) ہو گئی تھیں۔ ان دنوں شہر بریلی میں مرضِ طاعونِ بشت تھا۔ طبیب صاحب نے مجھے دیکھ کر کئی مرتبہ کہا۔ یہ وہی ہے (یعنی طاعون ہے) میں بالکل کلام نہیں کر سکتا تھا اس لئے انہیں جواب نہ دے سکا حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ طبیب صاحب غلط کہہ رہے ہیں۔ نہ مجھے طاعون ہے اور نہ کبھی انشاء اللہ العزیز ہوگا۔ اس لئے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر وہ دُعا پڑھ لی ہے جو حضور سرورِ کائنات ﷺ نے تعلیم فرمائی۔

آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر دُعا (الحمد لله الذی عافانی الخ) پڑے گا وہ اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ پھر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ہر انسانی و آسمانی بلا میں مبتلا کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھ سکتا ہے۔ لیکن تین چیزوں میں یہ دُعا نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ زکام:- کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

﴿۲﴾ کھجلی:- کہ اس سے امراضِ جلد یہ اور جذام وغیرہ کا انداد ہو جاتا ہے۔

﴿۳﴾ آشوبِ چشم:- کہ یہ نابینائی کو دفع کرتا ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، حصہ اول صفحہ نمبر ۳۳/۴ مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار۔)

کیوں کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ ان تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو اس دُعا کو پڑھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اتنی آواز کے ساتھ نہ پڑھے کہ مصیبت زدہ سُن لے کیوں کہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنے سے اس کی دل شکنی ہوگی۔

نیا چاند دیکھتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اٰهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِاَيْمٰنٍ وَّالْاَيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَاِلِسْلَامٍ رَبِّیْ

وَرُبُّكَ اللَّهُ ۝ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند رؤیة الهلال، رقم الحدیث ۳۴۶۲، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۸۱ دار الفکر بیروت.)

ترجمہ:- یا الہی اس چاند کو ہم پر برکت کے ساتھ اور ایمان و سلامتی اور اسلام (اے پہلی رات کے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔
درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ہلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ لہذا پہلی رات کے چاند کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔ مشرکوں کے معبودانِ باطلہ بے شمار تھے اور اب بھی انہوں نے اپنے بہت سے جھوٹے معبود بنائے ہوئے ہیں۔ نمرود کے زمانے میں لوگ چاند کو رب مانتے تھے۔ لیکن رسول اکرم ﷺ کا اُمّتی چاند دیکھ کر اس کے نہ صرف رب ہونے کا انکار کرتا ہے بلکہ مشرکوں کا بھی ردِ بلیغ کرتا ہے کہ اے چاند تو رب نہیں ہے۔ بلکہ تیرا اور میرا رب، ربِ ذوالجلال ہے جو خالق کائنات ہے بہت سے لوگ تجھے معبود مان کر گمراہ ہوئے لہذا میں اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مالکِ حقیقی خداوندِ قدوس سے اپنے ایمان و اسلام کی سلامتی چاہتا ہوں۔ اور عقائد کے علاوہ اُن اعمال کی آرزو رکھتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کہ میری زندگی کا مقصد و رضائے الہی ہے۔ کیونکہ میں اس نبی کریم ﷺ کا اُمّتی ہوں جس کی انکشتِ مبارکہ سے چاند دو ٹکڑے ہوا۔

معلوم ہوا کہ اس دعا کو پڑھ کر بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و ربوبیت کی شہادت دیتا ہے۔ اور حضور ﷺ کی عظمت و حشمت کا اظہار کرتا ہے۔

جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وقت کی دعا

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ ۝

ترجمہ:- میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں اس تاریک ہو جانے والے کی برائی سے۔
(ترمذی شریف، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المعوذتین، رقم الحدیث ۳۳۷۷، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۴۰ دار الفکر بیروت.)

درس:-

پیاری اسلامی بھائیو! جس طرح دن میں اللہ تعالیٰ نے سورج کی حرارت سے اجالے کا انتظام کیا ہے۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ سورج کی حدت فصلوں اور انسانوں کی ضروریات زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح رات میں چاند کی چاندنی سے روشنی کا انتظام فرمایا۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ رات کا وقت آرام کے لئے ہے۔ لہذا اس وقت میں ٹھنڈی روشنی کا انتظام مناسب تھا جب چاند چھپ جاتا ہے تو تاریکیاں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں اور لٹیروں کی بن آتی ہے۔ یا تاریکی میں انسان برائی کی طرف جلد راغب ہوتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی جارہی ہے کہ یا الہی مجھے ڈوبنے والے اور اپنے نفس کی برائی سے مامون و محفوظ فرما۔

آئینہ دیکھتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ۝

(صحیح ابن حبان، باب الادعیۃ، رقم الحدیث، ذکر مایستحب للمرء الخ الجزء)

ترجمہ:- یا اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت (اخلاق) بھی اچھی کر

دے۔

درس:-

پیاری اسلامی بھائیو! یہ دُعا جو بظاہر مختصر ہے لیکن اگر اس کی معنوی گہرائیوں میں جائیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ یہ دعا اپنے اندر کتنی جامعیت و افادیت لئے ہوئے ہے۔ غور کیجئے کہ جب بندہ مومن آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو بارگاہِ مصطفویٰ سے اسے یہ تعلیم دی گئی کہ یوں دُعا کرے (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ الْخ) سبحان اللہ! جب بندہ مومن اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھتا ہے تو بارگاہِ الہی میں یوں عرض کرتا ہے۔ کہ یا اللہ جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میری سیرت بھی اچھی بنا دے گویا یہ بتایا گیا کہ مومن کی شان یہ ہے کہ یہاں وہ اپنی صورت کو آئینہ میں دیکھتا ہے تو وہاں اپنی سیرت کے خوب تر

ہونے کی بھی التجا کرتا ہے۔ کیوں اصل الاصول چیز سیرت و کردار کا جامع کمالات سے متصف ہو جانا ہی ہے۔ اور یہ بات ہم میں جب ہی پیدا ہو سکتی ہے جب ہم اپنی سیرت کو سیرت نبوی کے آئینہ مقدسہ میں ڈھال لیں۔

ﷺ! ہمارے نبی کریم ﷺ کا اخلاق کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ کا اخلاق کیا تھا تو آپ نے مختصر مگر جامع الفاظ میں جواب عنایت فرمایا:-

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ ۝ ترجمہ:- حضور ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔

یعنی قرآن پاک نے جن محاسن اوصاف اور مکارم اخلاق کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ حضور ﷺ ان سے کمال درجہ متصف تھے۔ اور جن بیکار باتوں اور فضول کاموں سے بچنے کی ترغیب دی ہے۔ حضور ﷺ ان سب سے پوری طرح منزہ و مبرا تھے۔ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام افعالِ جمیلہ و خصالِ حمیدہ کے مجسمہ پیکر تھے۔ لہذا امتیوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور اپنے کردار کو اخلاقِ حسنہ سے مزین کریں۔ کیونکہ یہ سب سے بڑی سعادت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:-

إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

ترجمہ:- یقیناً مومنوں میں بلحاظ ایمان زیادہ کامل وہ ہے جو اخلاق میں ان سے (یعنی دوسرے مومنوں سے) بہتر ہو۔

بیان یہ ہو رہا تھا کہ مومن آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنی سیرت کی بھی فکر کرے اور اُسے سنوارنے کی سعی کرے۔ مگر آج کا نوجوان جب آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے سراپا میں گم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی یہ فکر ہوتی ہے کہ میری صورت کی زینت میں کوئی کسر نہ رہ جائے۔ اس کے ہاتھ بالوں کو سنوارتے سنوارتے نہیں تھکتے۔ اور دُعا

مصطفیٰ ﷺ کی بجائے فلمی گیت کی گنگناہٹ ہوتی ہے۔ یہ دُعا ہمیں اس بات کا درس دیتی ہے کہ بھائی اپنی سیرت کی بھی فکر کر ایسا نہ ہو کہ کہیں تیری خوبصورتی بدکرداری کی وجہ سے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سبب بن جائے۔ (العیاذ باللہ)

ستاروں کو دیکھتے وقت کی دُعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا طُ سُبْحَنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(قرآن مجید، سورۃ آل عمران آیہ نمبر ۱۹۱، پارہ نمبر ۴)

ترجمہ:- اے ہمارے رب تو نے اس کو بے کار نہ بنایا۔ پاکی تیرے لئے۔ پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! فقہیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جس نے ستاروں کو دیکھا اور اس کے عجائبات اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تفکر کر کے آیت (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ الْخ) پڑھی تو اس کے نامہ اعمال میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

ہو سکتا کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ انکی نیکیاں ستاروں کے برابر ہیں اور ہم صرف یہ مختصر دعا پڑھیں اور ہمیں ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں مل جائیں تو یوں ہمیں معاذ اللہ ان کی برابری حاصل ہو جائے گی۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔ معلوم ہونا چاہئے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی کسی ادنیٰ صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا ہے تو پھر ماوشما کس گنتی میں ہیں۔ بلکہ اس کو یوں سمجھیے کہ نیکیوں کی تعداد میں برابری سے ہمسری لازم نہیں آتی کہ تعداد کا برابر ہونا الگ بات ہے اور ان کے ثواب کا کم یا زیادہ ہونا الگ بات ہے۔ مثلاً

حدیث پاک میں فرمایا گیا۔ کہ جو خانہ کعبہ کے طواف کے قصد سے گھر سے چلے۔ اور

اونٹ پر سواری کرے تو جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے نیکی لکھتا ہے۔ اور خطا مٹاتا ہے۔ اور درجہ بلند فرماتا ہے۔

(بیہقی، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی طرف اٹھنے والا ہر قدم نیکی کا مستحق اور خطا کی معافی اور درجہ کی بلندی کا باعث ہے۔ مگر جس کا قدم جس قدر اخلاص کے ساتھ اٹھے گا اتنا ہی زیادہ قرب خداوندی حاصل ہوگا۔ لہذا وہ اتنا ہی زیادہ مرتبہ و فضیلت والا ہوگا۔ سمجھنے کے لئے اس مثال کو لے لیں کہ لوہے کے چالیس گلاس ایک ایک کلو کے ہیں اور ایک ایک کلو کے چالیس گلاس سونے کے ہیں۔ بظاہر تو تعداد برابر ہے لیکن ان کی قیمت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہذا تعداد کی برابری دیکھ کر اگر کوئی لوہے کے گلاس والے کو سونے کے گلاس والے کے برابر سمجھ لے تو یہ اس کی نادانی ہوگی۔

مرغ کی بانگ سن کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۝

(بخاری، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- یا الہی میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو۔ کیونکہ مرغ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے۔ بے شمار پرندے اس دنیا میں موجود ہیں لیکن کسی دوسرے پرندے کے بولنے پر کسی دُعا کے پڑھنے کی روایت نہیں ملتی (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ) مگر مرغ کے بولنے پر دُعا کی تعلیم دی گئی۔ اور اس کی علت یہ بتائی گئی کہ وہ فرشتہ دیکھتا ہے۔ اور فرشتے نوری مخلوق ہیں۔ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گدھے کے رینگنے (آواز) پر پڑھنے کی دعا

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

(ترمذی۔ راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

گٹے کے بھونکنے پر پڑھنے کی دعا

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

(ترمذی۔ راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

درس:-

پیاری اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب گٹے کو بھونکتے اور گدھے کو رینگتے سُنو تو تعوذ پڑھنی چاہیئے۔ مندرجہ بالا تعوذ کے علاوہ دوسرا تعوذ بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی علت یہ بتائی گئی۔ کہ یہ دونوں جانور شیطان کو دیکھتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جب جانوروں کے شیطان کو دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہو تو یہ بات اولیٰ تر ہوئی کہ جب کسی کو شیطانی فعل کرتے دیکھے تو پناہ طلب کرے۔ اور حسب استطاعت برائی کرنے والے کو برائی سے روکے۔

طلبِ باران کی دعا

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اَغْنِنَا ۲۵

ترجمہ:- یا الہی ہمیں پانی دے۔ یا الہی ہمیں بارش دے۔

(بخاری شریف، کتاب الاستسقاء فی المسجد الجامع وباب الاستسقاء فی

خطبة الجمعة، صفحہ نمبر ۸/۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب قحط سالی ہو اور بارش کی ضرورت ہو تو مذکورہ دعا پڑھے۔ اگر پہلی دعا پڑھ لی تو بھی کافی ہے۔ مگر ہر ایک دعا کو تین مرتبہ پڑھنا بہتر ہے۔ ابن ماجہ کی روایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ وہ قحط، ظالم بادشاہ اور شدتِ موت (یعنی موت کی سختی) میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔ (الصحیح) :- صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو۔ بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین پر (وہ بارش) کچھ نہ اگائے۔ معلوم ہوا کہ معاملات و عبادات میں کوتاہی کی صورت میں قحط کی وعید ہے۔ چاہے وہ بارش نہ ہونے کی صورت میں ہو یا دیگر طریقوں سے۔

نماز استسقا: - استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے۔ مگر جماعت سنت نہیں چاہے تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ پڑھے۔

نماز استسقا کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ برہنہ سر پیدل جائیں اور ننگے پیر ہوں تو بہتر ہے۔ نماز کے لئے جانے سے پہلے صدقہ و خیرات کریں۔ اور تین دن پہلے سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں پر بھی توبہ کریں۔ صرف زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے توبہ کریں۔ اور جن کے حقوق ذمہ ہیں ان کو ادا کریں۔ یا معاف کرائیں۔ بوڑھوں، بچوں، کمزوروں کے توسل سے دعا کریں۔ اور سب آمین کہیں۔ غرض کہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں۔ اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر (یعنی بلند آواز سے) کے ساتھ نماز پڑھائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری رکعت میں کَلِّ اَنْتَک پڑھے۔ اور نماز کے بعد زمین پر

کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے بعد جلسہ کرے۔ یا ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دُعا و تسبیح و استغفار کرے۔ اور اثنائے جلسہ میں چادر لوٹائے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے۔ خطبہ ختم کر کے لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دُعا مانگے۔ بہتر وہ دُعا ئیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں ان میں سے ایک دُعا بیان کی جاتی ہے۔

دُعا:- اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا مَّرِيئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اَجَلٍ ۝ (ابوداؤد شریف، کتاب الاستسقاء، باب رفع الیدین الخ، رقم الحدیث ۱۱۶۹، الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۳۰ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت) ترجمہ:- یا اللہ ہمیں ایسی بارش کا پانی پلا جو خوب برسنے والی ہو۔ نفع پہنچانے والی ہو۔ نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ جلدی برسنے والی ہو۔ دیر سے آنے والی نہ ہو۔

(احمد رضا :- سنن ابوداؤد میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا کی (یعنی مذکورہ دُعا) آپ نے یہ دُعا پڑھی ہی تھی کہ بادل گھر آئے (یعنی بارش شروع ہوگئی)

بادل آتا ہوا دیکھتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ ۝ ترجمہ:- یا الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں (یعنی بادلوں سے برسنے والی وہ بارش جو جانی و مالی نقصان کا باعث بنے)

(ابوداؤد۔ راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

درس :-

پسارے اسلامی بھائیو! جب بادل آتا دیکھتے تو متذکرہ دُعا پڑھے۔ کیوں کہ تجربہ و مشاہدہ تو یہ ہے کہ بادل اپنے ساتھ بارش لے کر آتے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں جانتے

کہ ان بادلوں سے برسنے والی بارش ہمارے لئے سودمند ہے یا کہ نقصان دہ۔ لہذا بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ اپنے معبود کی بارگاہ میں التجا کی جائے کہ اے تمام جہانوں کے پالنے والے اگر یہ بادل برسات کا باعث بنے تو ایسی بارش ہو جو مالی و جانی نقصان کا باعث نہ بنے۔ بلکہ ہمارے لئے مفید ترین ہو۔

بادل کے کھلتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمہ:- تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(ابو داؤد راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بادل آئے اور بارش نہ ہو بلکہ بادل چھٹ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرے کیوں کہ ہو سکتا تھا کہ ان بادلوں سے برسنے والی بارش ہمارے لئے نفع بخش نہ ہوتی بلکہ نقصان دہ ہوتی لہذا بادل کے کھل جانے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اور ہمیشہ اس بات پر اعتقاد رکھے کہ احکم الحاکمین کے ہر فعل میں حکمتوں کے خزانے پوشیدہ ہیں۔

بارش کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ سُقِیَّا نَافِعًا ۝ ترجمہ:- یا الہی ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے۔

(سنن البیہقی الکبریٰ، کتاب صلوٰۃ الخسوف، باب طلب الاجابة عند نزول الغيث، رقم الحدیث ۶۲۶۱، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۳۶۲ مکتبہ دار الباز مکہ المکرمہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بارش برسنے شروع ہو جائے تو مذکورہ دعا پڑھے۔ کیونکہ زیادہ بارش فصلوں۔ مکانوں اور بالخصوص وہ مکان جو کچے ہوتے ہیں ان کے لئے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔ لہذا جب بارش ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہونے والی بارش کا نفع مانگے۔

بارش کی زیادتی کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلٰى الْاَكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْظَّرَابِ
وَلَاوُدِيَّةٍ وَمَنَايِبِ الشَّجَرِ ۝

(بخاری شریف، ابواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، الجزء الاول، صفحہ نمبر ۱۳۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ:- یا الہی ہمارے ارد گرد برسا ہم پر نہ برسایا الہی ٹیلوں اور پہاڑوں اور نالوں اور درخت اُگنے کے مقامات پر (یعنی جہاں جانی و مالی نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بارش اس قدر ہو جائے کہ اب اس کی زیادتی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُتذَرِّرہ دُعا کے ذریعے التجا کرے تاکہ بارش کی زیادتی نقصان کا سبب نہ بن سکے۔

بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ ۝

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا سمع الرُّعْدَ، رقم الحدیث ۳۲۶۱، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۱۵۲۸ دار الفکر بیروت.)

ترجمہ:- یا الہی تو اپنے غضب سے ہم کو قتل نہ فرما۔ اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس کے آنے سے قبل ہمیں عافیت دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بادل زور سے گرجتے ہیں اور بجلی کی کڑک کانوں کو لرزادیتی ہے تو ایسے موقع پر ہونے والی بارش اکثر طوفان کی صورت اختیار کر لیتی ہے جو ہلاکت و تباہی کا باعث بنتی ہے۔ لہذا ایسے موقع پر مذکورہ دُعا پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آسمانی وز مینی بلاؤں سے عافیت دے۔

آندھی کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَہَا وَخَیْرَ مَا فِیْہَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہِ
وَاعُوْذُبُكَ مِنْ شَرِّہَا وَشَرِّ مَا فِیْہَا اُرْسِلَتْ بِہِ ۝

(مسلم شریف، کتاب صلوٰۃ السّسقآء، باب التّعوّذ عند رؤیة الریح الخ رقم
الحديث ۸۹۹، صفحہ نمبر ۲۶۲ دار ابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- یا الہی میں تجھ سے اس (یعنی آندھی) کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ اس
کے ساتھ بھیجی گئی ہے۔ اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔
اس (آندھی) کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو کچھ اس میں ہے۔ اور اس کے شر سے
جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب آندھی چلے تو مذکورہ دعا پڑھے۔ اگر اندھیرا بھی چھا
جائے تو سورۃ مُعَوِّذَتَیْن (یعنی سورۃ الناس و سورۃ الفلق) بھی پڑھے۔

سورج گھن اور چاند گھن کے وقت کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ (بخاری راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ (بلاشبہ تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ایام جاہلیت میں سورج یا چاند گھن (جسے گرہن بھی کہتے
ہیں) ہو جاتا تو کفار و مشرکین اس موقع پر ایسے اعتقاد کا اظہار کرتے تھے جس میں بُرے
شرک پائی جاتی تھی۔ اس کے برعکس ہمارے آقا و مولیٰ نے ایسے موقع پر اللہ کی بڑائی
بیان کرنے اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی تعلیم فرمائی۔ تاکہ شرک کا ردِ بلیغ ہو۔
اور اس بات کا اظہار ہو کہ تمام طاقتیں اور قوتیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ و قدرت میں ہیں۔
اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں نماز کے علاوہ ایسے موقع پر اللہ

کی رضا کے لئے صدقہ و خیرات کرے۔

سورج گھن کی نماز:- سورج گھن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اور جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو تمام شرائط جو نماز جمعہ کے لئے ہیں۔ سوائے خطبہ کے وہ اس نماز کے لئے بھی ہیں۔ نماز کسوف اس وقت پڑھیں جب سورج کو گھن لگا ہو تھوڑا یا زیادہ بلکہ گھن والے سورج پر ابر آجائے جب بھی پڑھیں۔ البتہ اگر گھن ختم ہو گیا ہو تو اب نماز نہیں پڑھیں گے۔

اسی طرح ایسے وقت میں سورج کو گھن لگا جب نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ یعنی زوال اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت تو نماز کسوف پڑھنا جائز نہیں۔ سورج گھن کی دو رکعت نماز پڑھے۔ جس طرح نفل پڑھتے ہیں۔ اس نماز کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت۔ اور نہ بلند آواز سے قراءت۔ دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ لی جائیں تو حرج نہیں۔ نماز کو طول دینے کے لئے طویل سورت پڑھے۔ ورنہ تخفیف کرے۔ البتہ دعا کو طول دے۔ امام دُعا کے لئے منبر پر نہ جائے۔ سورج گھن کی نماز کے وقت اگر نماز جنازہ آجائے تو پہلے نماز جنازہ پڑھے بعد میں نماز کسوف پڑھے۔

چاند گھن کی نماز:- چاند گھن کے وقت کی نماز میں جماعت نہیں۔ مسلمان انفرادی طور پر نماز پڑھیں۔ چاند گھن کی نماز بھی نفل نماز کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ اور وقت کے لئے وہی مسئلہ ہے۔ جو سورج گھن کے بیان میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض مواقع اور بھی ہیں کہ اس وقت دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ ﴿۱﴾ تیز آندھی آئے ﴿۲﴾ دن میں سخت تاریکی ہو جائے ﴿۳﴾ رات میں خوفناک روشنی ہو جائے ﴿۴﴾ لگا تار کثرت سے بارش برے ﴿۵﴾ بکثرت اولے برسیں (یعنی برف کی مانند چھوٹے چھوٹے گولے) جو فصول کو خصوصاً تباہ کرتے ہیں ﴿۶﴾ آسمان تیز سرخ ہو جائے ﴿۷﴾ آسمانی بجلیاں گریں ﴿۸﴾ بکثرت تارے ٹوٹیں ﴿۹﴾ طاعون یا دوسری

و با پھیل جائے ﴿۱۰﴾ زلزلے آئیں ﴿۱۱﴾ دشمن کا خوف ہو ﴿۱۲﴾ دہشتناک واقعہ ہو جائے۔ (بہار شریعت، الجزء الاول، حصہ چہارم صفحہ نمبر ۴۳۵، گھن کی نماز کا بیان، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی۔)

غرضیکہ بندہ مومن ہر مصیبت پر نماز کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کرے اور شکر بجا لائے۔ بے صبری کا اظہار نہ کرے۔

طلوع آفتاب کے وقت کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَلَّنَا يَوْمَنَا هَذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا ۝

(مسلم شریف، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب ترتیل القراءة الخ رقم الحديث..... دار ابن حزم بیروت)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آج کے دن ہمیں معافی دی اور ہمارے گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ کیا۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سورج نکل آئے تو مذکورہ دعا پڑھ کر کوئی شخص نہیں جانتا کہ میں کب مروں گا۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ مطلع کر دے۔ لہذا مومن دن کی ابتدا کو پائے تو شکر الہی بجالائے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایام میں سے ایک یوم اور عطا فرمایا۔ اس نعمت کا شکریوں کرے کہ توبہ سے اپنے گناہوں کی سیاہی کو دھوئے۔ اور عمل اخلاص سے اپنے نامہ اعمال کو متور کرے اور عہد کرے کہ جب تک زندگی باقی ہے اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری میں گزارے گا۔ یہی دنیا آخرت کی فلاح و کامرانی کا تاج ہے۔

غروب آفتاب کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِذَا بَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَااتِكَ

فَاَغْفِرْ لِي ۝ (تصحیفات المحدثین، الجزء الاول صفحہ نمبر ۳۰۶، رقم

الحديث ۱۴۳، المطبعة العربية الحديثة (قاہرہ)

ترجمہ:- یا اللہ! یہ رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے۔ اور تیرے پکارنے والوں (مؤذنوں) کی آواز (اذان) کا وقت ہے۔ پس مجھے بخش دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مغرب کی اذان کے وقت یعنی بعدِ غروبِ آفتاب مذکورہ دُعا پڑھے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دُعا (جو تحریر کی گئی) مغرب کی اذان کے وقت پڑھنی بتلائی۔

ستارہ ٹوٹتا دیکھتے وقت کی دُعا

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ابن السنی)

ترجمہ:- جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ کوئی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی (مدد) سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بعض دفعہ رات کے وقت ہمیں آسمان سے ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایسے وقت میں مذکورہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ما يقول اذا دخل

السُّوقُ، رقم الحديث ۳۴۳۹ الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۷۱ دار الفکر)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے۔ اور اسی کے لئے حمد ہے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ وہ (ایسا) زندہ ہے۔ جسے موت نہیں۔ تمام بھلائیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بازار میں داخل ہو تو مُتَدِرْ گزہ دُعا پڑھے۔ اس دُعا کے پڑھنے کی بہت فضیلت حدیث شریف میں آئی ہے۔

(العمر بن دُ - جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت (جو دُعا تحریر کی گئی) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا۔ اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا۔ اور اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا دخل الخ، رقم الحدیث ۳۴۴۰ الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۷۱ دار الفکر بیروت)

لہذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جب وہ بازار میں داخل ہو تو مُتَدِرْ گزہ دُعا پڑھے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو بازار میں کچھ کام نہ بھی ہوتا تو بازار چلے جاتے تاکہ اس دُعا کی فضیلت کو پائیں۔ یعنی صرف دُعا پڑھ کر اجر و ثواب پانے کے لئے۔

پہل لیتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ۝

ترجمہ:- یا الہی جس طرح تو نے ہمیں اس کا اول دکھایا ہے تو اس کا آخر دکھا۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی پھل کا ہدیہ پیش کرے تو درود شریف پڑھ کر پھل کو آنکھوں اور ہونٹوں پر لگائے اور پھر مُتَدِرْ گزہ دُعا پڑھے۔

(العمر بن دُ - - بیہقی نے دعوات کبیر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ جب نیا پھل حضور کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا تو اسے آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ دُعا (یعنی مُتَدِرْ گزہ دُعا) پڑھتے۔ پھر جو بچہ حاضر ہوتا اسے دیتے۔ (بحوالہ بہار شریعت)

وضو سے پہلے کی دعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحمت والا ہے۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الطہارہ، باب التسمیۃ علی الوضوء، رقم الحدیث ۱۰۱، الجزء الاول صفحہ نمبر ۶۹ دار احیاء التراث بیروت)

﴿۲﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ۝

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے

(المہجم الصغیر، حرف الألف من اسمہ احمد، ۹۶ الجزء ۱ صفحہ نمبر ۱۳۱، المکتب الاسلامی بیروت۔)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! وضو سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے سے وضو میں بھی برکت ہو جاتی ہے۔

دَارِ قُطْنِیٰ اور تنہقی اپنی سُنُن میں عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر وضو کیا تو اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گذرا۔ معلوم ہوا جس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر وضو کیا تو ایسی برکت ہوئی کہ بدن کے وہ حصے بھی پاک ہو گئے جو وضو میں نہیں دھوئے گئے۔ لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوا تو یقین جانئے اس میں ہمارا بہت بڑا فائدہ ہے۔ وہ یوں مجھیئے امام مالک و نسائی۔ حضرت عبد اللہ مناجی سے راوی ہیں کہ حضور علیہ (الصلوٰۃ و السلام) نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے تو گھٹی کرنے سے منہ کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے۔ اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھ

کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ناخنوں کے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں کے اور جب پاؤں کو دھویا تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں کی۔ معلوم یہ ہوا کہ وضو کرنے سے مُتَوَضِّئ (وضو کرنے والا) کے گناہ جھڑتے ہیں مگر ان اعضاء کے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں لیکن جب بِسْمِ اللہ پڑھی تو فرمایا گیا کہ تمام بدن پاک ہو گیا۔ بس معلوم ہوا کہ تمام بدن کے گناہ نکل گئے۔

سُبْحَانَ اللہ! یہ بخششیں یہ فضیلتیں یہ عنایتیں مگر ان کے لئے جو اتباعِ رسول کو اپناتے ہیں جو تمام غلامیوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف غلامیِ مصطفیٰ کو قبول کرتے ہیں کیوں کہ وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ غلامیِ مصطفیٰ کو پا کر تمام غلامیوں سے آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسے سچے غلاموں ہی کے لئے جہنم سے آزادی کا مژدہ جانفزا ہے۔

یاد رکھیے کہ وضو سے حاصل ہونے والی نورانیت ایسی قائمی و دائمی ہے کہ قیامت کے دن بھی ختم نہ ہوگی۔ اعضاء وضو سے آثارِ وضو کی ایسی نورانی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں گی جو دوسری امتوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہوں گی کیوں کہ یہ اعزاز صرف مُحَمَّد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو حاصل ہے۔

(الحمدرہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں، قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوئے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کر لے۔

(بخاری شریف، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغرۃ الخ جزء الاول صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

(الحمدرہ :- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ”بسم اللہ“ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔ (یعنی وضو کامل نہیں)

(ابن ماجہ شریف، کتاب الطہارہ، باب التسمیۃ فی الوضوء، رقم الحدیث ۳۹۸،

الجزء الاول صفحہ نمبر ۲۲۲ دارالمعرفہ بیروت۔

لہذا وضو ”بِسْمِ اللّٰہ“ پڑھ کر شروع کریں۔

وضو کے درمیان پڑھنے کی دُعا

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ۝

ترجمہ:- اے اللہ مجھے بخش دے اور میرے گھر میں برکت و کشادگی دے اور میرے گھر روزی میں برکت عطا فرما۔ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی، مایقول اذا توضاء، رقم الحدیث ۸۰، الجزء الاول صفحہ نمبر ۱۷۲، مؤسسۃ ارسالہ بیروت)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! وضو کرتے وقت اس دُعا کی بہت ہی فضیلت ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا۔ آپ نے وضو شروع کیا اور میں نے سنا کہ آپ وضو کرتے ہوئے فرما رہے تھے (اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ الخ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ یہ دُعا پڑھ رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں نے کوئی چیز چھوڑ دی۔

(عمل الیوم واللیلۃ للنسائی، مایقول اذا توضاء، رقم الحدیث ۸۰، الجزء الاول صفحہ نمبر ۱۷۲، مؤسسۃ ارسالہ بیروت)

سُبْحَانَ اللّٰہ! معلوم ہوا کہ یہ دُعا ایسی فضیلت رکھتی ہے کہ اگر وضو کرتے ہوئے اسے پڑھا جائے تو گویا بندہ، بندہ نواز سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیں مانگ لیتا ہے۔
بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

(الحدید :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ جب تم وضو کرو تو ”بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ“ پڑھ لیا کرو کہ جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (معجم الصغیر للطبرانی،

حرف الاف من اسمہ احمد، الجزء الاول صفحہ نمبر ۱۳۱، المکتب الاسلامی
بیروت. (رقم ۱۹۶)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث سے اس دُعا کی فضیلت بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ جب وضو کرنے والا اس دُعا کو پڑھ لے گا تو اس کا یہ وضو جب تک ختم نہ ہوگا اس وقت تک برا بر کراما کا تین اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

مسجد کو دیکھتے وقت کی دُعا

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۝

وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ۝

(جذب القلوب الیٰ ديار المحبوب)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف جذب القلوب الخ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد کے پاس سے گزرتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے لہذا مسجد کو دیکھتے وقت کی دعا میں ایک آسان اور مشہور و معروف صیغہ والا درود لکھ دیا ہے اگرچہ اس کے علاوہ کوئی اور درود شریف پڑھنا چاہے تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں

﴿۱﴾ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ۝

ترجمہ :- میں اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

(ابن ماجہ شریف، کتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول

المسجد، رقم الحديث ۷۷۱، الجزء الاول صفحہ نمبر ۲۲۵)

﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۝

ترجمہ: یا اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(ابن ماجہ شریف، کتاب المساجد الخ، باب الدعاء، الخ، رقم الحدیث ۷۷۲، الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۲۶ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

﴿۳﴾ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۝

ترجمہ:- یا اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (ابن ماجہ شریف، کتاب المساجد الخ، باب الدعاء، الخ، رقم الحدیث ۷۷۱، الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۲۵ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد میں داخل ہونے کے باب میں تین دعائیں تحریر کی ہیں۔ ان میں ایک دعا کا پڑھ لینا کافی اور اگر تینوں دعائیں پڑھنا چاہے تو اسی ترتیب سے پڑھے جیسے تحریر کی گئی ہیں۔

دعا نمبر تین کی فضیلت میں صحابی رسول ﷺ کا ارشاد ہمارے لئے بامراد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے کہتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑھے گا وہ تمام دن شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (مشکوٰۃ)

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ :-

جب بھی مسجد میں داخل ہو تو دایاں قدم اندر رکھ کر مسجد میں داخل ہو اور مسجد سے نکلنے وقت باایاں قدم باہر رکھ کر مسجد سے نکلے۔

نفلی اعتکاف کی دعا

نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِغْتِكَافِ لِلّٰهِ تَعَالٰی ۝

ترجمہ:- میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی اللہ تعالیٰ کے لئے۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اعتکاف کی نیت کر لینے والے یعنی معتکف کو کہ جب تک وہ مسجد میں رہے گا بغیر محنت اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یہ اعتکاف نفلی ہے لہذا مسجد سے خارج ہوتے ہی یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ چاہے مسجد سے حاجت کے لئے نکلے یا بلا ضرورت۔

دوسرا فائدہ معتکف کو یہ حاصل ہوگا کہ مسجد میں کھانا پینا اور سونا ناجائز ہے۔ لہذا جب اعتکاف کی نیت کر لی ہوگی تو اس کے لئے مسجد میں کھانا پینا اور سونا ناجائز ہو جائے گا۔ لیکن اعتکاف کا مقصود حصول ثواب ہو پھر ضمناً یہ فائدہ حاصل ہوگا لیکن آداب مسجد ہمیشہ پیش نظر رہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص مسجد جماعت میں (جہاں پنجوقتہ نماز جماعت سے پڑھائی جاتی ہو) مغرب اور عشاء کے درمیان اعتکاف کرے اور نماز و تلاوت قرآن کے سوا کلام نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ جنت میں اس کا محل تیار کرے۔ (کَشَفُ الْغَمِّ)

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے (نکلتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

(ابن ماجہ شریف، کتاب المساجد الخ باب الدعاء الخ رقم الحدیث ۱۷۷۱ الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۲۵ دار المعرفہ بیروت)

﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۝

ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم شریف، کتاب صلوٰۃ المسافرین الخ، باب ما یقول اذا الخ، رقم الحدیث ۷۱۳، صفحہ نمبر ۳۶۰ دار ابن حزم بیروت)

﴿۳﴾ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۝

ترجمہ:- اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (ابن ماجہ شریف، کتاب المساجد، باب الدعاء، رقم الحدیث ۷۷۱ الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۲۵ دار المعرفہ بیروت)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد سے جب نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور ان دُعاؤں میں سے کوئی ایک دُعا پڑھ لے۔ اور اگر تینوں دُعا ئیں اسی ترتیب سے پڑھ لے تو بہت ہی اچھا ہے۔

بعض لوگ مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنے کی بجائے پہلے دایاں پاؤں باہر نکالتے ہیں اس وجہ سے کہ پہلے سیدھا جوتا یا چپل پہننے کی عادت ہوتی ہے اور یہ عادت ہونی بھی چاہیے کہ حدیث میں یہی آتا ہے۔ کہ جوتا پہنتے وقت ابتدا دائیں سے کریں، لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ مسجد سے پہلے بایاں قدم باہر نکالے تو اب کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ کہ دونوں باتوں پر عمل ہو جائے۔

کیونکہ مسجد سے باہر آتے وقت پہلے بایاں قدم نکالنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ لہذا (جب فاضل بریلوی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے باہر نکلتے) تو اس موقع پر بایاں قدم بائیں جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر دایاں پاؤں باہر نکال کر پہلے سیدھا جوتا پہنتے اور بعد میں الٹا جوتا پہنتے۔ اس طرح دونوں باتوں پر عمل ہو جاتا۔

نماز وتر کے بعد کی دُعا

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ۝

(ابوداؤد شریف، کتاب الوتر، باب فی الدعاء بعد الوتر، رقم الحدیث ۱۴۳۰، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۹۳ دار احیاء التراث العربی بیروت۔)

ترجمہ:- ”تمام پاکیاں اس بادشاہ کے لئے (جو تمام جہانوں کا مالک حقیقی ہے) جو

عیوب سے منزہ و مبرا ہے۔“

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کو تین مرتبہ پڑھو اور تیسری مرتبہ بلند آواز کے ساتھ ”اَلْقُدُّوس“ میں جو اَوَمدہ ہے اسے تین الف کے برابر کھینچ کر پڑھو۔

غور کیجئے جب بندہ مومن اس بات کا اعلان کرے کہ میرا معبود وہ ہے جو ہر طرح کے عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ اور خود عیوب کا مجسمہ بن جائے تو یہ بات قول و عمل میں موافقت کے خلاف ہے۔ لہذا یہ دُعا سے اس بات کا درس دیتی ہے۔ کہ وہ اس بات کا عہد کرے کہ آئندہ وہ اپنے اعضاء کو تمام عیوب و نقائص سے پاک و صاف رکھنے کی سعی کرے گا۔ تاکہ وہ اپنے معبود کی صفات کا مظہر بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر استقامت عطا فرمائے۔ و تر کی نماز میں دُعاے قنوت پڑھنے کے بعد درود پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر و النوافل، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۴۴۲ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔)

فجر کی سنتوں کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِائِلَ وَمِيكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ النَّارِ
ترجمہ:- یا الہی جبرائیل و میکائیل اور اسرافیل و محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پروردگار میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مجمع الزوائد)

نماز فجر کے لئے نکلے تو

اثنائے راہ میں پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُورًا وَ فِیْ بَصْرِیْ نُورًا وَ عَن سَمْعِیْ نُورًا
اَوْ عَن یَمِیْنِیْ نُورًا وَ عَن شَمَالِیْ نُورًا وَ اجْعَلْ لِّیْ نُورًا
(بخاری۔ راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- یا الہی میرے دل میں اور میری بینائی میں اور میری سماعت میں نور کر دے اور میرے دائیں اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور مجھے سراپا نور کر دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُعا بڑی بابرکت ہے مگر ہم یہ دُعا جب ہی پڑھ سکتے ہیں جب ہم گھر میں فجر کی سنتیں پڑھ کر مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے لئے حاضر ہوں ویسے بھی سنت و نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جس آدمی کو اس دُعا پر مداومت کرتے دیکھا تو اس کے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی تھی۔ (عوارف المعارف)

ہر نماز کے بعد کی دعائیں

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ۝

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الأذکار، باب الدعاء فی الصلوٰۃ وبرورها، رقم الحدیث ۱۶۹۷۱، الجزء العاشر صفحہ نمبر ۱۴۳ دار الفکر)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! فرض نماز پڑھنے کے بعد دایاں ہاتھ پیشانی یعنی سر کے اگلے حصے پر رکھتے اور اس دعا کو پڑھتے۔ اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔ اِنْشَاء اللہ العزیز سر درد سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲﴾ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳۰ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳۰ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳۰ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَلَہٗ اَلْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ پڑھئے۔ (مسلم شریف، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

درس :-

پیاری اسلامی بھائیو! اس دُعا کی بڑی فضیلت ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار اللہ اکبر کہے یہ کل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ طیبہ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخ) پڑھ کر سو (۱۰۰ عدد کی تسبیح) پورا کرے تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگ کے مثل ہوں۔ (بحوالہ بہار شریعت)

﴿۳﴾ آیت الکرسی، ایک بار (سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ یاد کیجئے)

درس :-

پیاری اسلامی بھائیو! بیہقی شعب الایمان میں راوی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی منبر پر فرماتے سنا جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں۔ سوائے موت کے۔ (یعنی انتقال کے بعد جنت میں داخل ہو) کیوں کہ بغیر موت کے جنت میں داخلہ ممکن نہیں۔ (مدارج النبوت)

﴿۴﴾ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

(ابو داؤد شریف، ابواب صلوۃ السفر، باب ما یقول الرجل اذا سلم، رقم الحدیث الجزاء دار احیاء بیروت)

ترجمہ:- اے میرے پروردگار تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔

درس :-

پیاری اسلامی بھائیو! امام احمد۔ ابوداؤد اور نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں بھی حضور کو محبوب رکھتا

ہوں۔ تو ارشاد فرمایا تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا (رَبِّ اَعْنِي) نہ چھوڑنا۔

(بحوالہ بہار شریعت)

حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث علماء کے نزدیک معروف ہے اور (وَاللّٰهُ اِنِّیْ لَا حَبَّکَ) کے ساتھ مسلسل ہے۔ اور یہ فقیر (یعنی علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی علماء کے طریقہ پر اس کی برکت سے مشرف ہوتا ہے۔ (مدارج النبوت)

﴿۵﴾ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ (مدارج النبوت)

ترجمہ:- میں بخشش چاہتا ہوں اس ذاتِ مقدس سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور کارخانہ عالم کا قائم رکھنے والا ہے۔ اور میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یا الہی تو سلام ہے۔ اور تجھ ہی سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی و عزت والے تو برکت والا ہے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کے اذکار میں پہلی دُعا استغفار ہے۔ جسے حضور علیہ (الصلوة والسلام) تین مرتبہ ان لفظوں سے پڑھتے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ اِلَیْهِ) اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے یعنی سلام کہتے تو تین بار استغفار کرتے اور دُعا مانگتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ اس دُعا میں جو استغفار تحریر کیا گیا ہے اس کی فضیلت حدیث شریف میں یوں بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین بار استغفار پڑھے تو اس کے گناہ اگر چہ دریا

کے جھاگ، درختوں کے پتے عالج کی (ایک صحرا کا نام ہے) ریت یا زمانہ کے برابر (یعنی دنوں کے) ہوں بخش دیئے جائیں گے۔

نماز فجر اور مغرب کے بعد کی دعا

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ترجمہ:- یا الہی مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔
(ابو دائود شریف، کتاب الأدب، باب ما یقول اذا أصبح، رقم الحدیث ۵۰۷۹، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۱۵۴ دار احیاء التراث بیروت۔ صفحہ نمبر ۵۶۲ باب فی العمرة مطبوعہ دافغانستان اسلامی امارات)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو اسے نماز فجر و مغرب کے وقت سات مرتبہ پڑھے گا۔ اور اس دن یا رات میں اس کا وصال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ مگر یہ دعا بغیر کسی سے بات کئے پڑھنی چاہئے۔

(الحمدر :- حضرت مسلم بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھو (اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ) تم نے مغرب کے بعد یہ دعا کی اور اسی رات میں تم کو موت آگئی تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (المعجم الکبیر، من اسمہ مسلم، رقم الحدیث ۱۰۵۱،

الجزء ۱۹، صفحہ نمبر ۴۳۳، مکتبة العلوم والحکم الموصول۔)

اور یہی فضیلت بعد نماز فجر پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

گویا اگر اس دعا کو بعد نماز فجر بھی پڑھا جائے اور اس دن موت آجائے تو پڑھنے والے کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ سبحان اللہ!

﴿۲﴾ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ۝ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَبْدُءُ الْخَيْرُ يُخَيِّرُ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت (تمام جہانوں پر) ہے۔ اسی کے لئے تمام تعریفیں اُسی کے قبضہ قدرت میں تمام خیر و بھلائی ہے۔ وہی چلاتا اور مارتا ہے۔ اور وہی (ذات مقدس) ہر چیز پر قادر ہے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کی فضیلت حدیث میں یوں بیان فرمائی گئی کہ:-
 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مغرب اور صبح (فجر) کی نماز کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے دس باریہ دعا پڑھے (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَلْحُ) تو اس کے لئے ہر ایک کے بدلے (یا تو ہر دُعا کے بدلے یا ہر کلمے کے بدلے واللہ اعلم) دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف کئے جائیں گے۔ اور دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ اور یہ دُعا اس کے لئے ہر بُرائی و شیطان رجیم سے حفظ (حفاظت) ہے۔ اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوائے شرک کے۔ اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے۔ مگر وہ جو اس سے افضل کہے۔ (لازمی بات ہے جو زیادہ عمل کرے گا اس کا ثواب بھی زیادہ ہوگا)

(ترمذی، راوی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بحوالہ بہار شریعت)

نماز چاشت کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَافِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ۝ (صحیح ابن حبان)
 ترجمہ:- یا الہی میں تیری ہی مدد سے ارادہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمن پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد میں لڑتا ہوں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! چاشت کی نماز پڑھنے کے بعد اس دُعا کو پڑھے اس کے علاوہ نماز چاشت سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
 (الْغُفُوْرُ ۝) ایک سو (۱۰۰) بار پڑھنا بھی ماثور ہے۔ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

جہنہ کی حدیث میں حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ (مدارج النبوت)

چاشت کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اور افضل بارہ رکعتیں ہیں۔ احادیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی)

نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔ زوال سے پہلے پہلے یہ نماز پڑھ لینا چاہئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے نماز چاشت کو پڑھے۔
(عالمگیری بحوالہ سنی بھشتی زیور)

دو ترویجہ کے درمیان پڑھنے کی دعا

سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوتِ ۝ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ
وَالْعِظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ ۝ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ ۝ سُبُوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ
الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ
وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ۝ (فتاویٰ شامی، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل،

الجزء الثانی صفحہ نمبر ۷۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔)

ترجمہ:- پاک ہے ملک و ملکوت والا۔ پاک ہے عزت و بزرگی والا۔ قدرت و بڑائی والا۔ پاک ہے بادشاہ حقیقی جو زندہ ہے اور مرتا نہیں ہے۔ پاک مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم اللہ سے مغفرت چاہتے ہیں (اے اللہ) ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ میں پڑھنے کی دعا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝

ترجمہ:- اے الہی میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی۔

(الحمد لله :- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان وقفے کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ کرام علیہم السلام نے بارگاہِ مصطفویٰ ﷺ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ وقفہ میں کیا دعا مانگا کریں۔ فرمایا (یعنی مُتَدِرٌّ کہہ بالا دعا تعلیم فرمائی) (ترمذی شریف، احادیث شتی، باب فی العفو والعافیۃ، رقم الحدیث ۳۶۰۵، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۳۴۲ دار الفکر بیروت۔)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: - اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاِذَانِ وَالْاِقَامَةِ ۝
ترجمہ:- اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔

(ترمذی شریف، باب الصلوۃ باب ماجاء فی ان دُعاء لا یرد، رقم الحدیث ۲۱۲، الجزء الاول صفحہ نمبر ۲۵۴ دار الفکر بیروت۔)

انگوٹھے چومتے وقت کی دعا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ۝
قُرَّةَ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ۝
اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۝

ترجمہ:- اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ پر اللہ تعالیٰ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے۔ یا رسول اللہ (ﷺ) آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ الہی مجھے سننے اور دیکھنے کی قوت سے) فائدہ اٹھانے والا کر۔

درس :-

بیاریے اسلامی بھائیو! جب مؤذن اذان میں پہلی مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ۝ کہے تو سننے والوں انگوٹھے چوم کر دونوں آنکھوں پر رکھے اور ان الفاظ میں درود پڑھے یعنی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ۝ پھر جب مؤذن دوبارہ کہے۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ۝ تو دوبارہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور یہ کہے۔ قُرَّةَ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي

بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۝

فائدہ:- اس عمل پر مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اندھانہ ہوگا۔ اور ضعف بصر اگر ہوئی تو دور ہو جائیگی (بشیر القاری شرح صحیح البخاری)

قرآن پڑھتے وقت کی دعا

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

ترجمہ:- میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

(قرآن مجید، سورۃ النحل آیہ نمبر ۹۸، پارہ نمبر ۱۴)

ترجمہ:- تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو، شیطان مردود سے۔

جب قرآن پاک کی تلاوت کی جائے تو مذکورہ بالا تقوٰذ پڑھا جائے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تقوٰذ کے یہی الفاظ ہونے چاہئیں۔

(تفسیر نعیمی، یحییٰ اعوذ باللہ، الجزء الاول صفحہ نمبر ۴۱، مطبوعہ مکتبہ

نعیمی کتب خانہ گجرات) البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی استعاذہ جائز ہے۔

ختم قرآن شریف کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنْسُ وَحَشِيْ فِيْ قَبْرِىْ ۝ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِىْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَاَجْعَلْ لِّىْ اِمَامًا وَنُوْرًا وَرَحْمَةً ۝ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِىْ مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِىْ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِىْ تِلَاوَتَهُ اِنَاءَ اللَّيْلِ وَاِنَاءَ النَّهَارِ ۝ وَاَجْعَلْ لِّىْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اٰمِيْنَ! (کنز الایمان مع

خزائن العرفان، صفحہ نمبر ۱۰۸۷ مطبوعہ پاک کمپنی اردو بازار لاہور)

ترجمہ:- الہی میری قبر میں میری پریشانی کو دور فرما۔ اور قرآن عظیم کے وسیلے سے مجھ پر

رحم فرما۔ اور قرآن کو میرے لئے پیشوا اور باعثِ نور اور سببِ ہدایت بنا اور قرآن میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں یاد دلا۔ اور جو کچھ قرآن میں سے میں نہیں جانتا وہ سکھلا دے اور رات دن مجھے اس کی تلاوت نصیب کر اور (قیامت کے دن) اس کو میرے لئے دلیل بنا۔ اے عالم کے پرورش کرنے والے میری دعا قبول فرما۔

ہر سورۃ کی ابتدا سے پہلے پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ (کنز الایمان)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! ہر سورۃ کی تلاوت کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ شریف پڑھنا سنت ہے سوائے سورۃ براءت (سورۃ توبہ) کے۔ البتہ اگر تلاوت کی ابتدا ہی سورۃ براءت سے کی ہے تو اب اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ سکتا ہے مگر وصل نہیں کرے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے کے بعد سانس توڑ دے پھر سورۃ براءت کی تلاوت کرے۔ وصل کی صورت میں بِسْمِ اللّٰهِ شریف جو آیتِ رحمت ہے اس کا سورۃ براءت کی آیت سے جو آیت غضب ہے وصل ہو جائے گا جو جائز نہیں۔

شب قدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ۝

ترجمہ:- اے الہی تو بہت معاف فرمانے والا ہے۔ معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب، رقم الحدیث ۳۵۲۳، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۶۰۶ دار الفکر بیروت)

دعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَزَّتْهُ وَجَلَّ لَهُ تَتِمُّ الصَّلٰحٰتُ ۝

ترجمہ:- تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس کے غلبہ و بزرگی کے سبب اچھے کام پورے

ہو جاتے ہیں۔ (المستدرک علی الحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر، الخ)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی اسلامی بھائی یہ محسوس کرے کہ میری دعا قبول ہوگئی جیسے بیمار اچھا ہو گیا۔ یا سفر سے خیر و عاقبت سے لوٹ آیا اسی طرح کوئی دوسری حاجت پوری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر مذکورہ بالا الفاظ میں کرے۔

کوئی گناہ کر بیٹھے توسچے دل

سے توبہ کرتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتَكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتَكَ اَرْجٰی عِنْدِيْ
مِنْ عَمَلِيْ (المستدرک علی الحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر،)

ترجمہ:- الہی تیرا غفور و گزر گیر میرے گناہوں سے بے حد و حساب بڑھا ہوا ہے اور مجھے اپنے عمل کے بجائے تیری رحمت ہی سے بہت امید ہے۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے حتی المقدور بچتے رہنا چاہیے کہ گناہوں کی بیماری بہت ہی خطرناک ہے۔ اگر بقا ضائع بشریت کوئی گناہ ہو جائے تو اس کی تلافی کرے اگر حقوق العباد میں سے ہے تو اسے معاف کرائے اور خلوص کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں توبہ کرے اور مذکورہ بالا دعا پڑھے۔

دیدار مصطفیٰ ﷺ کی دعا

کثرت کے ساتھ درود و سلام کے نورانی گلدستے بارگاہ مصطفویٰ ﷺ میں پیش کرنا۔
(کتب عامہ)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! دیدار مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہونا اس سے بڑی معراج ہمارے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم درود و سلام کے نورانی گجرے

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرتے رہیں کہ دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے یہ ایک بہت انمول عمل ہے لیکن اس بات کو بھی نہ بھولیں کہ جس ذاتِ مقدسہ ﷺ پر درود و سلام بھیجیں کبھی بھی انکی اطاعت و پیروی سے منحرف نہ ہوں یعنی اپنی خواہشاتِ نفسانی کو فنا کر دیں تاکہ بقا حاصل ہو اس موقع پر حضراتِ صوفیا کرام کے اقوال میں ایک قول عرض کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

اے عزیز جب تو دنیا سے نکل کر قبر میں جائے گا تو تجھے دیدارِ مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔ پھر تو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کا آرزو مند ہو کر یہ نہیں سوچتا کہ تو دنیا میں رہ کر اگر دنیا سے نکل جائے (یعنی خلافِ شرع کام) تو تجھے دیدارِ مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ تمام اسلامی بھائیو کو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولتِ سرمدی عطا ہو۔ آمین!

﴿یا رب العلمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم﴾

کھانا سامنے آئے اس وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ

ترجمہ:- یا الہی تو نے جو رزق ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمارے لئے برکت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ (شمائل ترمذی شریف)

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُضْرَمُعُ اسْمُهٗ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ زندہ (اور) اے قائم رہنے والے۔

(دیلمی۔ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

﴿۲﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

ترجمہ:- اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(بخاری۔ راوی حضرت عمر و بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ)

﴿۳﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰهِ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے (کھاتا ہوں) اور اللہ کی برکت پر

(حاکم، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! کھانا کھانے سے پہلے ان دُعاؤں میں سے کوئی ایک دُعا پڑھ لینا کافی ہے۔ اب ان دُعاؤں کے بارے میں ایک الگ الگ مختصر بیان کیا جاتا ہے۔ پہلی مُتَدَرِّجہ دُعا کو پڑھنے کی حدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

(الحمدرت :- دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کھائے پیئے تو یہ کہہ لے (بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ اٰلُہٗٓ اٰسَہٗٓ اٰوَدَہٗٓ) پھر اس (یعنی غذا) سے کوئی بیماری نہ ہوگی اگر چہ اس (غذا) چاہے کھانے کی ہو یا پینے کی) میں زہر ہو۔

(الحمدرت :- بن ماجہ نے اسماء بنت یزید (رضی اللہ عنہا) سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا۔ حضور علیہ (الصلوٰۃ و السلام) نے ہم پر پیش فرمایا ہم نے کہا ہمیں حاجت نہیں ہے۔ فرمایا بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا نہ کرو۔ (یعنی اگر بھوک ہو تو کھالے) ورنہ برکت کی دُعا کرے یہ کہنا بھوک نہیں بھوک اور جھوٹ کو جمع کرنا ہے۔ سراسر نقصان دہ ہے۔ اسی طرح جب کھانا کھانے کو پوچھا جاتا ہے تو جواب میں بسم اللہ کرو وغیرہ کہتے ہیں یہ سخت ممنوع ہے۔ اس وقت اگر کھانا نہ چاہے تو برکت کی دُعا کرے اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب انہیں کھانا کھانے کے لئے کہا جاتا ہے تو بھوکے ہونے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بھوک نہیں

ہے یا کھا کر آئے ہیں لہذا یاد رہے کہ بھوک و خواہش کے باوجود یہ بات کرنا جھوٹ ہے اور اس سے دنیا و آخرت کا نقصان ہے۔ (یعنی کھانے سے بھی محروم رہا اور جھوٹ بول کر گناہ گار ہوا)

اسی طرح آج کل ہم غیروں کی تقلید میں کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو اجتناب کرنا چاہیے۔ جب کھڑے ہو کر کھائیں گے تو جوتے کیسے اتاریں گے۔ اور ہمارے پاؤں حدیث کے مطابق راحت کیسے پائیں گے۔ گویا ہم جوتے نہ اتار کر اپنے پاؤں کو راحت دینا نہیں چاہتے۔ (فضیلت دعا)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شخص زہر لایا اور کہا اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت باقی رہے تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچا دین ہے آپ نے بسم اللہ پڑھ کر وہ زہر پی لیا اور اللہ کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔ (تفسیر نعیمی، الجزء الاول، بحث بسم اللہ کے فوائد، صفحہ نمبر ۵۳ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات۔)

اگر پہلی دُعا یاد نہ ہو تو دوسری دُعا پڑھ لے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور بلاشبہ سنت ادا ہو جائے گی۔ بسم اللہ شریف کے بڑے فضائل ہیں۔ یہاں صرف ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

بادشاہ روم ہرقل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا۔ کہ مجھے درد سر کی بہت شکایت ہے۔ کچھ علاج کیجئے۔ آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی۔ جب بادشاہ ٹوپی اوڑھتا تو درد جاتا رہتا تھا اور جب اتار دیتا تو درد شروع ہو جاتا اس کو سخت تعجب ہوا۔ اس نے ٹوپی کو کھلوایا تو اس میں ایک پرچہ نکلا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا تھا۔

(تفسیر نعیمی، الجزء الاول، بحث بسم اللہ کے فوائد، صفحہ نمبر ۵۳ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات۔)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جو کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے۔ تو وہ درِ شکم سے محفوظ رہے گا۔

فضیلت دُعا نمبر ۳: - ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حضراتِ شیخین (یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم) ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔ اس پر ان انصاری (جو صحابی رسول تھے) نے آپ کی میزبانی کا شرف حاصل کیا اور تروتازہ چھوارے اور گوشت اور ٹھنڈے میٹھے پانی سے خوب خاطر و مدارت کی۔ جب خور و نوش سے فارغ ہوئے تو حضور علیہ (الصلوة والسلام) نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (صحیح مسلم شریف)

یہ بات صحابہ کرام علیہم (الرضو) کو دشوار معلوم ہوئی تو حضور علیہ (الصلوة والسلام) نے ارشاد فرمایا جب تمہیں ایسی چیز ملے اور تم کھانا شروع کرو تو ”بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰهِ“ کہو اور جب سیر ہو جاؤ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعُنَا وَاَرْوَاْنَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ ۝ کہو بے شک یہ کہنا اس کا (یعنی جو غذا کھائی) بدلہ ہے۔

پھلا لقمہ کھاتے وقت کی دُعا

يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ (شمائل ترمذی)

ترجمہ:- اے بہت بخشنے والے (اپنی رحمت سے میری بھی بخشش فرما)

ہر لقمہ کھاتے وقت کی دُعا

يَا وَاٰجِدُ (حصن حصین)

ترجمہ:- اے بہت بڑے غنی (بلاشبہ مخلوق محتاج ہے اور خالق عز و جل غنی ہے)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے اس صفاتی نام کو ہر لقمہ کے کھاتے وقت پڑھ

لینا دل میں نور پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی معرفت سے متور فرمائے۔

(حصن حصین)

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانا کھانے کے دوران ہمارا کوئی عزیز رشتہ دار آ جاتا ہے تو ہم اسے حسبِ رواج کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ کیوں کہ اگر کھانے کا نہ پوچھا جائے تو طعن کیا جاتا ہے۔ کہ فلاں کے گھر گیا اور انہوں نے کھانے کو پوچھا تک نہیں۔ حالانکہ ایسا نہ ہونا چاہیے۔ ہو سکتا ہے اس کے پاس وہی کھانا ہو اور آپ کے شریک کر لینے پر وہ بھوکا رہ جائے۔ اور بھوکا رہنے کی وجہ سے وہ اپنا کام صحیح طور پر انجام نہ دے سکے۔

اگر کھانا کھانے والا دوسرے کو کھانے کا پوچھے تو محض نمائش کے طور پر نہ پوچھے کہ دل میں کھلانے کی آرزو نہ ہو اور زبان سے کھلانے کا اظہار کرے۔ یہ ظاہر و باطن میں تضاد ہے۔ اس سے بچے اور اس طرح پوچھنے پر وہ کھانے بیٹھ گیا تو کھانا بھی کھلایا اور ثواب سے بھی محروم رہ گیا۔ لہذا جب دعوتِ طعام دے تو خلوص سے دے۔ اس طرح بعض لوگوں میں عادت ہے کہ جب انہیں کھانے کے لئے پوچھا جاتا ہے تو وہ جواب میں بسم اللہ کرو وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ سخت ممنوع ہے۔ اس وقت اگر کھانا نہ چاہتا ہو تو برکت کی دعا کرے اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ان کو کھانے کے لئے کہا جاتا ہے تو بھوکے ہونے کے باوجود کہہ دیتے ہیں ہمیں بھوک نہیں ہے۔ یا کھا کر آیا ہوں۔ لہذا یاد رہے کہ بھوک و خواہش کے باوجود یہ بات کرنا جھوٹ ہے۔ اور اس سے دنیا و آخرت کا نقصان ہے (یعنی کھانے سے محروم رہا اور جھوٹ بول کر گناہگار ہوا)

کھانے کے بعد کی دعا

﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الاطعمہ، باب ما یقول الرجل اذا طعم، رقم الحدیث ۳۸۴۹)

، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۵۱۳ دار احیاء

﴿۲﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعْنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں سیر اور سیراب کیا اور ہم پر انعام و فضل کیا۔

(حاکم۔ راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوة میں فرماتے ہیں کہ کھانے کے بعد یہ دُعا (یعنی پہلی مُتَذَكَّرُہ دُعا) پڑھ لی جائے کافی ہے اور دوسری دُعا کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جب تم سیر ہو جاؤ تو (دوسری مُتَذَكَّرُہ دُعا) کہو بے شک یہ کہنا اس کا (یعنی جو غذا کھائی) بدلہ ہے۔ (حاکم)

دعوت کھانے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاَسْقِ مَنْ سَقَانِيْ ۝

ترجمہ:- یا الہی اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا

(مسلم شریف، کتاب الأشربة، باب اکرام الضیف الخ، رقم الحدیث ۲۰۵۵،

صفحہ نمبر ۱۱۳۷ دار ابن حزم بیروت.)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے کسی مسلمان بھائی کے گھر دعوت میں جائیں تو کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور پھر اپنے مسلمان بھائی کے لئے دُعا کریں جس کا طریقہ اس دُعا میں ہمیں تعلیم فرمایا گیا ہے۔

(الحدید :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی سے اس کی پیاس بجھائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جہنم سے سات خندقوں کے فاصلے پر رکھے گا۔ اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کے سفر کا فاصلہ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانا تناول فرمانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے

اس سے پہلے کہ رومال سے پونچھتے۔ اور بعض روایتوں میں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا حکم بھی آیا ہے۔ (مدارج النبوت، الجزء الاول، باب یازدھم در عبادات و طعام و شراب وغیرہ، صفحہ نمبر ۴۶۲ نوریہ رضویہ پبلشنگ لاہور۔)

(الحدیث :- امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے نو ضیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کھانا کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لئے استغفار کرے گا۔ رزین کی روایت یہ بھی ہے کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھ کو شیطان سے نجات دی۔

انگلیوں کو چاٹنے اور برتن کو انگلیوں سے چاٹنے میں حکمت یہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے لہذا ہم انگلیوں پر لگے ہوئے کھانے کو یا برتن میں بچے ہوئے کھانے کو صاف نہ کریں یونہی چھوڑ دیں تو عین ممکن ہے کہ کھانے کے اسی حصے میں برکت ہو اور ہم اس سے محروم رہ جائیں۔

بعض روایت میں ہے کہ حضور علیہ (علوہ) (علیہ) پہلے بیچ کی انگلی چاٹ لیتے تھے اس کے بعد شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھا چاٹتے۔

(الحدیث :- ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دسترخوان پُنا جائے تو کوئی شخص دسترخوان سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے۔

دسترخوان اٹھانے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیْبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ
وَلَا مُسْتَعْنٰی عَنْہُ رَبَّنَا

ترجمہ :- سب تعریفیں عمدہ بابرکت حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اس پر کفایت ہو اور نہ اس کو چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے نیازی ہو اے ہمارے رب (ہماری حمد اپنی بارگاہ میں قبول فرما)

درس :-

پیاری اسلامی بھائیو! کھانے سے مکمل طور پر فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئے کہ یہ سنت ہے۔

(بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدہم، حظرو اباحت کا بیان صفحہ نمبر ۱۸، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی۔)

کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھوں کو دھونے کے بعد ہاتھ منہ اور سر کا مسح کر لے یا کپڑا وغیرہ ہو تو ہاتھوں کو اس سے پونچھ ڈالے۔

(الحمدر :- ترمذی نے حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کی اس حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد پانی لایا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے منہ اور کلائیوں اور سر پر مسح کیا اور فرمایا عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا ہو (یعنی جو چیز آگ سے پکائی گئی ہو) اس کے کھانے کے بعد یہ وضو (یعنی ہاتھ کی تری سے مسح کرنا) ہے۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مِنْ عَلٰیْنَا فَهَدٰنَا وَاطْعَمَنَا
وَسَقٰنَا وَكُلَّ بَلَاءٍ اَبْلٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرِ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافَاٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ
وَلَا مُسْتَغْنٰی عَنْهُ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی
مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰی مِنَ الْعُرٰی وَهَدٰی مِنَ الضَّلٰلَةِ وَبَصَّرَ مِنَ
الْعُمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ (نسائی۔ حضرت ابوہریرہ)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا ہم پر احسان کیا کہ ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور اچھی نعمت سے ہمیں نوازا۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا شکر ہے جو نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ بدلہ دیا گیا ہے اور نہ ناشکری کی گئی ہے اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے کھانے سے پیٹ بھرا اور پینے سے پیاس بجھائی اور برہنگی میں کپڑا پہنایا اور گمراہی سے ہدایت دی اور اندھے سے بینا (بصارت والا) کیا اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

کھانا کھانے سے قبل ”بسم اللہ“

بھول جائے تو کیا دُعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ ۝

(ابو دائود شریف، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام، رقم الحدیث ۳۷۶۷)

الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۸۷ دار احیاء)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے آخر۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث سے اندازہ لگائیے کہ کھانے سے پہلے اگر ”بِسْمِ اللّٰهِ“ شریف بھول جائے تو تاکید کی گئی کہ جب یاد آئے تو اس طرح دُعا پڑھ لے کیونکہ کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھنے سے شیطان بھی کھانے میں شامل ہو جاتا ہے۔

(الحدیث :- ابو داؤد نے حضرت اُمیہ بن محسّی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ایک شخص بغیر ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھے کھانا کھا رہا تھا۔ جب کھا چکا صرف ایک نوالہ باقی رہ گیا تو یہ لقمہ اٹھایا اور کہا ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“ رسول اللہ ﷺ نے قسم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔ (اُگل دینے کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بسم اللہ کہنے سے کھانے کی جو برکت چلی گئی تھی واپس آ گئی)

(بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدہم، حظرو اباحت کا بیان صفحہ نمبر ۵)

،مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی۔)

مریض کے ساتھ کھاتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ ثَقَّةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ ۝ (ابوداؤد. راوی حضرت جابر)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے (کھاتا ہوں)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں۔ مثلاً کوڑھ وغیرہ ایسے مریض کے ساتھ جب کھانا کھائیں تو اس دعا کو پڑھ لیں۔ مگر کمزور ایمان والا ایسے مریض کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرے۔ کیوں کہ اگر اس کو بھی یہ مرض لاحق ہو گیا تو یہی خیال کرے گا کہ اگر اس مریض کے ساتھ نہ کھاتا تو یہ مرض نہ ہوتا۔ لہذا یہ دُعا اس بات کا رد کرتی ہے کہ بیماری اڑ کر ایک دوسرے کو نہیں لگتی بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کیونکہ وہی مؤثر حقیقی ہے۔ اور کامل و اکمل مؤمن اسی کی ذاتِ اقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے تمام چھوٹ چھات کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔

پانی پیتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ (ترمذی. راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما)

پانی پینے کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (ترمذی. راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اگر پانی پینے سے پہلے صرف ”بِسْمِ اللّٰهِ“ اور پینے کے بعد ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پانی بیٹھ کر پیئے۔ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ سوائے دو پانی کے یعنی آب زم زم اور وضو کا بچا ہوا پانی۔ حضرت علامہ امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ہے۔ (بہار شریعت) مرآۃ شرح مشکوٰۃ میں حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بزرگوں کا جھوٹا بھی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

(الحمدرہ :- صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیے۔ اور جو بھول کر ایسا کر گذرے وہ قے کر دے۔ (بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدہم، پانی پینے کا بیان صفحہ نمبر ۳۳، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا تو ارشاد فرمایا اس پانی کو قے کر دے۔ اس شخص نے کہا کہ قے کس لئے کروں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ بٹلی پانی پیے۔ اس شخص نے کہا میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ تیرے ساتھ جس نے پانی پیادہ بٹلی سے بھی بدتر ہے۔ کہ وہ شیطان ہے اس واقعہ کو نقل فرماتے ہوئے حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، لہذا جو کھڑے ہو کر پانی پیے اسے مستحب ہے کہ صریح و صحیح حدیث کے بموجب قے کر دے، خواہ بھول کے پیے یا قصداً اور حدیث میں بھولنے کی تخصیص اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومن سے جس چیز کا ترک افضل و اولیٰ ہے وہ فعل اس سے قصداً کیسے واقع ہوگا۔

(مدارج النبوت، الجزء الاول، باب یازدہم در عبادات و طعام و شراب وغیرہ، صفحہ نمبر ۴۶۷ نوریہ رضویہ پبلشنگ لاہور)۔

پانی پینے کا برتن سیدھے ہاتھ میں لے کر پانی پیے جیسا کہ ابن ماجہ شریف کی حدیث میں آتا ہے۔

پانی پینے سے پہلے پانی کو دیکھ لے (یعنی اس لئے کہ کوئی کیڑا یا کچرہ وغیرہ نہ ہو) (الحمدرہ :- ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ برتن میں کبھی کوڑا

(یعنی تنکا وغیرہ) دکھائی دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا اسے گرا دو۔ (ترمذی)

جب پانی پیئے تو بِسْمِ اللہ پڑھ لے۔ تین سانس میں پانی پیئے اور برتن میں سانس نہ لے۔

(الحدید ص: -) مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

پانی چوس کر پیئے (یعنی چھوٹے چھوٹے گھونٹ) اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں غٹا غٹ نہ پیئے۔

(الحدید ص: -) دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پانی کو چوس کر پیو کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ اور بیماری سے بچاؤ ہے۔ پانی پینے کے بعد اللہ کی حمد بجالائیے۔

سبحان اللہ! کتنا اچھا ہے وہ گھرانہ اور کتنی اچھی ہے وہ تقریب جہاں پر حضور سید دو عالم ﷺ کی سنت کے مطابق احباب کھاتے اور پیتے ہیں۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق خورد و نوش کرنا آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے اور دنیا میں جسمانی استحکام کا ذریعہ اور برکت کا موجب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مؤمن اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہے۔

(الحدید ص: -) ضیاء نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ارشاد فرمایا آدمی کے سامنے کھانے رکھے جاتے ہیں اور اٹھانے سے قبل اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جب کھانا رکھا جائے (یعنی جب کھائے) تو (بِسْمِ اللہ) کہے اور جب اٹھایا جانے لگے (یعنی جب کھا چکے) تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے۔ (بہار شریعت، الجزء الثالث،

حصہ شانزدہم، صفحہ نمبر ۹، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)۔

(الحدید ص: -) ضیاء نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔ اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔ (بہار شریعت)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی وہی پاتے ہیں جو اتباعِ نبی ﷺ پر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

دودھ پینے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ۝ (ابوداؤد شریف، کتاب الأُشْرِبَہ، باب ما یقول اذا شرب اللبن، رقم الحدیث ۳۷۳۰، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۶۷۷)

ترجمہ: یا الہی ہمارے لئے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! دودھ ایک ایسی غذا ہے جس میں کھانے اور پینے دونوں کی ضرورت مہیا کرنے کی تاثیر ہے۔ اسی لئے بچہ پیدا ہو کر کافی عرصہ دودھ پر گزارہ کرتا ہے کیونکہ کھانے پینے کی ضرورت فقط دودھ سے پوری ہو جاتی ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ دودھ بذاتِ خود برکت والی نعمت ہے۔ جب بندہ اس نعمت کو استعمال کرے تو تعلیم دی گئی کہ وہ برکت کی دُعا مانگے۔ پھر بات یہیں تک محدود نہیں کی بلکہ فرمایا گیا کہ اور زیادہ برکت کی دُعا مانگو کیونکہ جس ذات سے تم برکت کی التجا کر رہے ہو وہ اس بات پر قادر ہے۔

افطار کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۝

ترجمہ:- یا الہی میں نے تیری رضا و خوشنودی کے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے حلال رزق سے روزہ افطار کیا۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الصوم، باب القول عند الفطار، رقم الحدیث ۲۳۵۸، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۷۷۷ دار احیاء التراث بیروت۔)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا سے معلوم ہوا کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی

کے لئے رکھنا چاہیئے۔ نمود و نمائش کے لئے روزہ رکھنا ایسا ہے کہ دن بھر بھوکا و پیاسا رہا اور اجر و ثواب کچھ نہ ملا۔ لیکن بندہ 'مومن' کی یہ شان ہے کہ وہ روزہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے رکھتا ہے اور جب روزہ افطار کرتا ہے تو رزقِ حلال سے روزہ افطار کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ حرام رزق کی نحوست و خباثت بڑی قبیح و شنیع ہے۔ اس موقع پر ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ بڑا ایمان افروز ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے عرض کی کہ اے شیخ اسم اعظم کے بارے میں علماء کا بہت اختلاف ہے۔ آپ اللہ کے ولی ہیں ارشاد فرمائیے کہ اسم اعظم کیا ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے پیٹ کو حرام سے پاک رکھ اور اپنے نفس کو بُری خواہشات سے محفوظ رکھ پھر تو جس نام سے اللہ تعالیٰ کو پکارے گا وہی اسم اعظم ہوگا۔ (یعنی تیری دُعا اللہ رب العلمین کی بارگاہ میں مستجاب ہوگی)

افطار کے بعد کی دُعا

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَبَتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَّتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ۝

ترجمہ:- پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ العزیز ثواب بھی ضرور ملے گا۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الصوم، باب القول عند افطار، رقم الحدیث ۲۳۵۷، الجزء

الثانی صفحہ نمبر ۷۴۴ دار احیاء التراث بیروت۔)

دعوت میں افطار کرتے وقت کی دُعا

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَآكَلَ طَعَامُكُمْ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ ۝

ترجمہ:- روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے

تمہارے لئے دُعا کریں۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! بندہ مؤمن جب کسی کے ہاں روزہ افطار کرے تو یہ دُعا پڑھے اس دُعا میں غور کیجئے کہ روزہ افطار کرنے والا اپنے میزبان کے لئے دُعا کر رہا ہے کہ اے میرے میزبان جیسے میں نے تیرے یہاں روزہ افطار کیا ہے یونہی دوسرے نیک لوگ بھی تیرے یہاں روزہ افطار کریں کیوں کہ اس میں تیرا مال ضائع نہ ہوگا بلکہ آخرت میں یہ مال جو تو خرچ کرے گا تیرے لئے بہترین ذخیرہ ہوگا۔

(الحمد للہ :- نسائی وابن خزیمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرمایا جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان کر دے اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

(بہار شریعت، الجزء الاول، حصہ پنجم صفحہ نمبر ۳۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)۔

(الحمد للہ :- حضور ﷺ نے فرمایا! (اے کھلانے والے) تیرا کھانا صرف نیک ہی کھائیں۔ (مکاشفۃ القلوب)

آخر میں افطار کرنے والا میزبان کے لئے دُعا کرتا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے تیرے لئے دُعا خیر کریں۔ اس دُعا سے ہمیں محبت و مودت کا سبق ملتا ہے۔ مگر آج کل حالت کچھ یوں ہے کہ میزبان کا مال ہڑپ کرنے کے بعد اس بات کا پرچار کرتا پھرتا ہے کہ میاں فلاں کے ہاں افطار پارٹی تھی کرایہ خرچ کر کے اس کے وہاں گئے مگر کھانے میں کچھ بھی نہ تھا۔ بس معمولی سا انتظام تھا اس سے تو اچھا گھر ہی میں روزہ کھول لیتا۔

آب زم زم پیتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا وَاسْعًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَشِفَاءً

مَنْ كُلَّ دَاءٍ

ترجمہ:- یا الہی میں تجھ سے علم نافع کا اور رزق کی کُشادگی کا اور مقبول عمل کا اور بیماری سے شفا یابی کا سوال کرتا ہوں۔ (بہار شریعت، الجزء الاول، حصہ ششم صفحہ نمبر ۶۵ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آب زم زم پیتے تو یہ دُعا فرماتے تھے۔

خدا کرے ہمیں حج کی سعادت نصیب ہو۔ اور ہم آب زم زم تک پہنچیں تو خوب سیر ہو کر پینے سے پہلے اس دُعا کو پڑھ لیں کہ یہ دُعا بڑی جامع ہے۔ یہ دُعا پڑھنے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیں۔ اور آب زم زم پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں آب زم زم کھڑے ہو کر قبلہ رُو ہو کر پینا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، الجزء الاول، حصہ ششم صفحہ نمبر ۶۵ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

اس موقع پر آپ کا جو مقصد ہو وہ دل میں رکھیے۔ کیوں کہ اس پانی کی تاثیر ہے کہ جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا ہوگا گویا آب زم زم ایسا بابرکت ہے کہ اس کو جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے وہ اُسی مقصد کے لئے ہے۔

اگر آج کوئی ہم سے کہے کہ تم جس مقصد سے ہمارے پاس آؤ گے تو تمہارا وہی مقصد پورا ہوگا۔ تو ہمارے یہ مقاصد ہوں گے کہ ہمیں کار چاہیے۔ کوٹھی چاہیے اور سرمایہ چاہیے وغیرہ یعنی دنیا کی طرف ہمارا دھیان ہوگا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ کے نیک و پاکیزہ بندے ہوتے ہیں وہ ہر لمحہ آخرت کی فکر میں رہتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے آب زم زم پینے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو کر کہا۔ یا الہی ہم سے ابن ابوموال نے محمد بن منکدر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آب زم زم جس مقصد کے واسطے بھی پیا

جائے اسی مقصد کے لئے ہے۔ لہذا میں آب زم زم قیامت کے دن کی پیاس کے لئے پیتا ہوں۔ اور پھر پانی پی لیا۔ بے شک جو دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ قیامت کے دن محفوظ و مامون ہوگا۔

حمدرح فرمیں :- میں اپنے بندے پر دو ڈراوردوا من جمع نہیں کرتا۔ جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے قیامت میں ڈراؤں گا۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ أيضًا، صفحہ نمبر ۱۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔)

میزبان کے گھر سے چلتے وقت مہمان کی میزبان کیلئے دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

ترجمہ :- الہی تو جو انہیں روزی دے اس میں برکت دے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔ (مسلم شریف، کتاب الأشربہ، باب استحباب وضع النوی الخ رقم الحدیث ۲۰۲۲، صفحہ نمبر ۱۳۰ دار ابن حزم بیروت۔)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کے والد صاحب کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے کھانا اور کھجور کے حلوے سے نبی کریم ﷺ کی مہمان نوازی کی۔ اللہ اکبر کتنے خوش نصیب میزبان ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی مہمان نوازی سے مشرف ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رخصت ہونے لگے تو حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی نے بارگاہ نبوی ﷺ میں دعا کی درخواست کی تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے لئے دعا فرمائی (یعنی وہ دعا جو لکھی گئی ہے۔)

بد ہضمی کے وقت کی دُعا

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا ۞ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

الْمُحْسِنِينَ ۝ (قرآن مجید، سورۃ المرسلات آیہ نمبر ۴۳، ۴۴، پارہ نمبر ۲۹)

ترجمہ:- کھاؤ اور پیو رچتا ہوا اور اپنے اعمال کا صلہ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ

دیتے ہیں۔ (کنز الایمان)

درس:-

پیاری اسلامی بھائیو! جس شخص کو بد ہضمی کی شکایت ہو وہ اس آیت کریمہ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اُسے اپنے پیٹ پر پھیرے اور کھانے وغیرہ پر دم کر کے کھانا کھایا کرے اِنْ شَاءَ اللہ بد ہضمی کی شکایت دور ہو جائے گی۔

لباس اتارنے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ ۝ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے (کپڑے اتارتا ہوں)

(ابن ابی شیبہ بحوالہ حصن حصین، راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیاری اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا کہ جب کپڑے اُتارے تو جُتوں کی آنکھوں اور اس کی (یعنی کپڑے اُتارنے والی کی) برہنگی کے درمیان پردہ ہے کہ (بِسْمِ اللّٰهِ) کہے۔

معلوم ہوا کہ ہم اگر بغیر دُعا کے کپڑے اُتاریں گے تو ہمارا برہنہ جسم جُتوں کی نگاہوں میں رہے گا اور ان سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن جب دُعا پڑھنے کے بعد کپڑے اُتارے جائیں گے تو دُعا کی برکت سے ہمارے اور جُتوں کے درمیان پردہ ہو جائے گا اور وہ ہمارے ستر کو نہ دیکھ سکیں گے۔ یہ دعا کپڑے اتارنے سے قبل پڑھیں۔

سترِ عورت ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔ یعنی اس حصہ کا چھپانا فرض

ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں ہے۔ (درمختار، بحوالہ ہماری نماز)

عورتوں کے لئے سارا بدن ستر عورت ہے یعنی اس کا چھپانا فرض ہے سوائے چہرے کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے۔

اب آپ اندازہ لگائیے کہ جس جنس کا نام ہی عورت ہے (یعنی چھپانے کی چیز) وہ عورت آج کل کس طرح اپنے آپ کو اُجاگر کر رہی ہے۔ اور بے حیائی کو معاشرہ میں پھیلا رہی ہے۔ جس کی ساری ذمہ داری ان کے سر پرستوں پر عائد ہوتی ہے اس سے یہ بھی نہ سمجھا جائے کہ صرف سر پرستوں ہی کی پکڑ ہوگی۔ اور وہ عورت جو بے حیائی کا مجسمہ بنی ہوئی ہے چھٹکارا حاصل کرے گی ایسا نہیں ہے۔ بلکہ بے حیائی کا پرچار کرنے والی عورت کو بھی سزا ملے گی اور اگر اپنی قوت و طاقت کے مطابق اس عورت کے سر پرست نے اسے بے حیائی سے نہ روکا تو وہ بھی قابل سزا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورتیں لباس پہن کر بھی ننگی ہی رہتی ہیں۔ دوسروں کو رجھاتی ہیں اور خود بھی دوسروں پر مائل ہوتی ہیں۔ اور بُخْتِسی اونٹ (ایک قسم کا بڑا اونٹ) کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلتی ہیں۔ اور ہر گز جنت میں داخل نہ ہوں گی۔ (یعنی اگر مسلمان عورت ہے تو سزا پانے سے پہلے داخل جنت نہ ہوگی) اور نہ جنت کی پُپائے گی (بلکہ بے حیائی کے جرم کی پاداش میں داخل جہنم کر دی جائے گی)

(مسلم شریف، کتب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات الخ، رقم الحدیث ۲۱۲۸، صفحہ نمبر ۷۷۷ ۱۱ دار ابن حزم بیروت)

فقہائے کرام فرماتے ہیں عورت کے سر سے نکلے ہوئے بال (کنگھی کرنے سے جو بال نکلتے ہیں) اور پاؤں کے کٹے ہوئے ناخن بھی غیر مرد نہ دیکھے۔

(فتاویٰ شامی بحوالہ اسلامی زندگی)

اس بات سے اندازہ لگائیے کہ عورت کے لئے پردہ کتنا ضروری ہے۔ سیدنا فاروق

اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:-

اپنی عورتوں کو ایسے کپڑے نہ پہناؤ جو جسم پر اس طرح چُست ہوں کہ سارے جسم کی بناوٹ نمایاں ہو۔ (المبسوط، بحوالہ ہماری نماز)

لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے معاشرہ سے بے حیائی کو ختم کریں اور ایمان کا تقاضہ بھی یہ ہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے:-

(الحدیث :- الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ ۝ ترجمہ:- حیاء ایمان سے ہے۔

(المعجم الأوسط، من اسمہ محمد، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۱۹۳، رقم الحدیث ۵۵۵، مطبوعہ دار الحرمین القاہرہ)۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:-

(الحدیث :- الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ ۝ ترجمہ:- حیاء ایمان کی شاخ ہے۔

(الصحيح المسلم، كتاب الايمان، باب بيان عدد الايمان الخ رقم الحدیث ۵۸، صفحہ نمبر ۳۹ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)۔

لباس پہنتے وقت کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقْنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ ۝ (ابوداؤد شریف، كتاب اللباس، باب ما يقول اذا لبس ثوبا جديداً، رقم الحدیث ۴۰۳۳، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۶۰ دار احیاء)

ترجمہ:- تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور میری قوت و طاقت کے بغیر مجھ کو عطا فرمایا۔

درس :-

بیاریے اسلامی بھائیو! اس دُعا میں بندہ کتنی عاجزی و انکساری کا اظہار کر رہا ہے کہ دُعا پڑھنے والا پروردگارِ عالم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کر رہا ہے يَا اِلَهَ الْعَالَمِينَ جو

لباس میں زیب تن کر رہا ہوں اسے تو نے بغیر میری قوت کے عطا فرمایا ہے۔

حالانکہ مسلمان محنت و مشقت کی حلال کمائی سے کپڑا خرید کر سلواتا ہے۔ اتنی مشکلات کے باوجود مومن صادق عرض کرتا ہے۔ یا الہی یہ لباس تو نے ہی اپنے فضل و کرم سے عطا فرمایا ہے کیوں کہ اگر ذرا سی بھی عقل سلیم ہو تو یہ بات سورج کی شعاعوں سے بھی زیادہ روشن ہے کہ انسان اور اس کے اعضاء جوارح، عقل و شعور سب کو اللہ تعالیٰ ہی نے تو تخلیق کیا ہے۔ اس کو قوت و طاقت کا سرچشمہ بھی اللہ تعالیٰ ہی نے عطا فرمایا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں حلال کمائی سے خریدا ہوا لباس عطا فرمایا۔ یاد رہے کہ حرام کمائی سے خریدے ہوئے لباس کی نحوست بہت قبیح ہے۔

(الحمدرہ :- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو کسی کپڑے کو دس درہم میں خریدے اور اس میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس آدمی کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر یہ فرمایا کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور ﷺ سے نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (مشکوٰۃ)

متبرکّرہ دُعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو اس دُعا کو پڑھے گا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے۔ (ابوداؤد)

نیا لباس پہنتے وقت کی دُعا

﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہِ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہِ فِیْ حَیَاتِیْ ۝ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب، رقم

الحديث ۳۵۷۱، الجزء الخامس صفحه نمبر ۳۲۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت.)

ترجمہ:- تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔

﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ ۝

ترجمہ:- اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بُرائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بُرائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

درس:-

بیادے اسلامی بھائیو! اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے اور اس سے زائد سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو اس کی نعمت کا اظہار ہو یہ مستحب ہے۔ (ردالمختار، بحوالہ بہار شریعت)

اتنا لباس کا ہونا جس سے ستر عورت ہو سکے یہ ہم پر دینی تقاضا ہے۔ معلوم ہوا کہ لباس دینی ضرورت ہے کہ اس کے ذریعے ہم اپنا ستر عورت چھپا کر فرض پر عمل کرتے ہیں اور حرام سے بچتے ہیں۔ کیوں کہ بلا عذر دوسروں کے سامنے ستر عورت کھولنا حرام ہے۔ اس کے علاوہ ادائیگی نماز کے لئے اہم ضرورت کیوں کہ لباس موجود ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ انسان کی زینت بھی ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ عمدہ اور اچھا لباس پہنے تو غرور اور تکبر کو دل میں جگہ نہ دے بلکہ مقصود یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو اس کی نعمت کا اظہار ہو یہاں یہ بات بھی بیان کر دی جائے تو بہتر ہوگا کہ جس طرح ہم اپنے بدن کو لباس ظاہری سے آراستہ کرتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی روح کو لباس تقویٰ سے آراستہ کریں۔ معاذ اللہ اگر ہم نے لباس تقویٰ کو گناہوں کے سبب تار تار کر کے رکھ دیا ہے تو اب بھی وقت ہے کہ اللہ رب العلمین کی بارگاہ میں

خالص توبہ کریں۔ تاکہ وہ لباس تقویٰ جو تار تار ہو گیا ہے ایسا فرو ہو جائے کہ نشان بھی باقی نہ رہے۔

لباس پہننے وقت کی دُعا کے عنوان میں جو دو (۲) دُعا لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کا پڑھ لینا کافی ہے۔ اگر دونوں پڑھیں تو خوب تر ہے۔ پہلی دُعا کی تشریح مختصر اہو چکی ہے۔ دوسری دُعا کی تشریح اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیماتِ مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور علیہ (الصلوٰۃ والسلام) کی تعلیم فرمائی ہوئی دوسری دعا بڑی جامع ہے۔ اس دعا کو پڑھنے والا بندہ گویا اپنے معبود کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا ہے۔ کہ یا الہی جو لباس میں نے زیب تن کیا ہے اسے میرے لئے بھلائی اور باعثِ خیر بنا اور جس غرض کے لئے بنایا ہے اس میں بھی میرے لئے بھلائی فرما یعنی کپڑے میں خیر یہ ہے کہ آرام و راحت میسر ہو اور تکلیف دہ چیز سے محفوظ رہے۔ مثلاً موسمِ سرما میں سردی سے اور موسمِ گرما میں سورج کی حرّت سے اور جس غرض کے لئے بنایا گیا ہے اس میں بھی بھلائی عطا ہو۔ کپڑا بدن چھپانے اور زیب و زینت کی نیت سے جس میں اظہارِ نعمت ہو پہننے کی توفیق عطا فرما اور اپنے فضل و کرم سے نیتِ فاسدہ سے محفوظ رکھا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ التجا بھی کی جا رہی ہے کہ اس کپڑے کے شر سے بھی بچا یعنی کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کپڑے میں الجھ کر گر پڑتا ہے تو اس پریشانی سے مامون فرما اور جس غرض کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کی برائی سے عافیت دے یعنی ایسا نہ ہو کہ میں نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر اپنے اندر غرور و تکبر کو بسالوں۔ غور کیجئے کہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہمارے نفسوں کا کتنا تزکیہ ہے۔ مگر افسوس آج ہم نے اس کے برخلاف عمل کر کے اپنے دلوں کو کس قدر زنگ آلود کر لیا ہے۔

آج ہمارے دل غرور و تکبر بغض و عناد نمود و نمائش سے پراگندہ ہیں۔ اگر ہم چاہتے

ہیں کہ ہمارے قلوب ہر بُرائی سے پاک و صاف ہو جائیں ہمارے ظاہر و باطن میں موافقت ہو جائے۔ تو اس کا واحد حل یہ ہی ہے کہ ہم خلوص کے ساتھ متبعِ رسول ﷺ بن جائیں۔

(الحدیث :- ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب قمیض پہنتے تو داہنے سے شروع فرماتے۔

لہذا جب بھی لباس پہنا جائے تو ابتدا دائیں طرف سے کی جائے۔ مثلاً اگر تاپہنے تو پہلے داہنی آستین میں ہاتھ ڈالے پھر بائیں آستین میں اس کے بعد گردن میں اور شلوار وغیرہ پہنتے وقت پہلے دائیں پانچے میں پاؤں داخل کرے پھر بائیں میں اور شلوار یا پانجامہ وغیرہ بیٹھ کر پہنے اور لباس اتارتے وقت اس کے برعکس کرے مگر شلوار یا پانجامہ وغیرہ اب بھی بیٹھ کر اتارے گا۔ شلوار وغیرہ کھڑے ہو کر نہ پہنے۔ اور مرد عمامہ بیٹھ کر نہ باندھے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ وہ ایسے مرض میں گرفتار ہوگا جس کا علاج نہیں۔ (سنی بھشتی زیور)

عمامہ کھڑے ہو کر باندھے بیٹھ کر عمامہ نہ باندھنا چاہئے عمامہ مسجد میں باندھے یا خارج مسجد ہر صورت میں کھڑے ہو کر باندھے اور کھولے تو پیچ در پیچ کھولے جیسے باندھا تھا۔

دوست کو نیا کپڑا پہنے دیکھتے وقت کی دعا

تُبَلِّیْ وَيُخَلِّفُ اللّٰهُ ۝ (ابوداؤد، راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ)
ترجمہ اللہ تعالیٰ تجھے پہننا اور پھاڑنا نصیب کرے (اور) زیادہ دے۔

نیا عمامہ یا نئی چادر پہنتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ
وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ ۝

(ابوداؤد، ترمذی، راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو نے ہی مجھے (یہ چادر یا عمامہ) پہنایا ہے اور میں تجھ سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے بھی جس کے لئے اس کو بنایا گیا۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا دُعا کے سلسلے میں حدیث سماعت فرمائیں تاکہ اس دُعا کے پڑھنے کی وضاحت ہو جائے اور اسی تشریح کے تحت جوتے یا چپل پہنتے وقت کی دعا کی بھی وضاحت ہو جائے۔

(الحدیث:- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ! كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ دَاءً يَقُولُ (یعنی دُعا پڑھتے جو پہلے لکھے جا چکی ہے)

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا! حضور ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس (کپڑے) کا نام لیتے (یعنی) عمامہ یا قمیض یا چادر (وغیرہ) اور فرماتے (یعنی دُعا پڑھتے) (ابو داؤد، ترمذی)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ امام محی الدین ابوزکریا تہجدی بن شرف نووی (سن ولادت ۶۳۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ریاض الصالحین میں مُتَدَرِّجَہ حدیث مبارک کو باب (مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا أَوْ نَعْلًا أَوْ نَحْوَهُ)

ترجمہ:- جب نیا کپڑا جو تائیا اس طرح کی دوسری چیز پہنے تو کیا کہے کے تحت تحریر فرمایا ہے لہذا معلوم ہوا کہ جو چیزیں بھی پہننے کے زمرے میں آتی ہیں ان کو پہنتے وقت اس دُعا کو پڑھے اگرچہ نئے جوتے یا چپل ہوں جیسا کہ آپ نے ریاض الصالحین کے باب سے

اندازہ لگا لیا ہوگا۔ آخر میں جوتے یا چپل پہننے کے متعلق چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی (اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جوتا پہننے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے کہ داہنا پہننے میں پہلے ہو اور اُتارنے میں پیچھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی (اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! کھڑے ہو کر پہننے کی ممانعت ان جوتوں کے متعلق ہے جن کو کھڑے ہو کر پہننے میں دقت ہوتی ہو یعنی تسمے والے جوتے ورنہ بغیر تسمے کے جوتے جن کو کھڑے کھڑے پہننے میں دقت نہیں ہوتی یونہی چپل وغیرہ لہذا ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح جوتے پہننے سے قبل ان کو جھاڑ لیں تاکہ کوئی موذی کیڑا وغیرہ اگر داخل ہو گیا ہو تو اس پر اطلاع ہو جائے اور جسمانی اذیت سے محفوظ رہے یونہی جس وقت جوتے اٹھانے کی نوبت پیش آئے تو انہیں بائیں ہاتھ سے اٹھائیں یہ تمام تعلیمات احادیث سے ثابت ہیں۔ مزید معلومات کے لئے بہارِ شریعت کا سولہواں حصہ دیکھئے

سُرمہ ڈالتے وقت کی دُعا

اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ہمارا اسلام، حصہ اول، سبق نمبر ۱۶،

صفحہ نمبر ۴۰ مطبوعہ فرید بُک اسٹال اردو بازار لاہور۔)

ترجمہ:- الہی مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند (فائدہ اٹھانے والا) کر۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! سماعت اور بصارت دونوں اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتیں ہیں لہذا ہمیں ان نعمتوں کا جائز استعمال کرنا چاہئے ناجائز استعمال سے احتراز کریں مثلاً غیر محرم عورت کو دیکھنا۔ فلم وغیرہ دیکھنا یونہی غیبت سننا اور فحش باتیں گانے

باجے وغیرہ سنا جبکہ رغبت کے ساتھ ہوں۔ البتہ ان نعمتوں کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم آنکھوں اور کانوں کا جائز استعمال کریں مثلاً قرآن پاک کی زیارت۔ علماء مشائخ کی زیارت وغیرہ اور کانوں کی قوت سماعت کو تلاوت قرآن اور نعتِ مصطفیٰ ﷺ اور دینِ اسلام کی پیاری پیاری تعلیمات کو سننے میں استعمال کریں۔

(العمر بن الخطاب) :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اُمُّدُ سُرْمَہ لگایا کرو کہ وہ نگاہ میں چلا (روشنی چمک) دیتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ اور انہوں نے گمان کیا کہ نبی ﷺ کی سرمہ دانی تھی جس میں سے ہر رات سرمہ لگاتے تھے تین سلائیوں اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں (یعنی دہنی اور بائیں چشمانِ مبارکہ میں) (ترمذی شریف، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، رقم الحدیث ۷۶۳، ۱، النزء الثالث صفحہ نمبر ۲۹۴، دار الفکر بیروت۔)

اُمُّدُ سُرْمَہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں مگر صاحبِ مرآۃ علیہ (الرحمۃ) نے فرمایا زیادہ قوی قول یہ ہے کہ یہ ہلکے سرخ رنگ کا سرمہ ہوتا ہے جسے اصفہانی سرمہ کہا جاتا ہے۔ **سُرْمَہ ڈالنے کا طریقہ :-** سب سے پہلے دہنی آنکھ میں دو سلائیوں لگائے پھر بائیں آنکھ میں تین سلائیوں لگائے اور آخر میں پھر دہنی آنکھ میں ایک سلائی لگائے تاکہ ابتدا بھی دہنی طرف سے ہو اور انتہا بھی۔

رات کو سوتے وقت سرمہ لگانا فقیری (غربت) اور ضعفِ بصر کو دور کرتا ہے۔ دو پہر میں سوتے وقت سرمہ لگانا سنت نہیں ہے۔ البتہ جمعہ کی نماز کے لئے عیدین کے لئے سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، (ملخصاً) الجزء السادس صفحہ نمبر ۸۰/۹۱ ضیاء القرآن لاہور۔)

تیل لگاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

(الاحمدیۃ :- کُلُّ اَمْرِ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَا فِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ فَهُوَ اَقْطَعُ (ابن حبان. خطیب راوی حضرت ابو ہریرہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم)

ترجمہ:- شاندار کام کی ابتدا ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ سے برکت حاصل کر کے نہ کی جائے گی وہ بے برکت رہے گا۔ (بشیر القاری. شرح صحیح البخاری) چونکہ تیل لگاتے وقت کی دُعا مجھے کتابوں میں نہیں ملی اس لئے مذکورہ بالا حدیث شریف تحریر کی جس میں ہر ذیشان کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنے کی تعلیم ارشاد فرمائی گئی لہذا سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سنت کے مطابق تیل لگانا بلا شک و شبہ ذیشان کام ہے پس تیل لگاتے وقت بسم اللہ شریف کو پڑھا جائے یونہی سنت کے مطابق ناخن تراشتے وقت بھی اور اسی طرح ہر ذیشان کام پر بسم اللہ پڑھنا باعث برکت اور حدیث شریف پر عمل ہے لہذا ہر اچھے کام کی ابتدا کرتے وقت اگر اس سلسلے میں کوئی دعا مذکور نہ ہو تو اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھی جائے۔ آخر میں تیل لگانے اور ناخن تراشنے کی سنت بیان کی جاتی ہے۔

تیل لگانے کی سنت:- نبی کریم ﷺ جب سر اقدس میں تیل لگانے کا ارادہ فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں برتن سے تیل انڈیلتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے پھر آنکھوں پر یعنی پلکوں پر پھر سر میں تیل لگاتے سر میں تیل لگاتے تو پہلے پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے اسی طرح جب داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر داڑھی میں لگاتے اور داڑھی مبارک میں تیل لگاتے وقت پہلے داڑھی مبارک کے اس حصہ میں تیل لگاتے جو گردن سے ملا ہوا ہے۔ (زاد المعاد)

بہتر یہ ہے کہ سر کے اوپر حصے میں جب تیل لگائے تو پہلے دہنی طرف لگائے پھر بائیں

طرف یونہی جب کنگھی کرے تو پہلے دائیں جانب کرے پھر بائیں طرف کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کنگھی کرنے میں دہنی طرف سے مقدم رکھتے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث ۲۴، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۵۰۹ دار الفکر بیروت۔)

سنت یہی ہے کہ سر کے بال بکھرے نہ رہیں بلکہ ان میں کنگھی کی جائے اور بالوں کے دو حصے کئے جائیں اور مانگ بیچ سر میں ناک کے اوپر سے سیدھی نکالی جائے آج کل فیشن پرست مرد عورتیں ایک طرف سے مانگ نکالتے ہیں یعنی ٹیڑھی مانگ یہ خلاف سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، الجزء السادس صفحہ نمبر ۱۶۲ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور۔)

مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے حضور اقدس ﷺ سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگرچہ مونڈنا صرف احرام سے باہر ہونے کے وقت ثابت ہے دیگر اوقات میں مونڈنا ثابت نہیں حضور ﷺ کے موئے مبارک کبھی نصف کان تک کبھی کان کی لو تک ہوتے اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک سے چھو جاتے۔ (بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدہم، حظرو اباحت کا بیان، صفحہ نمبر ۹۸ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی۔)

پورے بال رکھنے کی صورت میں تیل لگانے اور مانگ نکالنے کی سنت کی ادائیگی بھی ہو جاتی ہے اور ویسے بھی نبی کریم ﷺ نے عادتاً بال شریف رکھے لہذا افضل یہی ہے کہ بال رکھے جائیں اور بالوں کو مونڈنا یا نہ جائے اگرچہ مونڈنا بھی جائز ہے۔ جب احرام سے باہر ہوتے وقت بال مونڈوائے تو پہلے دہنی طرف سے مونڈوائے اس کے بعد بائیں طرف سے جیسا کہ حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ (ریاض الصالحین)

سر کے بالوں میں کنگھی کرنے میں افراط و تفریط سے کام نہ لینا چاہیے یعنی نہ تو ایسا کرے کہ ہر وقت کنگھی کرنے اور بالوں کی زیبائش و آرائش کرنے ہی میں لگا رہے اور

نہ ایسا کرے کہ بالوں کو یونہی الجھے اور بکھرے ہوئے چھوڑ دے کیونکہ ان دونوں چیزوں کو احادیث میں پسند نہیں کیا گیا۔ البتہ داڑھی کے متعلق ہے کہ اگر مرد روزانہ داڑھی میں کنگھی کرے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اشعة اللمعات میں فرمایا کہ وضو کے بعد داڑھی میں کنگھی کرنا فقیری (غربت) کو دور کرتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ روز داڑھی شریف میں دوبار کنگھی فرماتے۔

(مروۃ المناجیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، الجزء السادس صفحہ نمبر ۶۳ اضیاء القرآن لاہور)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کثرت سے سر اقدس میں تیل ڈالا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث ۳۳، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۵۰۹ دار الفکر بیروت)۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ جب ہم تیل لگائیں تو تصور سنت پیش نظر ہوتا کہ اجر و ثواب پائیں اور ضمانت یہ فائدہ بھی حاصل ہوگا کہ تیل لگانا جسمانی طور پر بھی مفید ہے بعض لوگ کثرت سے تیل اس طور پر استعمال کرتے ہیں کہ قمیض کا کالر اور گردن کی طرف کا پڑا نہایت ہی میلا کچلا ہو جاتا ہے یہ نچافت کے خلاف ہے۔ کیونکہ سادگی یہ نہیں ہے کہ لباس میلا کچلا ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لباس صاف ستھرا ہونا چاہیے اگرچہ کم قیمت یا پیوند لگا ہو کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

﴿۱﴾ اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ ۝ (پاکیزگی ایمان سے ہے)

﴿۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ

(ترمذی شریف، کتاب الأدب، باب ماجاء فی النظافة، رقم الحدیث ۲۸۰۸، الجزء الرابع صفحہ نمبر ۲۶۵ دار الفکر بیروت)۔

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ پاک صاف ہے اور پاک صاف کی صفائی کو پسند فرماتا ہے۔

علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

بالوں کو آراستہ کرنا :- صاف ستھرا رکھنا۔ درست کرنا اور کنگھی کرنا۔ پاکیزگی اور ستھرا پن سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی لئے یہ مندوب ہے۔

(شرح شمائل ترمذی از علامہ سید امیر شاہ قادری گیلانی)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ نبی کریم ﷺ تیل کو اکثر استعمال فرماتے تھے مگر اس کے باوجود آپ کا لباس مبارک میلا پچھلا نہ ہوتا تھا چنانچہ ایک حدیث شریف سماعت فرمائیں اور ایک سنت بھی سن لیں۔

(الحدیث :- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کون و مکاں ﷺ اکثر سر اقدس میں تیل ڈالا کرتے تھے اور بسا اوقات داڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے۔ اور اکثر سر بند (رومال کی طرح ایک کپڑا اسکے لئے عربی میں قناع کا لفظ استعمال ہوتا ہے) باندھتے تھے یہاں تک کہ سر مبارک پر باندھنے کا کپڑا تیل والوں کے کپڑے کی طرح ہو جاتا تھا۔ (مشکوۃ شریف، کتاب اللباس، باب الترتیل، الفصل الثانی صفحہ نمبر ۳۸۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)۔

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ سر اقدس پر عمامہ شریف کے نیچے رومال کی طرح کا کپڑا باندھتے۔ تاکہ عمامہ مبارک اور ٹوپی شریف تیل سے میلی نہ ہو۔ چونکہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کا مزاج شریف اور طبیعت شریف انتہائی نفاذت پسند تھی اس لئے عمامہ مبارک اور ٹوپی شریف کو بھی تیل کی چکناہٹ سے بچانے کے لئے اور صاف ستھرا رکھنے کے لئے یہ کپڑا استعمال فرماتے اسی مضمون کو مرآۃ شرح مشکوٰۃ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ (شرح شمائل ترمذی)

لہذا معلوم ہوا کہ سر اور عمامہ کے درمیان رومال کی طرح ایک کپڑا رکھنا بھی پیارے مصطفیٰ ﷺ کی پیاری سنت اور عامل کے لئے اجر و رحمت کے علاوہ باعثِ نفاذت ہے۔

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ: - ناخن تراشنے کا آسان طریقہ جو حضور اقدس ﷺ سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد اب سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشنے اس صورت میں ناخن تراشنے کا عمل سیدھے ہاتھ سے شروع ہو کر سیدھے ہاتھ ہی پر ختم ہوگا۔ (درمختار، کتاب الحظرو باب الاستبراء وغیرہ، الجزء التاسع صفحہ نمبر ۵۸۲ امدادیہ ملتان.)

پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ: - پاؤں کی انگلیوں کے ناخن داہنے پاؤں کی سب سے چھوٹی انگلی سے تراشنے شروع کرے اور ترتیب کے ساتھ ناخن تراشتا ہوا بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (ردالمختار، کتاب الحظرو الاباحہ، باب الاستبراء وغیرہ، الجزء التاسع صفحہ نمبر ۵۸۲ امدادیہ ملتان.)

جمعہ کے دن ناخن تراشنا مستحب ہے البتہ ناخن اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کے دن کا انتظار نہ کرے۔ کیونکہ ناخن تراشنے۔ مونچھیں تراشنے۔ زیر بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنے کی انتہائی مدت چالیس دن ہے لہذا چالیس دن سے زائد نہ چھوڑے کیونکہ یہ ممنوع ہے۔

(الحدید :- جو جمعہ کے دن ناخن تراشوائے اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔

(بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانز دھم صفحہ نمبر ۱۸۵، باب حجامت بنوانا اور ناخن تراشوانا، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

عطر لگاتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ (ماخوذ از حدیث)

درس :-

بیاریے اسلامی بھائیو! چونکہ عطر لگانا بھی سرکارِ مدینہ ﷺ کی سنت ہے اور ذیشان

کام ہے لہذا عطر لگاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھی جائے جیسا کہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ”ہر اچھے کام کی ابتدا بسم اللہ سے نہیں کی جائے گی تو وہ بے برکت ہوگا۔“

(خطیب)

تاجدارِ مدینہ ﷺ کو مہندی کے پھول۔ مشک اور عود کی خوشبو بہت پسند تھی۔ (زاد المعاد) حضور ﷺ (الصلوة) آخر شب اور سونے سے بیدار ہو کر قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو فرماتے اور پھر خوشبو لباس مبارک پر لگاتے یونہی آپ سر اقدس پر بھی خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آخر میں یاد ہے کہ عطر لگانا امتیوں کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ خود سرکارِ مدینہ ﷺ کا سراپا اقدس ایسی خوشبوؤں سے معطر تھا کہ کائنات کی کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضرت شیخ علامہ یوسف بن اسماعیل بھانی علیہ (الرحمۃ وصال الوصول میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”اسحاق بن راہویہ علیہ (الرحمۃ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک سے جو خوشبو آتی تھی وہ دوسری تمام خوشبوؤں سے مختلف ہوتی تھی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو کثرت سے پسینہ آتا تھا چہرہ مبارک پر پسینہ آتا تو موتیوں کی طرح محسوس ہوتا اور اسکی خوشبو مشک اور اذفر سے بھی زیادہ ہوتی۔ (شرح شمائل ترمذی)

خصائصِ کبریٰ میں بیہقی کی روایت ہے وہ اُمُّ المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضور ﷺ کا وصال شریف ہوا تھا۔ اس دن میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھا تھا۔ اب بہت جمعے گزر چکے ہیں کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی بھی ہوں اور اسے دھوتی بھی ہوں مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے نہیں گئی۔

(شرح شمائل ترمذی)

گلاب کے پھول کو سونگھتے وقت کی دُعا

الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ۝

وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ ۝

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! گلاب کا پھول سونگھتے وقت آقا ﷺ پر مطلقاً درود پاک پڑھنا چاہیے۔ اور یہاں آسان ترین درود پاک تحریر کر دیا ہے۔

(الحمد لله :- مَنْ شَمَّ الْوَرْدَ الْأَخْمَرِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ جَفَانِي ۝

(نزهة المجالس، باب فضل الصلوة والتسليم، الخ، الجزء الثاني صفحہ نمبر ۸۰ مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت.)

ترجمہ :- جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر درود نہ پڑھا اس نے مجھ پر جفا کی۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ پھول کو سونگھتے وقت درود شریف پڑھنا چاہیے تاکہ جفا کے بجائے وفا ہو اور انشاء اللہ ہر مرض کی دوا ہو۔

نکاح کے بعد دُولہا اور دُلہن کے لئے دُعا

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ ۝

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔ (ابوداؤد شریف، کتاب النکاح، باب ما يقال للمتزوج، رقم الحديث ۲۱۳۰، الجزء الثاني صفحہ نمبر ۳۵۱ دار احیاء التراث بیروت.)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! نکاح ہونے کے بعد دُولہا اور دُلہن کے لئے برکت کی دُعا کرنی چاہیے۔ کہ ان سے ہمارا دینی رشتہ اور نسبی رشتہ ہوتا ہے۔ اور اسلامی مبارکبادی بھی یہی ہے کہ نکاح ہونے کے بعد فریقین کے لئے دُعا برکت کی جائے۔ لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دُلہن سے اس کی سہیلیاں اور دُولہا سے اس کے دوست احباب بجائے اس

کے کہ انہیں برکت کی دُعا دیں بڑے نازیبا کلمات کہتے ہیں جن کا تحریر کرنا نامناسب ہے۔ ہمیں چاہیے کہ فضول گوئی اور دوسری لغویات کے بجائے ان کے لئے دعائے برکت کریں۔

شب زفاف (سہاگ رات) میں ملاقات کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ ۝

ترجمہ:- یا الہی میں تجھ سے اس کی (یعنی بیوی) بھلائی اس کی فطری عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی بُرائی سے اور اسکی فطری عادتوں کی بُرائی سے۔ (ابوداؤد شریف، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، رقم الحدیث ۲۱۶۰، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۳۶۲ دار احیاء التراث بیروت۔)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب پہلی رات کو اپنی زوجہ کے پاس جائے تو نرمی کے ساتھ معمولی سے اس کی پیشانی کے بال ہاتھ میں لے کر یہ دُعا پڑھے۔ اگر ہم اس دُعا کے معنوں میں غور کریں تو اس میں ہمارے لئے کتنا امن و سکون کا پیغام ہے۔ لہذا اس دُعا کو اس خوشی کے موقع پر پڑھ لیں تو اللہ سے امید ہے کہ اپنی رحمت سے زوجین کا تعلق خیر و بھلائی کے ساتھ قائم و دائم رکھے گا۔ گویا یہ دُعا ہمیں درس دیتی ہے کہ کسی بھی وقت یادِ الہی سے غافل نہ ہوں بلکہ ہر لحظہ اس کی رحمت کے طلبگار رہیں۔

بیوی کے ساتھ صحبت کے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ۝

(بخاری شریف، کتاب التوحید، باب السُّؤَالُ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی، الجزء التاسع صفحہ نمبر ۱۱۹ مطبوعہ دار طوق النجاة بیروت۔)

ترجمہ:- اللہ کے نام سے۔ یا الہی ہمیں شیطان سے بچا اور اُسے (یعنی اولاد کو) شیطان

سے بچا جو تو ہمیں عطا کرے۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بیوی سے صحبت کا ارادہ ہو تو برہنگی سے پہلے اس دُعا کو پڑھے اس دُعا میں اس بات کی نصیحت کی جا رہی ہے کہ تمہارا اپنی بیوی کے ساتھ خلوت کرنا تلذذ و نفسانی خواہشات کے لئے نہ ہو بلکہ اس سے مقصود یہ ہو کہ ہم بے حیائی سے محفوظ رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اولاد عطا فرمائے۔ اسی لئے شیطانِ لعین سے اپنی اور اپنی ہونے والی اولاد کی محافظت کی دعا اللہ رب العالمین سے کی جا رہی ہے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جو شخص صحبت کے وقت یہ دُعا پڑھے گا اور اس کے لڑکا پیدا ہو تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

وقت انزال کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا

ترجمہ:- ”یا الہی شیطان کے لئے حصہ نہ بنا اس میں جو (اولاد) تو مجھ کو عطا کرے“

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب انزال ہو تو اس دُعا کو دل میں پڑھے۔ اس موقع پر اس دُعا کی تعلیم دینا بھی اس بات کی شہادت ہے کہ اسلام کامل و اکمل دین ہے۔ تاکہ مسلمان کسی بھی معاملے میں کسی دوسرے مذہب کا محتاج نہ رہے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسلمان ہر حال میں یادِ الہی میں مصروف رہے۔ اگر ہم اپنے اکابرین کے حالاتِ زندگی کو دیکھیں تو یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ کہ کسی ساعت ان سے یادِ الہی میں غفلت ہو جاتی تو وہ اس ساعت کی زندگی کو زندگی نہیں بلکہ پشیمردگی تصور کرتے تھے۔

یہ بات یاد رکھیے کہ ہونے والی (اگر مقدر میں ہے) اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا یوں کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے لیکن جب اولاد پیدا

ہو جائے اور اسے شیطانی کاموں سے نہ روکے اُسے امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرے تو بڑی عجیب بات ہوگی۔ پس آگاہ ہو جائیے کہ یہ دُعاء ہمیں آئندہ کے لئے بھی لائحہ عمل اور دعوتِ فردِ دیتی ہے۔

جماع کرتے وقت ان باتوں کا ضرور خیال رکھیئے :-

جماع کرتے وقت کلامِ مکروہ ہے۔ بلکہ بچے کے گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔ یونہی عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے کہ بچے کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور اس وقت مرد و عورت کپڑا وغیرہ اوڑھ لیں۔ جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے لئے بے شرم و بے حیا ہونے کا اندیشہ ہے۔ (عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

بچہ کی ولادت کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (یعنی اذان)
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (یعنی اقامت)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بچہ کی ولادت ہو جائے تو مستحب یہ ہے کہ اس کے دامنِ کان میں اذان کہے اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ چاہے مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔ اور جو بال بچے کے سر سے اتریں ان کے وزن کے برابر چاندی یا اللہ تعالیٰ نے اگر رزق میں کشادگی دی ہے تو سونا خیرات کرے۔

بچہ کا اچھا نام رکھنا چاہئے۔ اولاد بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت ہے لہذا اس کے ملنے پر شکر گزاری کے کام کرنا چاہئیں۔ نہ کہ وہ کام جس میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہو۔ مثلاً گانا بجانا وغیرہ۔

اور عقیقہ اپنی حیثیت کے مطابق کرے۔ ادھار لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی نمود و

نمائش مقصود ہو۔

تحنیک کا طریقہ :- بچہ کی ولادت کے بعد کھجور یا میٹھی چیز لے کر اسے چبا کر بچے کے تالو میں ملیں اور خیر و برکت کی دعا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ تحنیک کرنے والا متقی و پرہیزگار ہو۔

عقیقہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ هَذِهِ عَقِيْقَةُ ابْنِي (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) دَمَهَا بِدَمِهِ
وَلَحْمَهَا بِلَحْمِهِ وَشَحْمَهَا بِشَحْمِهِ وَعَظْمَهَا بِعَظْمِهِ وَجِلْدُهَا
بَجِلْدِهِ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِّابْنِي مِنَ النَّارِ
وَتَقَبَّلْهَا مِنْهُ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ
الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے گی

اَللّٰهُمَّ هَذِهِ عَقِيْقَةُ بِنْتِي (یہاں پر لڑکی کا نام لیا جائے) دَمَهَا بِدَمِهَا
وَلَحْمَهَا بِلَحْمِهَا وَشَحْمَهَا بِشَحْمِهَا وَعَظْمَهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا
بَجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِّبِنْتِيْ مِنَ النَّارِ وَ
تَقَبَّلْهَا مِنْهَا كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ
الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَ
مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝

جب اس دعا کو پڑھ لے تو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر جانور کو ذبح کرے۔

درس :-

بیاریے اسلامی بھائیو! عقیقہ کرنا سنتِ مؤکدہ نہیں ہے۔ مگر حضور ﷺ کے قول و فعل سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے رزق میں وسعت دی ہے تو کرے کہ بچے کے لئے باعثِ برکت ہے لڑکے کے لئے دو بکرے لڑکی کے لئے ایک بکری ذبح کرنا سنت ہے۔ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کیا تو جب چاہے کرے عمر کی قید نہیں۔ اور جو عوام میں مشہور ہے کہ جس کا عقیقہ نہ ہو وہ قربانی نہیں کر سکتا بے اصل ہے۔ اگر قربانی واجب ہے تو قربانی کا اس پر کرنا واجب ہے۔ عقیقہ سے اس کا تعلق نہیں۔ اسی طرح یہ مسئلہ جو مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت دادا۔ دادی۔ والدین اسی طرح نانا۔ نانی نہیں کھا سکتے بے اصل ہے۔ (تفصیلی مسائل کیلئے ملاحظہ کریں بہار شریعت حصہ پانزدہم)

بچہ کی پیدائش کے وقت دشواری پر دُعا

يَا خَالِقَ النَّفْسِ وَيَا مُخْلِصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَيَا مُخْرِجَ
النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِصْهَا ۝ (مدارج النبوت، باب ششم معجزات
آنحضرت ﷺ، رقیہ عسر ولادت، الجزء الاول صفحہ نمبر ۲۳۵ نوریہ رضویہ)
ترجمہ:- اے نفس کے پیدا کرنے والے اور اے نفس کو نفس سے نجات دینے والے
اور اے نفس سے نفس کو نکالنے والے اس (یعنی درِ زہ میں مبتلا عورت) کو آزاد کر دے۔

درس :-

بیاریے اسلامی بھائیو! حضرت ابن عباس رضی (لہ عنہم) سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ (السلام) کا گزر ایک ایسی عورت پر ہوا جس کا بچہ رحم (بچہ دانی) میں مر گیا تھا اس عورت نے عرض کی اے کَلِمَةُ اللَّهِ (یعنی اللہ کی بات مراد حضرت عیسیٰ علیہ (السلام)) میرے لئے دُعا فرمائیے کہ حق تعالیٰ مجھے اس دشواری سے نجات دے اس پر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ (السلام) نے دُعا کی (یعنی مُتَبَرِّكُہ دُعا کی) لہذا اس عورت کے ہاں بچہ بلا تکلیف تولد ہو گیا۔ شیخ مرجانی علیہ (الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب کوئی عورت درِ زہ میں مبتلا

ہو تو اس کے لئے یہ دُعا لکھ کر دے۔

طلبِ اولاد کی دُعا

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

(قرآن مجید، سورۃ الانبیاء آیہ نمبر ۸۹، پارہ نمبر ۱)

ترجمہ:- اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

(کنز الایمان)

سفر شروع کرتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُہ

ترجمہ:- یا الہی میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔ اور

تیری ہی مدد سے پھرتا ہوں۔ (بزار۔ راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سفر کا ارادہ کرے تو اس دُعا کو پڑھ لے اور دو رکعت نماز سفر کی پڑھ لے نماز سفر پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو دو رکعت نماز نفل کا ہے طہرائی کی حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقتِ ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔ (بہار شریعت، الجزء الاول، حصہ چہارم، نماز سفر و واپسٹی سفر، ج ۲، صفحہ نمبر ۲۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز سفر گھر میں پڑھے۔ آئینہ، سرمہ، کنگھا اور مسواک اپنے پاس رکھے کہ سنت ہے جب سفر کو جائے تو جمعرات پیر یا ہفتہ کا دن ہو۔ اور صبح کا وقت مبارک ہے۔ اور اہل جمعہ کو جمعہ کے دن سفر کرنا اچھا نہیں۔ (بہار شریعت)

اگر آسانی ہو تو ان ایام میں سفر کرے ورنہ ضرورتاً دوسرے دنوں میں بھی سفر کر سکتا ہے۔ بس بندہ مومن کی نظر اس طرف رہے کہ مؤثر (حقیقی کارساز) اللہ تعالیٰ ہے۔

سفر کے وقت کی دعا

اَسْتُوْدُعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ۝

ترجمہ:- اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔
(ابو داؤد شریف، کتاب الجہاد، باب فی الدُّعاء عند اللوداع، رقم الحدیث ۲۶۰۰،
الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سفر کو جائے تو رخصت کرنے والا مسافر کے لئے یہ
دُعا کرے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا کوئی عزیز دو بٹنی یا کویت وغیرہ جاتا
ہے۔ تو ہماری زبان تو حرکت کرتی ہے۔ لیکن فرمائش کے لئے کہ میرے لئے فلاں چیز
بھیج دینا یا فلاں چیز واپسی پر لیتے آنا۔ لیکن اس دُعا کو پڑھنے کے لئے (جو مسافر کیلئے
ایک حصار کی مانند ہے) ہماری زبان حرکت نہیں کرتی۔ اس دُعا میں ہمیں بتلایا گیا ہے کہ
سفر میں جانے والے اپنے مسلمان بھائی کے لئے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخیر کی دُعا
کرے کیوں کہ اکثر سفر میں حادثات ہوتے رہتے ہیں۔

مسافر کی رخصت کرنے والے کے لئے دُعا

اَسْتُوْدُعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تُخَيِّبُ اَوْ لَا تُضِیْعُ وَدَائِعُهُ

ترجمہ:- میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں بے کار یا ضائع نہیں ہوتی
ہیں۔ (طبرانی، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب رخصت کرنے والا مسافر کے لئے دُعا کرے تو
جواب میں مسافر رخصت کرنے والے کے لئے یہ دُعا کرے۔ اگر رخصت کرنے والے
زیادہ ہوں تو اَسْتُوْدُعُكَ اللّٰهَ کی بجائے اَسْتُوْدُعُكُمْ اللّٰهَ کہے۔

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ ۝ ترجمہ:- اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں)

(ابوداؤد شریف، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل اذ رکب، رقم الحدیث ۲۶۰۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء التراث بیروت.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب گھوڑے یا اونٹ یا موجودہ رائج سواری مثلاً بس یا ریل وغیرہ پر سوار ہونے لگے تو پہلی صورت میں رکاب میں پاؤں رکھتے وقت اور دوسری صورت میں پائیدان پر پاؤں رکھتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (ابوداؤد شریف، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل، الخ، رقم الحدیث ۲۶۰۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء التراث بیروت.)
ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اسے (سواری کو) مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سواری کے جانور کی پیٹھ پر بیٹھ جائے یا بس یا ریل وغیرہ کی سیٹ پر بیٹھ جائے تو یہ دُعا پڑھے۔ یاد رہے کہ اکثر اوقات ریل یا بس میں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہوتی لہذا کھڑے ہو کر سفر کرنا پڑتا ہے لیکن یہاں پر کھڑے ہو کر بھی یہ دُعا پڑھے اس دُعا کو پڑھنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تین بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار اور آخر میں سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ ۝ پڑھے۔ (ابوداؤد شریف، کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل الخ، رقم الحدیث ۲۶۰۲، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۴۹ دار احیاء التراث بیروت.)

بے شک جو لوگ سواری پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے تو اس جانور کے اٹھتے ہوئے ہر قدم پر اس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (تفسیر نعیمی، الجزء الاول، بحث بسم اللہ کے فوائد، صفحہ نمبر ۵۲، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)۔

اور اسی طرح جو شخص کشتی (بحری جہاز) میں سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے تو جب تک وہ اس میں سوار رہے گا اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (تفسیر نعیمی، الجزء الاول، بحث بسم اللہ کے فوائد، صفحہ نمبر ۵۲، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)۔

جو کوئی سوار چلتے وقت خالی ہو کر (یعنی تمام دیگر جھیلوں سے بچ کر) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے ایک فرشتہ سوار کر دیتا ہے۔ (یعنی فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے)۔ اور اگر شر (یعنی برے شعار جو خلاف شرع ہوتے ہیں) میں مشغول ہوتا ہے۔ تو اس کے پیچھے ایک شیطان سوار کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

کشتی یا بحری جہاز پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِيْمُ ۝ وَمَا قَدَّرُ
وَاللّٰهُ حَقٌّ قَدْرُهُ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ ط سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(طبرانی۔ راوی حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہم)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بخشنے والا رحم والا ہے۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہئے تھی نہ کی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہے۔ اور آسمان لپٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ پاک اور برتر ہے اس سے جسے اس کا شریک بتاتے ہیں۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کشتی یا بحری جہاز پر سفر کریں تو مندرجہ بالا دُعا پڑھیں۔ ان کے علاوہ کلمہ شہادت بھی پڑھ لیں۔

ایک دفعہ منوڑا کا تبلیغی دورہ تھا جس کی قیادت امیر دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ نے کی۔ کشتی کے سفر میں آپ نے مُتَذَكِّرہ دعا پڑھنے کے بعد کلمہ شہادت بھی پڑھایا۔ استفسار کرنے پر ارشاد فرمایا کہ کل بروزِ قیامت یہ پانی بھی ہمارے کلمہ شہادت پڑھنے کی گواہی دیگا۔

جب سفر شروع کر دے اس وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالتَّقْوٰی وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلٰیْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبَكَ مِنْ وَّعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ ۝ (مسلم شریف، کتاب الحج، باب ما یقول اذا ركب البحر، رقم الحدیث ۱۳۶۲، صفحہ نمبر ۷۰۰/۷۰۱ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت،)

ترجمہ:- یا الہی ہم اپنے سفر میں تجھ سے نیکی و پرہیزگاری اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں۔ یا الہی ہم پر ہمارا سفر آسان کر دے۔ اور اس کا فاصلہ طے کر دے۔ الہی تو ہی سفر میں مالک اور گھر والوں کے لئے نگہبان ہے۔ یا الہی میں تجھ سے سفر کی مشقت اور ناپسندیدہ منظر اور مال اور اہل و اولاد میں واپسی پر خرابی سے پناہ مانگتا ہوں۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب سفر شروع کر دے تو اس دُعا کو پڑھ لیں اور اسی سفر سے لوٹتے وقت واپسی پر بھی اسی دُعا کو پڑھ کر یہ کلمات زیادہ کرے۔

اَتَّبِعُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ۝

ترجمہ:- ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ (مسلم شریف، کتاب الحج، باب ما یقول اذارکب الحج، رقم الحدیث ۱۳۴۵، صفحہ نمبر ۷۰۲ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت۔)

سفر سے بخیریت واپس آنے کی دعا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لَرَاٰدُكَ اِلٰی مَعَادِہٖ

(قرآن مجید، سورۃ القصص آیہ نمبر ۸۵، پارہ نمبر ۲۰)۔

جانور کو ٹھوکر لگتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ (نسائی، راوی حضرت ابو ملیح رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے (مدد چاہتا ہوں)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اگر سواری کے جانور کو ٹھوکر لگے تو یہ دعا پڑھے۔ آج کل بس یا دوسری سواریوں میں سفر کیا جاتا ہے لہذا اس میں اگر بریک وغیرہ لگے تو یہ دعا پڑھے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ حادثات سے تحفظ کا ذریعہ ہوگا۔

بلندی پر چڑھتے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اَكْبَرُ (بخاری، حضرت جابر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے (بے شک سب بڑائی اسی کے لئے ہے۔)

بلندی سے اترتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ (بخاری، راوی حضرت جابر رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بلندی پر چڑھے تو (اَللّٰہُ اَكْبَرُ) کہے اور جب بلندی سے اترے تو (سُبْحَانَ اللّٰہِ) گویا ان دُعاؤں میں اس بات کا درس دیا جا رہا ہے کہ بلندی پر چڑھتے وقت اپنے نفس میں بڑائی کا تصور نہ رکھے بلکہ بندہ مومن کے دل

میں یہ بات ہمیشہ رہے کہ تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور جب نیچے اترے تو اللہ پاک کی پاکی بیان کرے۔

کسی منزل میں قیام کرنے کے وقت کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

ترجمہ:- میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ (کامل) کی پناہ لیتا ہوں اس چیز کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ (ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ماجاء ما یقول اذا نزل مِنْزِلًا، رقم الحدیث ۳۴۳۸، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۵۷۵ دار الفکر بیروت.)

درس:-

بیاریے اسلامی بھائیو! جب دورانِ سفر کسی مقام پر ٹھہرے تو اس دعا کو پڑھ لے۔ اس دعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ اس دعا کو پڑھ لینے سے جب تک وہ اُس جگہ سے کوچ نہیں کرے گا اس وقت تک کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچائے گی جب دورانِ سفر کسی منزل پر ٹھہرے تو راستے میں قیام نہ کرے اور جتنے احباب سفر میں ہیں سب مل جل کر ٹھہریں۔

(الحمدرح :- صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کو منزل پر اترتو راستہ سے بچ کر ٹھہرو۔ کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے۔ اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

(بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدہم، آداب سفر کا بیان، صفحہ نمبر ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

(الحمدرح :- ابو داؤد نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ جب منزل پر اترتے تو متفرق ٹھہرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا متفرق ہو کر ٹھہرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد صحابہ کسی منزل پر اترتے تو ملکر ٹھہرتے۔

(بہار شریعت، الجزء الثالث، حصہ شانزدہم، آداب سفر کا بیان، صفحہ نمبر ۲۵۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی.)

شہر دیکھتے وقت کی دعا

اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيهَا وَاعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ۝

ترجمہ:- میں تجھ سے اس (شہر بستی یا گاؤں) کی بھلائی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس کی اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ (طبرانی۔ راوی حضرت لبابہ بن ابو رفاعہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب اُس شہر کو دیکھے جس میں قیام کرتا ہے تو اس دُعا کو پڑھ لے اِنْ شَاءَ اللہ العزیز اس شہر کے لوگوں سے بھلائی پائے گا۔ اور بُرائی سے محفوظ رہے گا۔

شہر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا (تین مرتبہ) پھر اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَّاها وَحَبِيْنَا

اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِيْبٍ صَالِحٍ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ۝ (طبرانی)

ترجمہ:- الہی برکت دے ہمیں اس (شہر یا گاؤں) میں یا الہی ہمیں اس (شہر یا گاؤں) کے ثمرات نصیب کیجئے اور ہمیں اس کے رہنے والوں کا محبوب کر دے اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا دوست بنادے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب شہر میں داخل ہوں تو اس دُعا کو پڑھیں۔ غور کیجیے کہ اس دُعا کے کلمات طہیات ہمارے لئے کتنے بابرکت ہو سکتے ہیں مگر اس وقت جس وقت ہم دُعا کو پڑھ لیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ ہم جس کام کے لئے اس شہر میں گئے ہوں گے اس میں برکت ہوگی۔ چاہے وہ دین کا کام ہو یا رزق حلال کا معاملہ اور پھر دُعا کی جارہی ہے کہ یا الہی اس شہر کے لوگ مجھ سے محبت رکھیں تاکہ میرا وہاں قیام سہل ہو

جائے اور اس کے نیک لوگ میرے ہم نشین بن جائیں۔ کیونکہ اچھا ہم نشین مل جانا بہت بڑی نعمت ہے۔ بُرے ہم نشین سے بہتر ہے۔ کہ آدمی تنہائی کو اپنالے۔

(الحدید ۴) :- بیہقی نے شعب الایمان میں عمران بن حطان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملنے گیا تو انہیں کالی کالی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اے ابوذر یہ تنہائی کیسی، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تنہائی اچھی ہے بُرے ہم نشین سے۔ اور صالح ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے۔ اور اچھی بات خاموشی سے بہتر ہے۔ اور بُری بات بولنے سے چُپ رہنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

سفر میں خوشحالی کی دعا

﴿۱﴾ سُوْرَةُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ ایک مرتبہ

﴿۲﴾ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ ۝ ایک مرتبہ

﴿۳﴾ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ ایک مرتبہ

﴿۴﴾ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ ایک مرتبہ

﴿۵﴾ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ ایک مرتبہ

ترجمہ:- (کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن) میں ان پانچوں سورتوں کا ترجمہ دیکھئے۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! سفر شروع کرنے سے پہلے ان پانچوں سورتوں کو پڑھو اور اسی ترتیب سے پڑھو جو اوپر تحریر کی گئی ہے۔ ان سورتوں کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سے پڑھنا شروع کرے اور آخر میں بسم اللہ ہی پر ختم کرے یعنی ہر سورت کی ابتداء میں بسم اللہ شریف پڑھے اور جب آخر میں سورۃ (النّاس) پڑھے چکے تو پھر بسم اللہ پڑھے جو شخص ان سورتوں کو سفر سے پہلے پڑھے تو اس کے لئے

سفر میں خوشحالی ہوگی۔

(الاحمدیہ :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے جبیر (رضی اللہ عنہ) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے دوستوں سے اچھی حالت میں رہو۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ جی ہاں (یعنی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو پھر یہ پانچ سورتیں (یعنی سورۃ الکفرون سے سورۃ الناس تک) پڑھ لیا کرو۔ اور ہر سورت کو بسم اللہ شریف ہی سے شروع کرو۔ اور بسم اللہ شریف ہی پر ختم کرو۔ (دُرِّ مختار)

جب کوئی شگون دل میں کھٹکے اس وقت کی دعا
اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ۝

ترجمہ :- الہی تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا کوئی برائی دور نہیں کرتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت و طاقت نہیں۔ مگر تیری (مدد) سے۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الطب، باب فی الطیْرۃ، رقم الحدیث ۳۹۱۹، الجزء الرابع، صفحہ نمبر ۲۵ دار احیاء التراث بیروت.)

درس :-

پیادے اسلامی بھائیو! بدشگونی کی اسلام میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مثلاً بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اگر ان کے سامنے سے کالی بلی گزرے یعنی راستہ کاٹ کر گذر جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے بُرا ہوا ہم جس مقصد کے لئے جا رہے تھے۔ وہ پورا نہ ہوگا لہذا واپس گھر لوٹ جاتے ہیں اور دوبارہ پھر جس مقصد کے لئے گھر سے نکلے تھے اس کام کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ اسلام میں ایسے توہمات (وہم کی جمع) اور بدشگونیوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے مسلمانوں نے یہ افعال ہندوؤں، مشرکوں سے سیکھے ہیں۔ لہذا ایسے تمام توہمات و بد

شکوئیات سے اجتناب کرنا چاہیے اگر دل میں کبھی ایسی بات کھٹکے تو مُتَذَكِّرہ دُعا کو پڑھے۔ کہ اس دُعا میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ مؤثّر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے یہی بات اگر بندہ مومن ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھے تو تمام توہمات اور بد شکوئیات سے چھٹکارا ہو جائے۔

نظر بد لگنے پر پڑھنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَذْهَبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصِيَّهَا

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے یا الہی اس کی گرمی اور سردی اور اس کی مصیبت دور کر

دے۔ (نسائی۔ راوی حضرت جابر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کو نظر لگ جائے یا خود اپنے آپ کو ہی نظر لگ جائے تو یہ دُعا پڑھ کر دم کرے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کلمات سے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہوں۔ دم (جھاڑ پھونک) کرنا جائز ہے۔

جانور کو نظر لگ جانے پر پڑھنے کی دُعا

لَا بَأْسَ اَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشّافِیْ لَا یُکْشِفُ

الضُّرَّ اِنَّا اَنْتَ ۝ (ابن ابی شیبہ راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- کوئی ڈر نہیں ہے (اے) انسانوں کے رب بیماری دور کر دے اور شفا دے دے کیوں کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی نقصان دور نہیں کر سکتا۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مُتَذَكِّرہ دُعا آجَبَہ (یعنی ہر چوپایہ جانور بالخصوص وہ چوپائے جن سے سواری یا بوجھ لادنے کا کام لیتے ہیں اسی طرح وہ چوپائے جن سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے) کو نظر لگنے پر پڑھی جائے۔

پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جانور کو نظر لگی ہو اس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین بار پھونکے پھر اس دُعا کو پڑھے۔

آگ بجھانے کی دُعا

اللّٰهُ اَكْبَرُ (ابو لیلیٰ، راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (بے شک تمام بڑائیاں اسی کے لئے ہیں)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب آگ لگی دیکھتے تو مُتَذَكِّرُ گزہ دُعا کو بار بار پڑھے اور اس کے ساتھ جو اسباب دنیا آگ بجھانے کے لئے کئے جاتے ہیں ان کو بروئے کار لائے تو انشاء اللہ العزیز آگ جلد ہی بجھ جائے گی۔

پیشاب بند ہو جانے یا پتھری

ہو جانے پر پڑھنے کی دُعا

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ
وَاعْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَا نَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ
شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأَ ۝

(ابوداؤد شریف، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم الحدیث ۳۸۹۲، الجزء الرابع، صفحہ نمبر ۱۷۱ دار احیاء التراث بیروت)

ترجمہ:- ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس کا ظہور آسمانوں میں ہے تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمان وزمین میں جاری ہے جس طرح تیری رحمت آسمانوں میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں کر دے۔ اور بخش دے ہمارے گناہ اور خطائیں تو رب ہے اچھے لوگوں کا پس اُتار دے شفا اپنے خزانہ شفاء سے اور رحمت اپنے خزانہ رحمت سے اس درد پر کہ

یہ اچھا ہو جائے۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا کسی کو پتھری ہو جائے تو اس دُعا کو پڑھ کر دم کرے اکسیر اعظم ہے۔

جل جانے پر پڑھنے کی دُعا

أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیْ اِلَّا اَنْتَ ۝ (نسائی۔ راوی حضرت محمد بن حاطب)

ترجمہ:- اے انسانوں کے رب تکلیف دور فرما شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی جل جائے تو مُتَدَرِّگَہ دُعا پڑھ کر دم کرے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ دین اسلام میں ادویہ، ادعیہ اور آیات قرآنیہ دونوں طریقوں سے علاج جائز ہے۔

(الاحمدی :- حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ ایک شہد اور دوسرا قرآن (یعنی قرآنی آیات و سورت سے) (مشکوٰۃ شریف، کتاب الطب والرقي، الفصل الثالث صفحہ نمبر ۳۹۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)۔

آج کل زیادہ تر ادویہ سے علاج پر توجہ دی جاتی ہے۔ لہذا مرکب علاج زیادہ بہتر ہے۔ یعنی ادویات بھی استعمال کرے اور ادعیات و قرآنی آیات بھی لیکن یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ حرام اشیاء سے علاج نہ کرے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔

(الحمدرت :- نبی کریم ﷺ سے دوا میں شراب ڈالنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ مرض ہے علاج نہیں۔ (ابوداؤد)

دوسری روایت میں ہے کہ جس نے شراب سے علاج کیا اسے اللہ تعالیٰ شفا نہ دے۔

(زادالمعاد)

مبلّغین حضرات کو چاہیے کہ ہر بیماری کی دُعا بیان کرتے وقت اس مختصری تشریح کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں۔

پھوڑے اور زخم وغیرہ کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضُنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۝

(مسلم شریف، کتاب السلام، باب استحباب الرقية الع، رقم الحديث ۲۱۹۴،

صفحہ نمبر ۲۰۵ دار ابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی سے جو ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ ملی ہوئی ہے ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار شفا یاب ہو۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب خود کو یا کسی اور کو پھوڑے پھنسی کا عارضہ ہو۔ تو اپنی شہادت کی انگلی پر تھوک لگا کر زمین پر رکھے تاکہ کچھ مٹی وغیرہ لگ جائے اس کے بعد انگلی پھوڑے پھنسی پر پھیرے اور مُتَدَرِّگَہ دُعا پڑھے۔

پاؤں سُن ہونے کے وقت کی دُعا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

(ماخوذ ابن سنی. راوی حضرت عبداللہ ابن عباس)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے محمد ﷺ پر

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! ابن سنی کی روایت میں آتا ہے کہ جب کسی کا پاؤں سُن ہو

جائے تو اپنے محبوب ترین انسان کو یاد کرے۔ بلاشبہ حضور علیہ (الصلوٰۃ والسلام) سے محبوب ترین اور کون ہو سکتا ہے۔ کہ آپ انسانیت کی جان ہیں۔ حُسنِ کائنات ہیں۔
 (الحدید ۷) :- تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اُسے اس کے والد۔ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (فیوض الباری)
 لہذا جب پاؤں سُن ہو جائے تو درود شریف کی کثرت کرے۔

بچھو اور دوسرے مودی کیڑوں

سے محفوظ رہنے کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ
 فِي الْعَالَمِينَ ۝

(بحوالہ اسلامی زندگی۔ مصنفہ علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمة)
 ترجمہ:- میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ (کامل واکمل) کی تمام مخلوق کی
 برائی سے۔ نوح علیہ (السلام) پر سلام ہو جہاں والوں میں۔

درس :-

پیاری اسلامی بھائیو! جب کسی مقام پر بٹھہرے تو مُتَذَكِّرہ دعا کو پڑھ لے انشاء
 اللہ العزیز بچھو اور سانپ وغیرہ مودی حشرات الارض کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔
 بعض مشائخ اس دعا کی فضیلت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ طوفانِ نوح کے وقت
 سانپ بچھو وغیرہ نے نوح علیہ (السلام) سے یہ عرض کیا تھا کہ آپ ہمیں کشتی میں سوار کر
 لیں ہم آپ سے عہد کرتے ہیں کہ جو آپ کا نام لے گا اور (سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي
 الْعَالَمِينَ) پڑھے گا ہم اس کو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔

اگر خدا نخواستہ کبھی بچھو وغیرہ ڈنک مار دے تو نمک اور پانی لے کر دونوں کو ڈنک
 مارنے کی جگہ ملتے جائیں اور سورت (الکفرون) اور سورت (الفلق) اور سورت

(الناس) پڑھتے جائیں لِنُشَاءِ اللہ العزیز زہر کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

(طبرانی فی الصغیر۔ راوی حضرت علی)

یہ عمل حدیث شریف سے ثابت ہے۔ لہذا دوسرے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج کا یہ طریقہ بھی ہمارے پیش نظر رہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ: - حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں مسلمانوں نے افریقہ پر حملہ کیا تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے کچھ علاقے فتح کر لینے کے بعد ایک فوجی چھاؤنی قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اسلامی لشکر کے فراست دانوں نے مشورہ دیا کہ فوجی چھاؤنی کے لئے ایک جگہ بڑی مناسب ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اس جگہ بڑا گھنا جنگل ہے۔ درندوں اور موذی جانوروں کی وہاں بڑی کثرت ہے۔ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے یہ بات سُن کر اپنے لشکر سے تمام صحابہ کو جمع کیا جن کی تعداد تقریباً اٹھارہ تھی۔ اور ان کو اپنے ہمراہ لے کر اس جنگل کی طرف روانہ ہوئے جنگل کے کنارے پہنچ کر آپ نے با واز بلند چند کلمات ارشاد فرمائے۔ جن کی ہیئت کا یہ عالم تھا کہ جنگل میں افراتفری پھیل گئی۔ وہ کلمات یہ تھے کہ ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا السَّبَاعُ وَالْكِلَابُ نَحْنُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوا مِن هَذَا الْبَرِّ

ترجمہ:- اے جنگل کے درندو ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اس زمیں سے نکل جاؤ۔

ﷺ اس آواز میں کیا تاثیر تھی۔ کہ کائنات نے دیکھا اور تاریخ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ بات سنہری حروف سے اپنے اندر سمولی۔ کہ آپ کی آواز سُن کر شیر اپنے بچوں کو لئے ہوئے بھیڑ یا اپنے پلے کو لئے ہوئے۔ اڑ دھا اپنے سنپولیوں کو لئے اس جنگل سے

کو بچ کر گئے اور اسلامی لشکر نے اس جنگل کو کانٹ چھانٹ کرنے کے بعد فوجی چھاونی کی شکل دے دی آج بھی اس علاقے کو قَیْرُوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ سب صدقہ ہے اطاعت رسول کا کیوں کہ آپ کی اطاعت درحقیقت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔ اور جو خالق کا مطیع ہو جاتا ہے تو خالق کائنات مخلوق کو اس کا مطیع بنا دیتا ہے۔

(تاریخ اسلام)

آشوب چشم (آنکھ کا دکھنا) کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَارِنِيْ فِي الْعَدُوِّ
شَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰی مَنْ ظَلَمْنِيْ ۝

(حاکم۔ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- یا الہی مجھے فائدہ دے ساتھ میری بینائی کے۔ اور اس کو میرا وارث بنا اور مجھے دشمن میں میرا بدلہ دکھا اور مجھے فتح دے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے۔

درس:-

بیادے اسلامی بھائیو! آنکھ بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔ اگلی امتوں میں ایک بندہ خدا بیچ سمندر ایک پہاڑ پر جہاں انسان کا گذر نہ تھا رات و دن عبادتِ الہی میں مشغول رہتے۔ رب تعالیٰ نے اس پہاڑ پر ان کے لئے انار کا درخت اگایا اور شیریں چشمہ نکالا۔ وہ بزرگ انار کھاتے اور پانی چشمہ سے پیتے اور ہمہ وقت عبادتِ الہی میں مشغول رہتے۔ چار سو برس اسی طرح گزارے (اندازہ لگائیے جب انسان بالکل تنہا زندگی بسر کرے اور کوئی دوسرا نہ ہو تو نہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ نہ کسی کی غیبت و چغلی کر سکتا ہے نہ چوری نہ کوئی جرم و گناہ کر سکتا ہے۔ جس کا تعلق حقوق العباد سے ہو) غرض کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو بزرگ کہنے لگے کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں تازہ وضو کر کے دو

رکعت نماز پڑھ لوں۔ جب دوسری رکعت کے سجدہ میں جاؤں تو میری روح قبض کر لینا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا تمہیں اتنی مہلت دی گئی ہے۔ چنانچہ دوسری رکعت کے سجدہ میں ان کی روح قبض کر لی گئی۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کی ہم جب آسمان سے اترتے یا آسمان کو جاتے ہیں تو اس بندہ خدا کو اسی طرح سر بسجود دیکھتے ہیں۔ یہ بندہ خدا جب قیامت کے دن حاضر ہوں گے عبادت کے سوانامہ اعمال میں کوئی گناہ تو ہوگا ہی نہیں حساب و میزان کی حاجت کیا، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

اِذْهَبُوا بِعَبْدِي اِلٰى جَنَّتِي بِرَحْمَتِي ۝

(میرے بندے کو میری رحمت سے میری جنت میں لے جاؤ)

اُس بندہ خدا کے منہ سے نکلے گا۔ اے میرے رب بلکہ میرے عمل سے (یعنی میں نے عمل ہی ایسے کئے ہیں جن کی وجہ سے مستحق جنت ہوں) ارشاد باری تعالیٰ ہوگا۔ اس کو لوٹاؤ اور میزان کھڑی کرو اور اس کی چار سو برس کی عبادت ایک پلے میں اور ہماری نعمتوں میں سے جو ہم نے اسے چار سو برس میں دیں صرف آنکھ کی نعمت دوسرے پلے میں رکھو۔ جب وزن کیا جائے گا تو اس کے چار سو برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زیادہ ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا:-

اِذْهَبُوا بِعَبْدِي اِلٰى نَارِيْ بِعَذٰبِيْ ۝

(میرے بندے کو جہنم میں لے جاؤ میرے عذاب سے)

اس پر وہ بندہ خدا گھبرا کر عرض کریں گے نہیں اے رب میرے بلکہ تیری رحمت سے (یعنی اے میرے رب میں تجھ سے تیرا فضل ہی مانگتا ہوں) ارشاد ربیٰ ہوگا۔ میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں لے جاؤ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ،

حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۴۳/۲۴۴ مطبوعہ مشتاق بُک کارنر لاہور۔)

معلوم ہوا کہ آنکھ کی بصارت بڑی نعمت ہے جب کہ بصارت ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی ہو۔ اگر آنکھ کی بصارت کا غلط استعمال کیا تو یہی نعمت ہمارے لئے باعثِ زحمت بن جائے گی۔ لہذا جہاں ہم آنکھ میں ظاہری تکلیف ہونے پر علاج کرتے ہیں وہاں ہمارے لئے لازمی ہے کہ اگر ہماری بصارت روحانی مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کا علاج بھی کریں کیوں کہ بصارت کو خلافِ شرع استعمال نہ کرنے ہی سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ اور مومن کی شان یہی ہے کہ اس کا قلب بصیرت سے مزین ہوتا ہے اس دُعا میں اس بات کا درس دیا جا رہا ہے۔ کہ جہاں پر یہ دُعا ظاہری تکلیف کو ختم کرنے کے لئے کارگر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں جو دُعا بندہ اپنے معبود کی بارگاہ میں کر رہا ہے۔ اس کی ثمرات و برکات پانے کے لئے اس کا عاملِ کامل بن جائے گا۔

بخار آجانے کے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَزَقٍ نَّعَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (حاکم۔ راوی حضرت عبداللہ ابن عباس)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے نام سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ عظمت والے کو خون سے جوش مارنے والی ہر رگ کی برائی سے آگ کی حرارت کے شر سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی بندہ مومن کو کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ بے صبری کرنے اور گلہ شکوہ کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ اس بیماری سے ملنے والے اجر و ثواب سے بندہ محروم ہو جاتا ہے کیوں کہ بندہ مومن ہر لحاظ سے فائدے میں ہے۔ بیماری بھی اس کے لئے نعمت ہے جب کہ صبر کرے تندرستی بھی اس کے لئے نعمت ہے جب کہ شکر کرے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیمار ہونے پر علاج نہ کرنا یہ صبر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح علاج نہ کرنا جائز ہے اسی طرح علاج

کرانا بھی جائز ہے۔

(الحدید :- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی اُتاری اور ہر مرض کی لئے دوا پیدا کی اس لئے دوا کرو۔ البتہ حرام چیز سے علاج مت کرو۔ (زاد المعاد معلوم ہوا کہ بیماری کا علاج کرنا حدیث سے ثابت ہے البتہ حرام اشیاء سے علاج نہ کرے۔ کیوں کہ اس کی ممانعت ہے۔ تو جو شخص بیماری پر صبر کرے اور علاج بھی کرے تو وہ بھی صابرین کی فہرست میں ہے اور اس کے لئے اجر و ثواب کی خوشخبری ہے۔

(الحدید :- صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دفعہ حضرت اُمّ السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا۔ جو کانپ رہی ہے۔ عرض کیا بخار ہے۔ خدا اس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو کہ وہ آدمی (یعنی بخار بندہ مؤمن و مؤمنہ) کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو (دور کرتی ہے) (مسلم شریف، کتاب البر والصلة، باب ثواب المریض الخ، رقم الحدیث ۲۵۷۵، صفحہ نمبر ۱۳۹۲ دار ابن حزم بیروت)۔

کان بجتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَكَرْنٰی ۝

ترجمہ:- یا الہی محمد (ﷺ) پر رحمتِ کاملہ نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے بھلائی سے یاد کیا۔

(ابن السنّی۔ راوی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما)

جزام (کوڑھ) اور دوسرے

موذی امراض سے پناہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُزَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ

سَيِّئِ الْأَسْقَامِ ۝ (ابوداؤد)

ترجمہ:- یا الہی میں تجھ سے برص اور جزام اور جنون اور دوسری بیماریوں سے پناہ چاہتا ہوں۔
درس:-

پیاری اسلامی بھائیو! برص ایک بیماری ہے جس میں جلد پر سفید داغ آ جاتے ہیں اور جزام ایک بیماری ہے جس میں جسم کی کھال پھوڑوں کی وجہ سے سڑ جاتی ہے اور جنون پاگل پن کو کہتے ہیں ان بیماریوں اور دوسری موزی بیماریوں سے بچنے کے لئے مُتَذَكِّرُہ دُعا کو کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے انشاء العزیز ان بیماریوں سے حفاظت رہے گی۔

فالج سے حفاظت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدُعاء اذا اصبح، رقم الحدیث ۳۳۹۹، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۵۱ دار الفکر)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

تمام امراض سے شفا یابی کی دُعا

﴿۱﴾ بِسْمِ اللّٰهِ

﴿۱﴾ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُهُ

(مسلم شریف، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ ۛ، رقم الحدیث ۲۲۰۲، صفحہ نمبر ۲۰۹ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت۔)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی اُس (تکلیف کی) برائی سے جو میں پاتا ہوں۔ اور جس کا اندیشہ کرتا ہوں۔

درس :-

پیادے اسلامی بھائیو! حضرت عثمان بن ابوعاص کہتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ سے درد کی شکایت کی آپ نے مجھے یہ عمل (یعنی مُتَدَرِّکُہ دُعا) ارشاد فرمایا میں نے اس کو کیا تو اللہ نے شفا دی لہذا درد وغیرہ ہو تو اس مقام پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ کر پہلے تین مرتبہ بِسْمِ اللہ پڑھے پھر سات مرتبہ بعد کی دعا پڑھے۔

پیادے اسلامی بھائیو! بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقتاً راحت کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اس کے ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری تکلیف جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری امراضِ روحانیہ ہیں اس کو مرضِ مہلک سمجھنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس مرض سے لاپرواہی برتتے ہیں۔ اس کے برعکس معمولی چھینک آنے پر ہم ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور روحانی امراض کہ ہم نے اپنے آپ کو گناہوں سے لتھڑا ہوتا ہے۔ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی سعی نہیں کرتے یہ مقامِ عبرت ہے رہا ظاہری بیماری کا علاج تو بڑے رتبے والے تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔ مگر ہم جیسوں کو چاہیے کہ کم از کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور جزع و فزع، گلہ و شکوہ نہ کر کے آنے والے ثواب سے محروم نہ ہوں یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت و بیماری دور نہیں ہوتی پھر مصائب و آلام میں صبر کا دامن چھوڑ کر ثواب سے محروم ہو جانا کہاں کی دانش مندی ہے۔ یہ تو دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو بیماری و مصیبت میں معاذ اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں تو یہ لوگ بالکل ہی خَسِرَۃَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ یعنی (دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والے) لہذا یاد رکھئے مومن کے لئے جہاں تندرستی ایک نعمت ہے وہاں بیماری بھی ایک نعمت ہے اس ضمن میں

چند احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

(الحدید ص: - صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو تکلیف اور حزن و غم پہنچے۔ یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے پیچھے تو اللہ تبارک تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(مسلم شریف، کتاب البر والصلة، باب ثواب المريض، رقم الحديث ۲۵۷۳، صفحہ نمبر ۱۳۹۲ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت.)

(الحدید ص: - ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت میں اہل بلا (جن پر دنیا میں مصائب و آلام آئے) کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت (جن پر دنیا میں مصائب و آلام نہیں آئے) والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں (تاکہ ہمیں بھی یہ اجر و ثواب ملتا) اس حدیث سے اندازہ لگائیں کہ مصیبت پر صبر کرنے والا کس قدر ثواب کا مستحق ہوگا۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا۔ تو اگر شفا دیتا ہے تو دھودیتا ہے۔ اور پاک کر دیتا ہے۔ اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ اور رحم فرماتا ہے۔ سبحان اللہ ایک بندہ مومن جو تندرستی میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنی جسمانی قوتوں کو صرف کرتا تھا مگر بیماری میں عذر شرعی کی وجہ سے بعض نیک اعمال جو پہلے یعنی تندرستی میں کرتا تھا اب اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے بیماری میں وہی نیک اعمال لکھ جو وہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں صبر کرنا آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اور حقیقت میں صبر نہ کرنا خود ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قضا

پر راضی رہتے ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی بزرگی بیان کرتے ہیں وہی لوگ فضیلت و مرتبہ کے مستحق ہیں۔

بیماری کی حالت میں

آتش جہنم سے بچنے کی دُعا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے حمد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی طاقت نہیں اور نہ کوئی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی (مدد) کے ساتھ۔

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب ما يقول العبد اذا مرض ملخصاً، رقم الحديث ۳۴۲۱، الجزء الخامس صفحہ نمبر ۲۷۲ دار الفکر)

درس:-

بیاریے اسلامی بھائیو! جو بیماری میں اس دُعا کو پڑھے اور اس کا انتقال ہو جائے تو حدیث شریف میں ہے ایسے شخص کے لئے خوشخبری ہے کہ اسے آتش جہنم نہیں جلائے گی۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو مسلمان بیماری میں (آیت کریمہ) لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ چالیس مرتبہ پڑھ کر دُعا مانگے اور اُسی بیماری میں مر جائے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اگر شفایاب ہوگا تو اس حالت میں اچھا ہوگا کہ اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

(حاکم۔ راوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

جب کوئی چیز غمگین کرے اس وقت کی دعا

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ۝

ترجمہ:- اے حئی و قیوم! تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(ترمذی راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی چیز غمگین کرتی تو آپ (مذکورہ بالا) دعا پڑھتے۔

خوشی پیش آنے یعنی مرضی کے موافق

بات ہونے پر دعا (جب کہ خلاف شریعت نہ ہو)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمَّ الصَّلٰحٰتُ ۝ (ابن ماجہ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کے انعام سے اچھی چیزیں کمال کو پہنچتی ہیں۔

ناگواری اور خلاف مرضی بات ہونے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ ۝ (ابن ماجہ، حصن حصین)

ترجمہ:- اللہ رب العزت کا شکر ہے ہر حال میں۔

دانت کے درد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنْهُ مَا يَجِدُ وَ فَحْشَةً بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الْمَسْكِيْنِ

اَلْمُبَارَكِ عِنْدَكَ ۝ (بیہقی راوی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- الہی (جو تکلیف یہ محسوس کر رہا ہے) اس کو اور اس کی تکلیف کو دور فرما دے

اپنے نبی مسکین کی دعا سے جو تیرے نزدیک مبارک ہے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جب نبی

کریم ﷺ سے دانت کے درد کی شکایت کی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ

اقدم کو ان کے اس رخسار پر جس طرف دانت میں درد تھا رکھ کر سات مرتبہ مذکورہ دعا

پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے دست مبارک اٹھانے سے پہلے درد کو دور فرما دیا۔ (مدارج النبوة)

کسی قوم سے خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۝

ترجمہ:- اے اللہ ہم ان (کفار و مشرکین) کے مقابل تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ راوی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ)

سخت خطرے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَامِنْ رُّوعَتِنَا ۝

ترجمہ:- الہی ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی و اطمینان سے بدل

دے۔ (مسند احمد۔ راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا دعاؤں میں سے پہلی دعا اُس موقع پر پڑھنے کی ہے جب اطلاع مل جائے کہ کفار و مشرکین مسلمانوں پر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور دوسری دعا اُس وقت پڑھنے کی ہے جب کفار و مشرکین سے سخت خطرہ لاحق ہو جائے کیونکہ دوسری دعا سرکارِ مدینہ ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر تعلیم فرمائی جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر جب کفار و مشرکین مدینہ منورہ کے اطراف کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تو صحابہ کرام علیہم السلام نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں مخالفین اسلام کی طرف سے خطرے کے بارے میں عرض کیا تو سرکارِ مدینہ ﷺ نے یہ دعا تعلیم فرمائی لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ مسلمان کفار و مشرکین سے مقابلے کے لئے کوئی جنگی تیاریاں ہی نہ کریں بلکہ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو اور اسلامی سلطنت کی حفاظت کے لئے مسلمان اعلیٰ قسم کی جنگی تیاریاں

کریں تاکہ دشمنانِ اسلام کے حملے کی صورت میں انھیں منہ توڑ جواب دیا جاسکے اور ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ جنگی مشقیں اور تیاریاں ان کا تعلق اسباب سے ہے اور اسباب سے قطع تعلق کرنا نادانی ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مسلمان بھروسہ اسباب پر نہیں بلکہ اللہ رب العلمین کی ذات پر کریں یہی فرق ایک مسلمان اور کافر کے مابین ہے کہ کافر ہوا میں اڑنے والے راکٹ پر اور پانی میں چلنے والے ایٹمی بیڑے پر اور زمین پر چلنے والے ٹینکوں پر بھروسہ کرتا ہے جب کہ مسلمان اس ذاتِ اقدس پر بھروسہ کرتا ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہوا، پانی اور زمین ہے۔ گویا کافر فقط اسباب پر بھروسہ کرتا ہے اور مسلمان مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ پر۔

کفر و فقر سے پناہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ (نسائی)

ترجمہ:- الہی میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور فقری سے۔

درس:-

بیاریے اسلامی بھائیو! حدیثِ مبارک میں فقری سے مراد ایسے بے صبروں کی محتاجی ہے جو فقری کی وجہ سے چوری، دھوکہ فریب اور جھوٹی گواہیاں وغیرہ دیتے ہیں اور سخت گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات ایسے لوگ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایتاً ایسے الفاظ بول دیتے ہیں جو کفریہ ہوتے ہیں (معاذ اللہ) البتہ وہ فقری جو اللہ کے نیک بندوں کو ملتی ہے بلکہ وہ خود فقر کو اختیار کرتے ہیں ان صابروں کے لئے تو وہ فقر قربِ الہی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

دردِ سر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ کُلِّ عَرْقٍ نَّعَارٍ وَمِنْ

شَرِّ حَرِّ النَّارِ (مدارج النبوۃ۔ حمیدی)

ترجمہ:- اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ بزرگ کی ہر اچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

ستر بلاؤں سے عافیت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

(مدارج النبوة راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- اللہ کے نام سے اور طاقت نہیں (گناہوں سے بچنے کی) اور قوت نہیں (نیکیاں کرنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر عظمت والے کی مدد سے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُعا کو دس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ اس کی فضیلت میں سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور دنیا کی ستر بلاؤں سے مثلاً جنون و جذام و برص و رتخ وغیرہ سے عافیت دی جاتی ہے۔ (مدارج النبوة جلد اول)

ناک سے بہتے خون کو روکنے کی دُعا

وَقِيلَ يَا رِاضُ اُبْلَعِي مَاءً لِّكَ وَيَسْمَاءُ اَقْلَعِي وَغِيضُ الْمَاءِ

وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۝ (قرآن مجید، سورۃ ہود آیت نمبر ۴۴، پارہ نمبر ۱۲)

اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا۔ (کنز الایمان)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جس کی نکسیر پھوٹ جائے تو یہ آیت کریمہ شہادت کی انگلی سے اُس کی پیشانی پر لکھیں بہت مجرب عمل ہے بعض جاہل اسے نکسیر سے بہنے والے خون سے لکھتے ہیں یہ جائز نہیں کیونکہ بہنے والا خون نجس ہوتا ہے اور اس سے کلامِ الہی لکھنا جائز نہیں۔ (مدارج النبوة جلد اول)

زبان کی نکنت کی دُعا

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝

(قرآن مجید، سورۃ طہ آیہ نمبر ۲۵ تا ۲۸، پارہ نمبر ۱۶)

ترجمہ:- اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔ (کنز الایمان)

موت مانگنے کی جائز دُعا

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتْ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتْ الْوُفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ۝ (بخاری، راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- یا الہی جب تک میرے لئے جینا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ مصیبت و بیماری کی وجہ سے گھبرا جاتے ہیں موت کی تمنا کرتے ہیں بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔ مگر حالات کیسے ہی سنگین ہو جائیں۔ مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ ثبات و استقامت کی آہنی دیوار بن جائے۔ موت کی دُعا ہرگز نہ کرے کیوں کہ اس کی ممانعت ہے۔ اگر موت مانگنی ہے تو پھر مُتَدِرّہ دُعا کرے جو تعلیم فرمائی گئی ہے۔ اور بندہ مؤمن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں موت (یعنی شہادت) کی دُعا کرے۔

(الحمد ربّ :- جو شخص سچائی اور صدقِ دل کے ساتھ شہادت طلب کرے گا تو اس کو شہادت کا مرتبہ دیا جائے گا اگرچہ اپنی موت (یعنی بظاہر وہ اپنے بستر پر) مرا ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہادت کی دُعا یوں مانگتے تھے۔ یا الہی مجھے اپنے راستے میں

شہادت نصیب فرما اور رسول ﷺ کے شہر میں مجھے موت دے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں آپ کی دعا قبول ہوئی اور شہر مدینہ میں شہادت کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخر میں چند اعمال لکھے جاتے ہیں جن کے کرنے والوں کے لئے آخرت میں شہادت کے اجر و ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔ جب کہ دل میں شہادت کی سچی آرزو ہو۔ اور بلا عذر جہاد شرعی سے اجتناب نہ کیا ہو۔

﴿۱﴾ علم دین کی طلب میں انتقال ہو جائے

﴿۲﴾ مؤذن کہ طلبِ ثواب کے لئے اذان کہتا ہو۔

﴿۳﴾ راست گوتا جرجو تجارت میں ایمان داری کرتا ہو۔

﴿۴﴾ جو چاشت کی نماز پڑھے۔

﴿۵﴾ جو ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔

﴿۶﴾ جَوْحٌ وَشَامٌ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝

تین مرتبہ پڑھ کر سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اور اس دن یا رات میں انتقال ہو جائے۔

﴿۷﴾ جو با طہارت سوئے اور انتقال ہو جائے۔

﴿۸﴾ جو ہر رات اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِّیْ فِی الْمَوْتِ ۝ فِیْمَاۤ اٰتٰی الْمَوْتِ ۝

پچیس (۲۵) بار پڑھے۔ ترجمہ:- یا الہی میرے لئے موت میں برکت فرما اور موت کے بعد میں بھی (برکت فرما)

﴿۹﴾ جو ہر رات نبی کریم ﷺ پر ایک (۱۰۰) سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوئے اور

فسادِ اُمت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا اس کے لئے تو سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

عیادت کرتے وقت کی دُعا

دعا نمبر ۱ :- لَا بَأْسَ طُهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ۝ اَللّٰهُمَّ اَشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ ۲

ترجمہ:- کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے یا الہی اسے شفا دے یا الہی اسے تندرست فرما۔

(بخاری و ترمذی، راوی حضرت عبداللہ ابن عباس و حضرت علی رضی اللہ عنہ)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ دُعا کو دو حصوں میں لکھا گیا ہے۔ اگر پہلا ہی پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بعض کتابوں میں طُہور کی جگہ طُہور لکھا گیا ہے وہ بھی درست ہے۔ مُتَدَرِّکَہ دعا میں بیماروں کے لئے تسلی ہے کہ بیماری گناہگاروں کے لئے کفارہ سیئات اور نیکوکاروں کے لئے رفیع درجات ہے۔

عیادت کے وقت کی بہت سی دُعائیں احادیث میں وارد ہیں۔ طوالت کے پیش نظر صرف ایک دُعا اور لکھی جاتی ہے۔

دُعا نمبر ۲:- اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّشْفِيكَ ۝

(ابوداؤد شریف، کتاب الجنائر، باب الدُعاء للمريض عند العيادة، رقم

الحديث ۳۱۰۶، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۲۵۱)

ترجمہ:- اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے کہ تجھے شفا دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی کی عیادت کو جائے اور اس وقت اس بیمار پر نزع کا وقت نہ ہو سات مرتبہ مُتَدَرِّکَہ دُعا پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز بیمار شفا یاب ہو جائے گا۔

(الحدیث :- ابو داؤد و ترمذی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے (أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَنَّةَ) اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائیگی۔ (ابو داؤد شریف، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض الخ، رقم الحدیث ۳۱۰۶، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۱۵۲۵۱ دار احیاء التراث۔)

مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے احادیثِ کریمہ میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ (الحدیث :- ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے۔ آسمان سے منادی ندا کرتا ہے (اے مریض کی عیادت کے لئے جانے والے) تو اچھا ہے۔ اور تیرا چلنا اچھا ہے۔ جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنا لیا۔ (ابن ماجہ شریف، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من الخ رقم الحدیث ۱۴۴۳، الجزء الثاني صفحہ نمبر ۱۹۲ دار المعرفہ بیروت۔)

(الحدیث :- ابو داؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اچھی طرح وضو کر کے اپنے بھائی (مسلمان) کی عیادت کو جائے۔ تو وہ جہنم سے ستر برس کی راہ دور کر دیا جاتا ہے۔

(ابو داؤد شریف، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادة الخ، رقم الحدیث ۳۰۹۷، الجزء الثالث صفحہ نمبر ۱۵۲۴۸ دار الحیاء التراث۔)

لہذا جب بھی مریض کی عیادت کو جائے تو حصولِ ثواب اور سنت کی نیت سے جائے کہ اس میں قربِ جنت اور بُعدِ جہنم ہے۔ یہ خیال ذہن میں نہ آئے کہ فلاں بیمار ہے چلو اس کی عیادت کر لوں۔ اگر میں بیمار ہو گیا تو میری عیادت کو کون آئے گا۔ یا فلاں میری عیادت کو آیا تھا۔ اب وہ بیمار ہے لہذا میں بھی اس کی عیادت کر لوں۔ یا ذاتی اغراض و مقاصد یا جھوٹی محبت دکھانے کی نیت سے عیادت نہ کرے۔ بلکہ خالص نیت سے اپنے

مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے کہ ایسے لوگوں ہی کے لئے اجر و ثواب کی بشارت ہے۔
 (الحدیث :- ابو داؤد ترمذی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے
 کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس
 کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جو شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے
 استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

(ترمذی شریف، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض، رقم
 الحدیث ۹۷۱، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۲۹۰ دار الفکر بیروت.)

عیادت کرنے والا چند باتوں کا خیال رکھے :-

- ﴿۱﴾ جس مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے لئے کوئی حد یہ بالخصوص پھول وغیرہ لے جائے۔
- ﴿۲﴾ اگر کھانے کی چیز ہو تو مریض کو بغیر ڈاکٹر یا حکیم کی اجازت کے نہ کھلائے۔
- ﴿۳﴾ زیادہ دیر عیادت کے لئے نہ بیٹھے البتہ مریض کو آپ کا بیٹھنا راحت و سکون دیتا ہے تو
 کوئی مضائقہ نہیں۔

﴿۴﴾ عیادت کے وقت خوش دلی کی باتیں کرے۔

﴿۵﴾ ایسی حرکات و سکنات نہ کرے جس سے مریض کو مایوسی یا تکلیف پہنچتی ہو۔

﴿۶﴾ عیادت کے وقت کلمات خیر ادا کرے۔ کیوں کہ اس وقت ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

﴿۷﴾ مریض سے اپنے لئے دُعا کرائے کیوں کہ مریض کی دُعا ملائکہ کے مانند ہوتی ہے۔

جانکنی کے وقت مرنے والا کیا دُعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰی ۝

(بخاری، راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

ترجمہ :- یا الہی میری بخشش فرما۔ اور مجھ پر رحم فرما۔ اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! جب موت کا وقت قریب آجائے تو مرنے والا یہ دُعا

کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انتقال کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک پر یہی دعا تھی۔

جانکنی کے وقت تلقین کرنے کی دعا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(مسلم شریف، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی، رقم الحدیث ۹۱۶ صفحہ نمبر ۵۶ دار ابن حزم بیروت.)

درس:-

بیاریے اسلامی بھائیو! جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی ہو مرنے والے کو تلقین کریں۔

تلقین کرنے کا طریقہ:- تلقین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرنے والے کے قریب آواز بلند کلمہ طیبہ پڑھیں تاکہ وہ سُن کر پڑھ لے یعنی مرنے والے کو پڑھنے کا حکم نہ دیں۔ ہو سکتا ہے کہ موت کی سختی کی وجہ سے وہ معاذ اللہ پڑھنے سے انکار کر دے۔

(الحمدرش :- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا آخری کلام (یعنی دنیا سے رخصت ہونے والے کا) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (یعنی کلمہ طیبہ) ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(ابوداؤد شریف، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، رقم الحدیث ۳۱۱۶ الجزء الثالث صفحہ نمبر ۵۵ دار احیاء التراث بیروت.)

جب مرنے والا کلمہ طیبہ پڑھ لے تو تلقین موقوف کر دے۔ البتہ پھر کوئی بات کرے تو دوبارہ تلقین کرے۔ تلقین متقی و پرہیزگار کرے۔ اور اس موقع پر کوئی بُرے کلمات منہ سے نہ نکالیں اور نہ ہی خلاف شریعت حرکات کریں مثلاً بعض لوگ چیخ و پکار کے ساتھ روتے ہیں گریبان چاک کرتے ہیں بالوں کو نوچتے ہیں ان تمام جاہلانہ حرکتوں سے اجتناب کریں۔

موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں مرنے والے کے قریب ہو سکتی ہیں۔ البتہ وہ عورتیں جن کا حیض و نفاس منقطع ہو چکا ہے یا جب کونہ آنا چاہیے جب کہ غسل نہ کیا ہو۔ اگر نزع میں سختی دیکھے تو سورہ یسین اور سورہ رعد کی تلاوت کرے۔ ایسے موقعہ پر اگر بتلی لوہاں سلگانے میں کوئی حرج نہیں۔

جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں نرمی کے ساتھ سیدھے کر دیئے جائیں۔

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ (یہاں مرنے والے کا نام لے) وَاَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيْنَ وَاَخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَفْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ ۝

(مسلم شریف، کتاب الجائز، باب فی اغماض المیت والدعاء الخ، رقم الحدیث ۹۲۰، صفحہ نمبر ۴۵۸ دار ابن حزم بیروت)

ترجمہ:- یا الہی (مرنے والے کا نام) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند کر۔ اور اس کے پس ماندگان میں اس کا کارساز ہو جا۔ اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے اس کی قبر کشادہ کر دے۔ اور (اپنے نور سے) اسے متور فرما۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب مرنے والے کی آنکھیں بند کرے اس وقت مُتَذَكِّرُہ دُعا پڑھے اس دعا میں جہاں لائے لگائی گئی ہے وہاں پر مرنے والے کا نام لے کیوں کہ اس وقت میت کی آنکھیں بند کرنے والے کی دعا پر فرشتے آمین کہتے

ہیں۔ لہذا اے خاکی انسان اس مصیبت کے موقع پر صبر و تحمل سے کام لے اور بجائے اس کے کہ تیری زبان سے خلاف شرع کلمات کا صدور ہو۔ اپنے اور مرنے والے کے لئے دُعا کر کہ اللہ تعالیٰ کے نورانی فرشتے تیری دعا پر آمین کہتے ہیں۔

مصیبت کے وقت کی دُعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا اَمِنَهَا ۝

(مسلم شریف، کتاب الجائز، باب ما يقال عند المصيبة، رقم الحديث ۹۱۸، صفحہ نمبر ۵۷۷ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت.)

ترجمہ:- بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یا الہی میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس بدلہ میں مجھے خیر عطا فرما۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! میت کے گھر والے اور دوسرے اعزہ و اقربا جن کو موت کی خبر پہنچے تو مُتذکرہ دُعا پڑھیں۔ اسی طرح ہر مصیبت کے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے مصیبت پر صبر و تحمل کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔

(الاحمدی :- جب کسی مسلمان کا بچہ مر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچہ کی روح قبض کر لی۔ وہ عرض کرتے ہیں، ہاں! اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے کیا کہا۔ وہ کہتے ہیں اس نے تیرا شکر ادا کیا۔ اور (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ) پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھول توڑ لیا۔ وہ عرض کرتے ہیں۔ ہاں! اے پروردگار۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

میرے بندے کے لئے جنت میں ایک مکان بناؤ اور اس کا نام (بیت الحمد) رکھو۔

(ترمذی شریف، کتاب الجائز، باب فضل المصيبة الخ، رقم الحديث ۱۰۲۳، الجزء الثاني صفحہ نمبر ۳۱۳ دار الفکر بیروت.)

تعزیت کے وقت کی دُعا

إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى
فَلْتَضَبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ۝ (بخاری راوی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز ایک مقررہ وقت تک ہے۔ پس تمہیں صبر کرنا چاہیے۔ اور ثواب کی امید رکھنا چاہیے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! تعزیت مسنون ہے۔ حدیثِ کریمہ میں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجہ شریف، کتاب الجائز، باب ماجاء فی ثواب من الخ، رقم الحدیث ۱۶۰۱، الجزء الثاني صفحہ نمبر ۳۲۹ دار الفکر بیروت۔)

تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا۔ البتہ اگر جس کی تعزیت کی جائے یا تعزیت کرنے والا موجود نہ ہو۔ مثلاً تعزیت کرنے والا موت کے وقت دوسرے ملک یا شہر میں تھا کچھ عرصہ بعد جب آیا اور تعزیت کی تو حرج نہیں۔ دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ تعزیت دفن کے بعد کرے۔

جنازہ اٹھاتے وقت کی دُعا

بِسْمِ اللَّهِ ۝ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے (اٹھاتا ہوں)

(ابن ابی شیبہ راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب میت کو کفن دینے کے بعد اٹھا کر ڈولی یا چارپائی پر رکھے تو اٹھاتے وقت مذکورہ دُعا پڑھے جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ

اٹھایا۔ (جوہرہ بحوالہ بہار شریعت)

حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ اٹھا کر چلے گا اس کے چالیس (۴۰) کبیرہ گناہ مٹا دئے جائیں گے نیز دوسری روایت میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔ (عالمگیری بحوالہ بہار شریعت)

جنازہ دیکھتے وقت کی دعا

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ۝ (کتاب الادعیہ)

ترجمہ:- پاکی ہے اس ذات (اللہ تعالیٰ) کو جو زندہ ہے جسے موت نہیں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی جنازہ آتا دیکھو تو مُتَذَكِّرہ دعا پڑھو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھ کر یہی دعا پڑھتے تھے۔ بعض لوگ بیٹھے ہونے کی صورت میں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ٹوپی وغیرہ سروں پر رکھ لیتے ہیں یہ ضروری نہیں ہے۔ ہاں اکرام میت کے لئے کھڑا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ رہا ننگے سر کو ٹوپی سے ڈھانپنے کا مسئلہ تو مسلمانوں کو تو ننگے سر رہنا ہی نہیں چاہیئے بلکہ اپنے سروں کو عمامہ کی سنت سے مزیں کرنا چاہیئے۔

نماز جنازہ میں بالغ مرد و عورت کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا
وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا ۝ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَخِيَّتَهُ مِنَّا فَاحْبِبْهُ عَلٰى الْاِسْلَامِ وَمَنْ
تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلٰى الْاِيْمَانِ ۝

(ترمذی شریف، کتاب الجائز، باب ما یقول فی الصلوٰۃ علی المیت، رقم

الحديث ۱۰۲۶، الجزء الثاني صفحہ نمبر ۳۱۴ دار الفکر بیروت.)

ترجمہ:- اے اللہ تو بخش دے ہمارے زندہ اور مُردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور

ہمارے چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔

نماز جنازہ میں نابالغ لڑکے کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ۝

ترجمہ:- اے اللہ تو اس (لڑکے) کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعت کر دے۔

نماز جنازہ میں نابالغہ لڑکی کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ۝

ترجمہ:- اے اللہ تو اس (لڑکی) کو یہاں ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنیوالی اور مقبول الشفاعت کر دے۔

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ۝ (ترمذی شریف، کتاب الجائز، باب ما یقول الرجل اذا الخ، رقم الحدیث ۱۰۵۵، الجزء الثانی صفحہ نمبر ۳۲۹ دار الفکر بیروت)

ترجمہ:- اے قبر والو تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے۔ اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب قبرستان میں داخل ہوں تو تُمَتِّدْ رُکَّزْہ دُعا پڑھے اس دُعا میں وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ۝ بھی درست ہے۔ قبرستان میں جائے تو آداب قبرستان ملحوظ رکھے۔ قبرستان میں ہمیشہ اس راستہ سے گزرے جو پرانہ ہو۔ نیا راستہ اختیار نہ کرے۔ اگر نیا

راستہ قبروں پر نہ ہو تو پھر حرج نہیں۔ قبروں پر قدم رکھنا چلنا یا بیٹھنا یا ٹیک لگانا، پاخانہ و پیشاب کرنا حرام ہے قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ اگر موذی کیڑے یا کانٹوں کا خوف ہو تو حرج نہیں۔ زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعرات یا جمعہ ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے۔ سب سے افضل دن جمعہ کو وقت صبح ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات کی حاضری کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔ عورتوں کو بھی بعض فقہاء نے جائز بتایا ہے۔ کہ وہ زیارت قبور کے لئے جاسکتی ہیں۔ درمختار میں یہی قول اختیار کیا گیا ہے۔ مگر عزیزوں کی قبر پر جائیں گی تو رونا پیٹنا کریں گی۔ اور صالحین کی قبور کا پاس ادب نہ کر سکیں گی۔ لہذا عورتوں کے لئے ممانعت ہے۔ ہاں اگر رونا پیٹنا نہ کریں اور صالحین کی قبور کا پاس و ادب رکھیں اور پردہ شرعی کا خیال رکھیں تو حرج نہیں بعض علماء نے جائز لکھا ہے نبی کریم ﷺ کی قبر اقدس کی زیارت ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے باعث برکت ہے مگر عورت کو تین دن یا زیادہ کا سفر بغیر شوہر یا محرم کے ناجائز ہے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (اسے دفن کرتا ہوں)

(ابوداؤد شریف، کتاب الجنائز، باب فی الدعاء للمیت الخ، رقم الحدیث ۳۲۱۳،

الجزء الثالث صفحہ نمبر ۲۸ دار احیاء.)

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جب میت کو قبر میں اتارے تو مذکورہ دعا پڑھے قبر میں اتارنے والے دو یا تین یا جو مناسب ہو اس میں تعداد معین نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ قوی ہوں جسمانی طور پر اور روحانی طور پر بھی (یعنی متقی و پرہیزگار) میت کو قبر کے کنارے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے اور میت کو قبلہ ہی کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔ عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں۔ اگر یہ نہ ہوں تو دوسرے رشتہ دار جو نیک ہوں وہ اتاریں

عورت کی قبر کو سلیپ لگانے تک چادر وغیرہ سے ڈھانکے رکھیں۔ اور مرد کی قبر کو نہ ڈھانکیں۔

میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کر دیں۔ اور میت کو قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں مٹی دینے سے پہلے اگر لٹانے میں کوئی بھول ہو جائے یا کفن کی بندش نہ کھولی ہوں تو درست کر لیں لیکن مٹی ڈالنے کے بعد ویسے ہی رہنے دیں۔ اب ضرورت نہیں کہ مٹی ہٹا کر درستی کی جائے۔

قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ۝ وَفِيْهَا نُعِيْذُكُمْ ۝ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً ۝ اٰخِرٰی ۝^۱ (حاکم۔ راوی حضرت ابو امامہ)

ترجمہ:- اسی سے ہم (اللہ تعالیٰ) نے پیدا کیا۔ اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ تم کو نکالیں گے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! سلیپ یا تختے وغیرہ قبر پر لگانے کے بعد مٹی دیں۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار (مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ) کہیں اور دوسری بار (وَفِيْهَا نُعِيْذُكُمْ) کہیں اور تیسری بار (وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخِرٰی) کہیں۔ مٹی دیتے وقت جو مٹی ہاتھ میں لگی ہو اسے جھاڑ دیں یا دھولیں۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تمہارا کوئی بھائی انتقال کر جائے اور تم اس کو مٹی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے۔ یا فلاں بن فلاں۔ وہ (مردہ) سنے گا۔ اور جواب نہ

دے گا۔ پھر کہے یا فلاں بن فلاں۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے۔ یا فلاں بن فلاں۔ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے (یعنی تلقین کے وقت کی دُعا پڑھے جو نیچے درج ہے۔)

تلقین کے وقت کی دُعا

أَذْكَرُ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (ﷺ) وَأَنَّكَ رَضِيتَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا (طبرانی فی الکبیر)

ترجمہ:- تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

(الحمدر :- (جب تلقین کرنے والا دعا پڑھ لے گا تو) نکیرین ایک دوسرے ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے اس پر کسی نے عرض کیا اگر ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ ارشاد فرمایا حوا (رضی اللہ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔ (طبرانی بحوالہ بہار شریعت)

درس :-

پیارے اسلامی بھائیو! میت کو دفنانے کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر میت اور اس کی والدہ کا نام لے کر دفنانے کے بعد کی جو دعا تحریر کی گئی اس دُعا کے ساتھ تلقین کرے اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ حضرت حوا (رضی اللہ عنہا) کا نام لے بعد دفن اذان دینا بھی مستحسن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

دفن کرنے کے بعد اتنی دیر قبر کے پاس ٹھہرنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ کیوں کہ احباب کے رہنے سے میت کو اُنس ہوگا اور منکر نکیر کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی۔ اتنی دیر قرآن پاک کی تلاوت اور مردے

کے لئے دعا واستغفار کریں۔

مستحب ہے کہ قبر کے سرہانے اَلَمْ سے مُفْلِحُونَ (البقرہ آیت نمبر ۱ تا نمبر ۵) اور قبر کی پائنتی اَمِّنَ الرَّسُولُ سے فَاَنْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ۝ پڑھیں۔ (قرآن مجید، سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱ تا ۵، پارہ نمبر ۱، سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۵، ۲۸۶، پارہ نمبر ۳)۔

انتقال کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَالْحَقْنِيْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ۝

(بخاری و مسلم راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

ترجمہ:- الہی مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملا دے۔

درس:-

پیارے اسلامی بھائیو! جان کنی کے وقت حواس درست ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ وقتِ مرگ ہمارے حواس کو برقرار رکھے اور ہمیں ایمان پر موت نصیب فرمائے۔ آمین۔

سوالاتِ قبر کی آسانی کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عَلٰی سُوَالٍ مُّنْكَرٍ وَنَکِیْرٍ ۝ (کتاب الادعیہ)

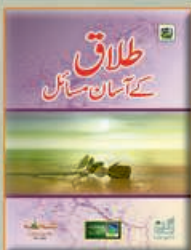
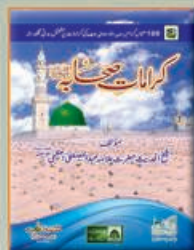
ترجمہ:- الہی تو ثابت رکھ مُنکرِ نکیر کے سوال پر۔

ایمان کی کسوٹی

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مِعْطَرِ سِنِّہ، باعثِ نَزْوَلِ سَیِّدِہ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تجا پکا مومن کب بنوں گا؟ فرمایا، "تُوْجِبَ اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا۔" اُس نے عرض کیا، "میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی؟" فرمایا، "جب تُوْجِبَ اُس کے رسول سے محبت کرے گا۔ پھر عرض کیا، اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہوگی؟" فرمایا، "جب تُوْاُن کی راہ پر چلے گا اور اُن کی سنت کی پیروی کرے گا اور اُن سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت اور اُن سے بغض رکھنے والوں کے ساتھ بغض رکھے گا اور کسی سے محبت کرے تو اُن کی محبت کی وجہ سے کرے اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو بھی اُن کی ہی وجہ سے رکھے۔"

پھر فرمایا، "لوگوں کا ایمان ایک جیا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اُس کا ایمان قوی ہو گا۔ یوں ہی لوگوں کا کُفر ایک جیا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے مُتَعَلِّقِ بَغْضِ زیادہ ہو گا اُس کا کُفر بھی اتنا ہی بڑا ہو گا۔" پھر فرمایا، "خبردار! جس کے دل میں حضور کی محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔" خبردار! جس کے دل میں حضور کی محبت نہیں اُس کا ایمان نہیں۔" (دلائل الخیرات)

مرادین و ایساں فرشتے جو پوچھیں
تہنہ ساری ہی جانبِ اِشاہ کروں میں
حضورِ نبی شریف علیہ السلام



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے مہمبے مہمبے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجاہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ”فکر مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پڑ کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو متبع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنِّیْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذمہ بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیڑہ من بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- | | | | |
|--------------|---|--------------|--|
| 051-5553765 | • راولپنڈی: قتل و جانور کا پتہ کیس چک، اقبال روڈ: فون | 021-32203311 | • کراچی: شہید مسعود رتھار مارو: فون |
| | • پشاور: قیسان بندہ جیگر گنر نمبر 9 اور سریت مسعود | 042-37311679 | • لاہور: واتا مارا مارا کیس گنج بخش روڈ: فون |
| 068-5571686 | • خان پور: ڈرائی چوک شہر کارو: فون | 041-2632625 | • سرور آباد (فیصل آباد): امین پور بازار: فون |
| 0244-4362145 | • نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB: فون | 058274-37212 | • کشمیر: چوک شہید اہل میر پور: فون |
| 071-5619195 | • سکھر: قیسان بندہ سیراج روڈ: فون | 022-2620122 | • حیدر آباد: قیسان بندہ آفیسری ٹاؤن: فون |
| 055-4225653 | • گوجرانوالہ: قیسان بندہ شہر پورہ نزد گوجرانوالہ: فون | 061-4511192 | • ملتان: نزد پتیلی والی مسجد، اندرون پورہ: فون |
| 048-6007128 | • گلزار (سکھو) قیسان بندہ، القاب جامع مسجد شہر جلی شاہ: فون | 044-2550767 | • اوکاڑہ: کانڈی القاب نوشہرہ نزد قیسان کوئل: فون |

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، ایرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مكتبة الرية
(مكتبة إسلامي)